ردِ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیت

سوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

احتسابِ قادیانیت

جلد سوم

مجموعہ رسائل

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

☎ 514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- نام کتاب = احتساب قادیانیت (جلد سوئم)
- مصنف = مولانا حبیب اللہ امرتسری
- تعداد = ایک ہزار
- کمپوزنگ = یوسف ہارون (ختم نبوت کمپیوٹر)
- قیمت = 150 روپے
- مطبع = شرحبیل پریس بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- اشاعت اول = جون ۲۰۰۰ء
- ناشر = عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ملنے کا پتہ :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الكريم · اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ”احتساب قادیانیت جلد اول“ کے نام سے رد قادیانیت پر مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے مجموعہ رسائل کو شائع کیا۔ اور ”احتساب قادیانیت جلد دوم“ میں محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے رسائل کو شائع کیا گیا۔ حضرت کاندھلویؒ کے رسائل کی ترتیب و تخریج کے دوران میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے تحریراً حکم فرمایا کہ اس کے بعد مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کے رسائل کو شائع کیا جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ ان رسائل کی تخریج و تحقیق کا کام کریں۔ انہوں نے بڑی جانفشانی و تندہی سے ان رسائل پر کام کیا۔ قادیانی کتب کے جدید ایڈیشنوں کے صفحات لگائے‘ سن اشاعت کے اعتبار سے ترتیب قائم کی‘ ان کا کام مکمل ہوا تو تفسیر و حدیث‘ تاریخ و سیرت وغیرہ کے حوالہ جات کا کام مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ذمہ لگایا گیا۔ عزیز محترم ماسٹر عزیز الرحمٰن رحمانی نے بھی آپ کا ہاتھ بٹایا۔ یوں تقریباً سال بھر کی محنت کے بعد یہ مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ”احتساب قادیانیت جلد سوئم“ کے نام سے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اعزاز حاصل کر رہی ہے۔

مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کا تعلق امرتسر سے تھا۔ انہوں نے دینی تعلیم

مولانا مفتی محمد حسنؒ بانی جامعہ اشرفیہ سے حاصل کی اور انہی کے زیر اثر انہوں نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔(ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ ج ۳۷ ش ۱۱ ص ۸)اور محکمہ نہر میں کلرک تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ رد قادیانیت پر کام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ کو حافظ مرزائیات کہا جاتا تھا۔ تحریر اور تقریر میں خاص ملکہ حاصل تھا اور صوبہ پنجاب میں ان کی تقاریر کو بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور دوسرے قادیانی مصنفین کی کتابیں ان کو ازبر تھیں۔ قادیانیت کی تردید میں آپ نے بے شمار مضامین اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھے۔ اس کے علاوہ آپ نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار و نظریات کے خلاف تقریباً ۱۸ کتابیں لکھیں۔ آپ کی یہ کتابیں حجم کے لحاظ سے گو مختصر ہیں۔ لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں۔ ان کتب کی تفصیل یہ ہے :

۱...... مراق مرزا، شوال ۱۳۴۷ھ اپریل ۱۹۲۹ء

۲...... مرزائیت کی تردید بطرز جدید، شعبان ۱۳۵۱ھ دسمبر ۱۹۳۲ء

۳...... حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں، شوال ۱۳۵۱ھ فروری ۱۹۳۳ء

۴...... عمر مرزا، صفر ۱۳۵۲ھ جون ۱۹۳۳ء

۵...... بشارت احمد علیہ ﷺ، ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ جولائی ۱۹۳۳ء

۶...... مرزا قادیانی نبی نہ، شوال ۱۳۵۲ھ جنوری ۱۹۳۴ء

۷...... نزول مسیح، شوال ۱۳۵۲ھ فروری ۱۹۳۴ء

۸...... حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ، محرم ۱۳۵۳ھ اپریل ۱۹۳۴ء

۹...... معجزہ اور مسمریزم میں فرق، محرم ۱۳۵۳ھ اپریل ۱۹۳۴ء

۱۰...... حضرت مسیح کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا، ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ اگست ۱۹۳۴ء

۱۱...... مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں، جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ستمبر ۱۹۳۴ء

۱۲...... سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ، جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ستمبر ۱۹۳۴ء

۱۳...... مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی، محرم ۱۳۵۴ھ اپریل ۱۹۳۵ء

۱۴...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی، جمادی الاول ۱۳۵۶ھ اگست ۱۹۳۷ء

۱۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی، رجب ۱۳۸۰ھ دسمبر ۱۹۶۰ء

۱۶...... مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان، تاریخ اشاعت نہ معلوم

۱۷...... اختلاف مرزا

۱۸...... سلسلہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ،

نوٹ :ان کے علاوہ ایک رسالہ کا ایک کتاب میں نام ملا ''مرزا قادیانی کی کذب بیانی'' جو مل نہیں سکا۔باقی بحمدہ تعالیٰ تمام رسائل اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ حضرت مرحوم کے اس زمانہ کے اخبارات ورسائل میں جو مضمون شائع ہوئے وہ اس میں شامل نہیں۔ تاہم جو کچھ ان رسائل کی شکل میں شائع ہوا وہ سب جمع کر دیا ہے۔جو رسالہ نہیں مل سکا یہ بھی کوئی مضمون معلوم ہوتا ہے نامعلوم کتابی شکل میں شائع بھی ہوا یا نہیں؟ بحمدہ تعالیٰ یہ مجموعہ انتہائی جامع و مکمل ہے جو پیش خدمت ہے۔ اللہ رب العزت ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

مطالعہ کرتے وقت خیال رہے کہ جہاں کہیں ایک کتابچہ کا دوسرے کتابچہ کے کسی مضمون سے تکرار تھا تو اسے ایک جگہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔

آمین !بجاہ النبی الامی الکریم خاتم النبیین ﷺ

عزیز الرحمٰن جالندھری

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

دفتر مرکزیہ ملتان پاکستان

۲۵ شوال ۱۴۲۰ھ

۲ فروری ۲۰۰۰ء

نوٹ: کتاب کی تیاری کے آخری مراحل میں دو مضامین ”انجیل برنباس“ اور ”مرزائیت میں یہودیت اور نصرانیت“ شائع شدہ در شمس الاسلام بھیرہ ستمبر ۱۹۳۲ء و دسمبر ۱۹۳۳ء کو ان کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر مجموعہ ہذا میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ کا تمام کام عزیز محترم یوسف ہارون اور طباعت واشاعت کا کام برادر محترم قاری محمد حفیظ اللہ نے نہایت ہی جانفشانی سے انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح حصہ لینے والے رفقاء کو دارین میں جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

فہرست مضامین

مراق مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ کے الفاظ بولتے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے :

"ن ۔ والقلم ۔ وما یسطرون ۔ ماانت بنعمۃ ربك بمجنون ۔ وان لك لاجرا غیر ممنون ۔ وانك لعلی خلق عظیم ۔(سورۃ القلم آیت نمبر۱'٤)"﴿قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں تو اے نبی اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔﴾

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ حضور ﷺ کے حق میں فرمایا تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظّم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بہت بڑا تضاد و تخالف ہے۔

مراق

ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہو جاتا ہے۔ (طب اکبر) اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ : "مرض مراق میں

مریض کو بد ہضمی اور تخیل (بد حواسی) ہو جاتی ہے۔"

چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو میں ایک معتبر قادیانی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی :

"یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے۔ اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بد ہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔" (بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ٦ ج ۲۵ نمبر ۸)

"مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں :

تشریح مراق از روئے طب جدید

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو CAT-ALAPSY (قاتالپسی) کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے اور اس میں بڑی متعین علامات پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک بالکل سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو' وہیں پڑا رہتا ہے یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے سانس مدھم پڑ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے شروع ہو جاتی ہے .... الخ۔

(رسالہ ریویو قادیان اگست ۱۹۰٦ء ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :

"یہ تو امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو بدہضمی 'اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔" (حوالہ مذکور ص ٦)

بس مطلع صاف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں : "بروز اور عکس محمد ہوں۔"

(چشمہ معرفت ص ٣٢٤ 'خزائن ص ٣٤٠ ج ٢٣ حاشیہ)

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا قادیانی ان جملہ عوارض سے پاک وصاف ہوتا جن سے حضور پیغمبر خدا ﷺ پاک وصاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد قرار دیئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں ؟۔

پس شکل اول

کا کبریٰ تو مدلل اور فریقین میں مسلم ہے۔ اب صغریٰ کا ثبوت باقی ہے یعنی :

"مرزا صاحب مراقی تھے۔"

اس کا ثبوت اخبار "اہل حدیث" امر تسر میں بارہا دیا گیا۔ رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امر تسریؒ نے جو حوالجات جمع کئے ہیں ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔ ابو الوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ امر تسر شوال ١٣٤٧ھ

مراق مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف

(١)......"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی

تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸)

خانگی شہادت

(۲)...... جناب مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا) لکھتے ہیں :

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول...... کی وفات کے چند دن کے بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی...... نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور

سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔"

(سیرۃ المہدی مصنفہ پسر مرزا حصہ اول ص ۷ ا روایت نمبر ۱۹)

(۳)......"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔" (رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۵ ۴ ج ۲۴ نمبر ۴)

(۴)......"میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔" (کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸، ملفوظات ص ۳۷۶ ج ۲)

(۵)......"حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۶)......"مراق کا مرض حضرت (مرزا قادیانی) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۰)

(۷)......"حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی

خواب، تشنج دل اور بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۶ ج ۲۶ نمبر ۵)

(۸)...... مرزا قادیانی کو مراق کیوں ہوا؟

مرض مراق حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت، تفکرات، قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدہ گی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔" (رسالہ ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۹ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۹)...... مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق (یک نہ شد دو شد)

خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے میراقی دو

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

"میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴، کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۴)

(۱۰)...... مرزا قادیانی کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

يك نه شد دو شد بلكه سه شد

ایں خانه ہمه آفتاب است

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۱۱)...... نبی اور مراقی میں فرق عظیم

''نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔''

(ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰، ۳۱ ج ۲۶ نمبر ۵)

مریض مراق

''اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔''

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۱۲)...... مراق ایک برا مرض ہے

''پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر وپاء باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔''

(منشی احمد حسین قادیانی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴ کالم ۱ نمبر ۴۹ ج ۶)

لاہوری شہادت

''بد قسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ MONOMONIA (مونو مونیا) تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل ودماغ پر قبضہ جمالیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔''

(پیغام صلح مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

(۱۳)...... پشاوری شہادت

قاضی یوسف پشاوری لاہوری مرزائی کو مخاطب کر کے بطور حقارت لکھتے ہیں :

بگوش ہوش بشنوائے مراقی
بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

(اخبار الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

(۱۴)...... مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قادیانی لکھتے ہیں :

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے۔" (رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷ ج ۲۵ نمبر ۸)

مرزا قادیانی کو اُپنے خیالات پر قابو نہیں تھا

مثال نمبر ا

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس ...... اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(براہین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ، خزائن ص ۶۱۳ ج ۱)

"پھر اس کے بعد (خدا نے) فرمایا: " ھو شعنا نعسا" یہ دونوں فقرے

شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔"

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ، خزائن ص ۶۶۴ ج ۱)

"بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔"

(نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۸)

اس کے متضاد

"یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ص ۲۱۸ ج ۲۳)

تضاد کا نتیجہ

"ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔" (ست بچن ص ۳۱، خزائن ص ۱۴۳ ج ۱۰)

"ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۸۴، خزائن ص ۱۹۱ ج ۲۲)

مثال نمبر ۲

مرزا قادیانی کی تحریر

آیت: "فلماتوفیتنی" سے پہلے یہ آیت ہے: "واذقال اللہ یا عیسیٰ أأنت قلت للناس .... الخ" اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے

اور اس کے اول ''اذ'' موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔''

(ازالہ اوہام حصہ ۲ص ۶۰۲،خزائن ص ۴۲۵ج ۳)

''یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا۔ نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔''(ازالہ اوہام حصہ ۲ص ۷۴۷۔۷۴۸،خزائن ص ۵۰۳ج ۳) یعنی واقعہ ماضی کا ہے۔

اس کے متضاد

اس تمام آیت : ''اذ قال اللّٰہ'' کے اول وآخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔''(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۰،خزائن ص ۵۱ج ۲۱) یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا متضاد

''جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں ...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الیٰ ربھم ینسلون'' اور جیسا کہ فرماتا ہے :''واذقال اللّٰہ یا عیسیٰ ابن مریم أانت قلت للناس اتخذونی وامیی الھین من دون اللّٰہ۰ قال اللّٰہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم''(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ص ۶،خزائن ص ۱۵۹ج ۲۱)

مثال نمبر ۳

مرزاقادیانی کی تحریر

"آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا اور ان کی وہ دعا منظور کرلی جو انہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جاکر زار زار رویا۔ اور دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے:" نبکی بد موع جارية وعبرات متحدرة فسمع لتقواه" یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔ تب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔ (تذکرۃالشہادتین ص ۲۶، ۲۷، خزائن ص ۲۸ ج ۲۰)

اس کے خلاف

"حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے تاکہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔"

(تبلیغ رسالت ج اول ص ۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ص ۵۷ احاشیہ ج ۱)

مثال نمبر ۴

مرزا قادیانی کی تحریر

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ: "علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل "یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔" (حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

اس کے خلاف

مرزا قادیانی کا قول ہے:

"حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔" (الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

نتیجہ

قول اول میں حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بننے کا انکار ہے۔ قول دوم میں اقرار: "ضدان مفترقان ای تفرق"

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا، ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا قادیانی کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہذا ہمارا دعویٰ ثابت ہونے میں کسی کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے انکار کیا گیا ہے۔ مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ وہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الٰہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

"لوكان من عندغيرالله لوجدوا فيه اختلافاً كثيرا(سورة النساء، آیت ۸۲)" ﴿یعنی قرآن اگر غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت اختلاف پاتے۔﴾

نتیجہ

ان سارے حوالجات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ مجدد، نہ مسیح، نہ ملہم، نہ محدث۔ ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے۔ جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔

مرزا قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت ورسالت کے مدعی گزرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی، رسول، مجدد، کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعویٰ کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی

کئے۔(اس سے بھی کہیں زیادہ 'مرتب) آپ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الٰہی قادیانی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور ''البشریٰ'' نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں سے کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہیں :

(۱)......''ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس......''اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۱۳ 'خزائن ص ۶۱۳ ج ا'البشریٰ ج اص ۳۶)

(۲)......'' ربنا عاج '' ﴿ہمار رب عاجی ہے۔﴾ اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔(براہین احمدیہ ص ۵۵۵'۵۵۶ 'خزائن ص ۶۶۲'۶۶۳ ج ا'البشریٰ ج اول ص ۴۳)

(۳)......''کرمہائے تو مارا کرد گستاخ''﴿تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔﴾ (براہین احمدیہ ص ۵۵۵'۵۵۶ 'خزائن ص ۶۶۲ ج ا'البشریٰ ج اول ص ۴۳)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد کہتے ہیں : نادان ہے وہ شخص جس نے کہا :''کرمہائے تو مارا کرد گستاخ''کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔ (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

احمدیو ! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجھکنا نہیں۔

(۴)......''پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا :'' ھو شعنا نعسا'' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶ 'خزائن ص ۶۶۴ ج ا)

(۵)......''شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسودمنم'' (البشریٰ ج اول ص ۴۸ 'تذکرہ ص ۳۶)

(۶)......پریشن۔ عمر براطوس یا پلاطوس۔(نوٹ) آخری لفظ پراطوس ہے یا

پلاطوس ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں ؟۔(ازمکتوبات احمدیہ ج اول ص ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء 'تذکرہ ص ۱۱۵)

(۷)...... " آریوں کا بادشاہ آیا"(الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء) " ہے کرشن جی رودر گوپال"(پراناالہام ہے)

(البدر ۲۹ اکتوبر '۸ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴ 'البشریٰ ج اول ص ۵۶ 'تذکرہ ص ۳۸۱)

(۸)...... "خدا قادیان میں نازل ہوگا"(پراناالہام ہے۔البدر ۳ '۷ نومبر ۱۹۰۲ء 'الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱ 'تذکرہ ص ۴۳۷ 'البشریٰ ج اول ص ۵۶)

(۹)...... "بعد "۱۱" انشاء اللہ۔"اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ "۱۱" سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا؟ یہی ہندسہ "۱۱" کادکھایا گیا۔

(البشریٰ ج ۲ ص ۶۵ '۶۶ 'الحکم ج ۴ نمبر ۴۵ 'تذکرہ ص ۴۰۱)

(۱۰)...... "نتیجہ خلاف مراد ہوایا نکلا" آخر کالفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۷۴ '۷۵ 'تذکرہ ص ۴۳۷)

(۱۱)...... "ینادی مناد من السماء" آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا۔(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر)(نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھاوہ یاد نہیں رہا۔"(البشریٰ ج ۲ ص ۷۶ 'تذکرہ ص ۴۴۶)

(۱۲)...... "انی انا الصاعقة "میں ہی صاعقہ ہوں۔ (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیانام ہے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۷۶ 'تذکرہ ص ۴۴۷)

(۱۳)...... " انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم"میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گااور نماز پڑھوں گااور روزہ رکھوں گا۔"

(البشریٰ ج ۲ ص ۸۷ '۷۹)

(۱۴)...... " اصلی واصوم واشهر وانا م"میں نماز پڑھوں گا اور

روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۹۷، تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے :" لاتأخذه سنة ولا نوم" اور مرزا قادیانی کے الہام میں خدا کہتا ہے۔ میں سوؤں گا۔ چہ عجب ؟۔

(۱۵)...... "۲۷ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا......" تشریح : فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا ؟۔ (البدر، البشریٰ ج ۲ ص ۸۲، تذکرہ ص ۴۷۳)

(۱۶)......۱۹، ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء :" انما امرك اذا اردت شياء ان تقول له كن فيكون" ﴿تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔﴾ (البدر ج ۴ نمبر ۷، البشریٰ ج ۲ ص ۹۴، حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲، نصرۃ الحق ص ۹۵، خزائن ص ۱۲۴ ج ۲۱، تذکرہ ص ۵۲۷)

(۱۷)...... ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء :" خاکسار پیپر منٹ"

(البشریٰ ج ۲ ص ۹۴، تذکرہ ص ۵۲۷)

(۱۸)..... ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے :" مکذبوں کو نشان دکھایا جائے گا۔ (الحکم ج ۹ نمبر ۱۰، البشریٰ ج ۲ ص ۹۴)

(۱۹)...... "لنگر اٹھا دو" (بدر، ج ۱ نمبر ۷ البشریٰ ج ۲ ص ۹۷، تذکرہ ۵۵۰)

(۲۰)...... ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۰، تذکرہ ص ۵۶۶)

(۲۱)...... ایک دانہ کس کس نے کھانا۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۷، تذکرہ ص ۵۹۵)

(۲۲)...... ۷ مئی ۱۹۰۶ء کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔

(البشریٰ ج ۲ ص ۱۱۴، تذکرہ ص ۶۱۵)

(۲۳)...... "ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ (نوٹ از حضرت مسیح موعود)

فرمایا کہ آج رات مجھے ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔" (بدر ج ۲ نمبر ۱۳ ص ۲، البشریٰ ج ۲ ص ۱۱۷، تذکرہ ص ۶۶۶)

(۲۴)...... "پیٹ پھٹ گیا۔" دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۱۹، تذکرہ ص ۶۷۲)

(۲۵)...... "خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔" نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۱۹، تذکرہ ص ۶۷۴)

(۲۶)...... ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر: "موت تیرہ ماہ حال کو" (نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔

(بدر، ج ۲ نمبر ۹ ۳ ص ۳، البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۰، تذکرہ ص ۶۷۵)

(۲۷)...... وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲، البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۳، تذکرہ ص ۶۶۲)

(۲۸)...... "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔" معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۴، تذکرہ ص ۶۹۷)

(۲۹)...... "لاہور میں ایک بے شرم ہے۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۶، تذکرہ ص ۷۰۴)

لاہوری مرزائیو! یہ کون ہے؟۔

(۳۰)...... "بلغت قدم الرسول" میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

(البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۷، تذکرہ ص ۷۰۹)

(۳۱)...... "ایسوسی ایشن" (بدر، ج ۶ نمبر ۳۰ ص ۴، البشریٰ ج ۲ ص ۱۳۲، تذکرہ ص ۷۲۴)

(۳۲)...... "آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۱۳۹، تذکرہ ص ۷۵۱)

فیصلہ

واقعات اور اقوال مرزا غلام احمد قادیانی پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا قادیانی کون تھا؟ :

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزائیت کی تردید
بطرز جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آج کل مرزائی تعلیم پر مختلف اقسام کی کتابیں لکھی جاچکی ہیں مگر جن چند مضامین کو راقم پیش کرنا چاہتا ہے وہ اپنی نوعیت میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ کیونکہ ان مضامین پر اہل قلم مصنفین نے بہت کم توجہ دی ہے اوریا ان کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ آج کل ایسے مضامین کی اہمیت بڑھ گئی ہے اس لئے راقم نے اپنی تمام طاقت علمی خرچ کر کے یہ رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "مرزائیت کی تردید بطرز جدید" امید ہے کہ ناظرین اس سے مستفید ہو کر تردید مشن قادیانی میں پہلے سے زیادہ جدو جہد کرنے کی جرات کر سکیں گے اور مؤلف کے حق میں دعائے خیر فرمادیں گے کہ خداتعالیٰ اس کتاب کو باقیات صالحات میں داخل فرما کر کفارہ گناہ بنائے۔ آمین!

خداوند تعالیٰ مسلمانان مگاڈی (کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ) کو جزائے خیر عطا کرے کیونکہ انہوں نے ایک کثیر رقم سے اس کار خیر میں عاجز کی مدد کی ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز حبیب اللہ امرتسری

باب اول

کیا حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہوئے ؟
اوران کے زخموں کو مرہم عیسیٰ سے اچھا کیا گیا ؟

مرہم عیسیٰ کی حقیقت

مرزاغلام احمد قادیانی کے جہاں اور بہت سے حیرت انگیز دعاوی ہیں۔ ان میں یہ بھی کوئی کم حیثیت نہیں رکھتا جس پر آج ہم سرسری نظر ڈال رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ میسحیت کی بنیاد اس پر رکھی ہے کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہوگئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ آج ہم اسی سلسلہ میں مرزا قادیانی کے اس دعویٰ پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ :

"حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان پر غشی کی حالت طاری ہوگئی۔ بعد میں دو تین روز کے بعد غشی دور ہوگئی اور ہوش میں آگئے اور ان کے زخم مرہم عیسیٰ سے اچھے ہوگئے۔"

امید ہے ناظرین مرہم عیسیٰ کی حقیقت کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔

مرزاغلام احمد قادیانی کا مذہب •

(۱)......"حضرت مسیح علیہ السلام ہی گرفتار کئے گئے اور وہی صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں اس بات پر یک زبان متفق ہیں کہ مسیح ناصری ہی پکڑا گیا اور اسی کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۴ برس کی عمر میں مصلوب کئے گئے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۸۰ تا ۳۸۱، خزائن ص ۲۹۴، ۲۹۶ ج ۳، نزول المسیح ص ۱۵۱، خزائن

ص ۵۲۹ ج ۱۸' کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۴۹' خزائن ص ۵۰ ج ۱۵' اخبار بدر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء ص ۔' کتاب البریہ ص ۲۴۲' ۲۴۳' ۲۴۴ حاشیہ' خزائن ص ۲۵۹ ج ۱۳' اخبار الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۶' الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۵ء ص ۶' کتاب ایام الصلح ص ۱۴۵' خزائن ص ۳۹۱ ج ۱۴' راز حقیقت ص ۳ حاشیہ' خزائن ص ۱۵۵ ج ۱۴' تحفۃ الندوہ ص ۱۰' خزائن ص ۱۰۴ ج ۱۹' تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰' خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۷)

(۲)......"حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آگئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہوگئے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۶' خزائن ص ۳۹ ج ۲۲' ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰ حاشیہ' خزائن ص ۲۶۲ ج ۲۱' اور ایسے ہی ایام الصلح' راز حقیقت' ست بچن' مسیح ہندوستان میں' سراج منیر' تریاق القلوب' لیکچر سیالکوٹ' تحفہ گولڑویہ' مواہب الرحمٰن' کشف الغطاء' چشمہ مسیحی اور کتاب البریہ)

(۳)......"ایک اعلیٰ درجہ کی شہادت جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے پر ہم کو ملی ہے اور جو ایسی شہادت ہے کہ بجز ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا وہ ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو طب کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے............ اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا............ بہر حال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز ہی میں اچھے ہوگئے اور اس قدر طاقت آگئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے۔" (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۵۴' ۵۵' ۵۶' خزائن ص ۵۶' ۵۸ ج ۱۵' رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۳۹۶' ۳۹۷ پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ)

جواب: ۱...... حق بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ' احادیث صحیحہ نبویہ ﷺ' روایات صحابہؓ' اقوال تابعینؒ وائمہ اربعہؒ' اسلامی تاریخوں اور اسلامی تفسیروں میں مرہم عیسیٰ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے

صلیب پر چڑھائے جانے اور مرہم عیسیٰ سے ان کا علاج ہونے کا کوئی ذکر ہے۔

۲...... علامہ شیخ الرئیس فی الطب بو علی سینا کی کتاب (قانون (مطبوعہ ۱۲۹۴ھ چھاپہ مصری) ج سوم فصل مرہموں کے بیان ص ۴۰۵) پر الفاظ یوں ہیں :

"مرهم الرسل وهوشليحا اى مرهم الحواريين ويعرف بمرهم الز هرة ومرهم منديا وهومرهم يصلح بالرفق النواصيرالصعبة والخنازير الصعبة ليس شئى مثله وينقى الجراهات من اللحم الميت والقيح ويدمل يقال انه اثنا عشردواء لاثنى عشر حواريا"

﴿مرہم رسل اس مرہم کو مرہم شلیخا کہتے ہیں۔ یعنی مرہم حوارین کا' اور مرہم زہرہ 'اور مرہم مندیا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایسا مرہم ہے کہ بآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے اور کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔﴾

نوٹ : شیخ بو علی سینا نے اس مرہم کو "مرہم عیسیٰ" کے نام سے یاد نہیں کیا ۔نہ ہی اس نے یہ کہا کہ اسے حواریوں نے حضرت مسیح کے لئے یعنی آپ کے زخموں کے لئے بنایا۔ بلکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں 'بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔ اس کو شیخ کا اپنا مذہب لکھنا سراسر دھوکہ دینا ہے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ :

"ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔" (مسیح

ہندوستان میں ص ۵۵ خزائن ص ۵۷ ج ۱۵) سراسر غلط ہے۔

مرزا قادیانی نے کتاب (مسیح ہندوستان میں، ص ۵۶، خزائن ص ۵۸ ج ۱۵، ریویو آف ریلیجز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۳۹۷) پر بعنوان فہرست ان طبّی کتابوں کی جن میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ سب سے پہلے کتاب "قانون" شیخ الرئیس بو علی سینا کا نام لکھا ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں شیخ الرئیس بو علی سینا نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

(۳)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (مسیح ہندوستان میں ص ۵۷، خزائن ص ۵۹ ج ۱۵) پر کتاب: " منهاج الدكان بدستورا لاعيان فى اعمال وتركيب النا فعه للابدان تاليف افلاطون زمانه ابوالمنا ابن ابى نصر العطاء الاسرائيلى الهارونى" (یعنی یہودی) کا حوالہ بھی دیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (منہاج الدکان (مطبوعہ مصر) ص ۸۳) پر یوں لکھا ہے:

"مرهم الرسل وهومرهم الحواريين ومرهم الشلاحين ومعنى هذا اللفظة بالعبرانى الرسل" ﴿یعنی مرہم رسل کو مرہم حوارین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین کے معنٰے عبرانی میں رسل کے ہیں۔﴾

نوٹ: اس اسرائیلی طبیب نے اس مرہم کا نام "مرہم عیسیٰ" نہیں لکھا اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔ بلکہ اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم۔ اس نے لفظ شلاحین کے صحیح معنے رسل بتلا دیئے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ یہ عبرانی یا یونانی لفظ ہے جس کے معنی بارہ کے ہیں۔ (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴، خزائن ص ۳۰۴ ج ۱۰، تبلیغ رسالت ج ۴ ص ۸۵)

اور یہ کہ شلیخا کا لفظ جو یونانی ہے جو بارہ کو کہتے ہیں ان کتابوں میں اب تک موجود ہے۔ (مسیح ہندوستان ص ۶۰' خزائن ص ۶۲ ج ۱۵' ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۴۰۰) سراسر غلط ہے۔ چنانچہ جناب منشی خادم حسین قادیانی ساکن بھیرہ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ شلیخا عبرانی لفظ ہے جس کے معنے رسل کے ہیں۔ (دیکھو اخبار الحکم ۷ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۵)

(۴)......"مرہم حواری ایں مرہم را مرہم رسل نیزنا مند وترجمه کرده شد در قرابادین رومی بمرہم سیلخا ومعروف به مرہم زہرہ گفته که ایں مرہم دوازده دواست از دوازده حواری حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیه السلام که ہریك یك دوارا اختیارکرده ترکیب نمودندو ایں مرہم بہترین مرہم ہاست"
(کتاب قرابادین کبیر ج ۲ ص ۵۰۸' ۵۰۹)

اس کے بعد کتاب میں یہ بھی لکھا ہے :

"وگفته که ایں مرہم رامرہم بخارو اثنا عشری نیز نامند"

نوٹ : اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرہم کا کوئی نام نہیں بلکہ متعدد نام ہیں۔ شلیخا یا سلیخا' رسل' حواریین' مندیا' اثنا عشری' زہرہ' بخار' سب سے کم مشہور نام مرہم عیسیٰ ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا' نہ رومی نے' اور نہ اسرائیلی نے' اور نہ صاحب قرابادین کبیر نے اور سب سے قدیم اور مشہور نام شلیخا یا سلیخا اور رسل ہے اور یہ تو بالکل غلط ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بنایا گیا۔

(۵)......جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے۔ ایک تریاق تھا جس کا یونانی نام "ڈوویکا تھیون" ہے بمعنی بارہ دیوتا اس میں بھی بارہ اجزا تھے جو یونان کے بارہ دیوتاؤں سے منسوب ہوئے۔ مرہم رسل جس کا بھی یونانی نام "ڈوویکا فارمیکم" یعنی بارہ دوائیں

ہے عیسائی اطباء نے یونانیوں کے تریاق "بارہ دیوتا" کے مد مقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے "انگونٹم اپاسٹولورم" زبان لاطینی کہنا شروع کر دیا (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل ڈکشنری) جس کے معنی ہیں "مرہم رسل" اور اس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعائت منظور تھی۔ مسلمان اطباء نے اسی بارہ عدد کی رعایت سے اس کو "اثنا عشری" کہا اور مجوسیوں نے اس کا نام مرہم زہرہ رکھا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کریں۔ مگر نہ قرص کوکب (قرابادین کبیر ج ۲ ص ۳۴۶) زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا اور نہ عطیۃ اللہ نامی دوائی (قرابادین کبیر ج ۲ ص ۳۴۶) خدا نے الہام کی تھی اور نہ مرہم عیسیٰ، مرہم رسل، مرہم اثنا عشری حضرت مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے۔

(۶)...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم بامسمےٰ "دوڈیکا فارمیکم" ہی تھا یعنے بارہ دوائیں (موم سفید، راتینج، زنگار، جاؤشیر اشق، زراوند طویل، کندر، مرکی، بیروزہ، مقل، مراوسنگ، روغن زیت) جس کا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ایس میں مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت سے اس کو مرہم زہرہ کہا۔ یہودیوں نے اس کو مرہم شلیخا کہا۔ عیسائیوں نے مرہم حواریین یا مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثنا عشری۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ حالانکہ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرح مسیحی بھی (قرابادین شفائی ص ۱۷۳، ۱۸۴) اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ دوائیں بھی مسیح نے یا حواریوں نے تیار کی تھیں۔

باب دوم

حدیث ظہور مہدی

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

"پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس دیکھو کہ ہمارے نبی ﷺ کی بات کیسی ٹھیک پوری ہوگئی۔" (نورالحق ص ۱۹ حصہ دوم، خزائن ص ۲۰۹،ج ۸)

ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی اپنے رسالہ (اسلام کی پہلی کتاب ص ۲۴ اور رسالہ "حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ" حصہ اول ص ۳۰) پر لکھتے ہیں :

"حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک ہی رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا اور ایسا گرہن جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی کسی مدعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ فرمایا: " ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذخلق السموات والارض ينكسف القمرلاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى النصف "فرمایا رسول ﷺ نے کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے دو نشانیاں مقرر ہیں کہ اس کے زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگے گا۔"

مولوی محمد دلپذیر مرزائی اپنے رسالہ (نیز د احمدی مطبوعہ ۱۳۴۰ھ روز بازار پریس امرتسر ص ۱۲، ۱۳) کے حاشیے پر لکھتے ہیں :

"یہ حدیث دارقطنی میں موجود ہے :" عن محمد ن الباقربن زين

العابدين قال قال رسول اللّٰه ﷺ ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والا رض ينكسف القمرلاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه واخرج مثله البيهقی وغيره المحدثين "روایت ہے محمد باقر کے بیٹے زین العابدینؒ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاہمارے مہدی کے لئے دونشان ہیں جو کبھی نہیں ہوئے جب سے کہ زمین وآسمان پیدا ہوئے ہیں (یعنی وہ کبھی کسی دوسرے نبی یاامام کے لئے نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اور وہ یہ ہیں) چاند گرہن ہوگا اول رات میں (یعنی جن راتوں میں چاند گرہن ہوتا ہے ان کی اول رات میں) رمضان سے اور سورج گرہن ہوگا نصف میں (یعنی اس مدت کے نصف میں جس میں سورج گرہن ہوتا ہے) اسی ماہ رمضان میں اور اسی کی مانند بیہقی نے اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔"

اقول

(۱)......"حدثنا ابوسعيد الاصطخری ثنامحمد بن عبداللّٰه بن نوفل ثناعبيد بن يعيش ثنا يونس بن بكيرعن عمروبن شمرعن جابرعن محمدبن علی قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذخلق السموات والارض تنكسف القمرلاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه ولم تكونا منذخلق اللّٰه السموات والارض"

(سنن دارقطنی ج اول (مطبع انصاری دہلی) باب صفۃ الخسوف والکسوف وھیئتما ص ۱۸۸)

﴿کہاامام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین نے کہ تحقیق واسطے مہدی ہمارے کے دونشان ہیں نہیں ہوئے یہ دونوں جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے۔ گرہن لگے گا چاند کو واسطے پہلی رات کے رمضان سے اور گرہن لگے گا سورج کو رمضان کے نصف میں اور نہیں ہوئے یہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا

کئے۔

(۲)...... مندرجہ بالا الفاظ امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن علیؓ کے ہیں نہ کہ رسول خدا ﷺ کے ہیں۔ دراصل یہ روایت موضوع ہے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت یحییٰ نے کہا ہے کہ وہ کچھ شے نہیں ہے۔ جوزجانی نے کہا وہ بہت جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا رافضی تھا، صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ موضوع روایتیں بیان کرتا ہے۔ غیر ثقات سے، امام بخاری نے فرمایا منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ نے کہا نہ لکھ اس کی حدیث کو۔ نسائی و دارقطنی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ (دیکھو میزان الاعتدال ج دوم ص ۲۶۲) اس روایت کی سند میں دوسرا راوی جابر بن یزجعفی ہے۔ کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں دیکھا میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا۔ کہا یحییٰ بن یعلی سے کہا گیا کہ تم کیوں نہیں روایت کرتے ان تین آدمیوں سے کہ جو ابن مانی لیلی و جابر جعفی و کلبی ہیں۔ کہا اس نے اللہ کی قسم جابر جھوٹا تھا۔ رجعت کے ساتھ ایمان رکھتا تھا۔ کہا احمد نے چھوڑ دیا جابر کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔ نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے اور کہا وہ ثقہ نہیں ہے۔ (اور نہ لکھی جاوے حدیث اس کی) حاکم نے کہا وہ بھول جانے والا ہے حدیث کا۔ کہا جریر بن عبدالحمید بن ثعلبہ نے میں نے اس کا ارادہ کیا۔ پس کہا لیث بن ابی سلیم نے نہ آنا پاس اس کے۔ پس وہ کذاب ہے۔ کہا جریر نے نہیں ہے جائز یہ کہ اس سے روایت کی جاوے۔ تھا ایمان رکھتا ساتھ رجعت کے۔ کہا ابو داؤد نے نہیں ہے نزدیک میرے وہ قوی بیچ حدیث کے۔ کہا یحییٰ بن یعلی نے سنا میں نے زائدہ سے کہ کہتا تھا کہ جابر جعفی رافضی تھا اور صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ کہا ابن سعد نے کہ وہ مدلس تھا اور ضعیف تھا اپنی رائے اور روایت میں۔ جھوٹا کہا اس کو سعید بن جبیر نے۔ کہا عجلی نے غالی شیعہ تھا اور مدلس تھا۔ جھوٹا کہا اس کو ابن عینیہ نے۔ ابن جان نے کہا وہ سبائی تھا۔

عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھا۔ (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۶ تا ۵۰)

پس حق بات یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ اس سے استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔

(۳)...... اس مندرجہ بالا روایت کے الفاظ سے یہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں :

نمبر ۱...... رمضان کے مہینہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔
نمبر ۲...... رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگے گا۔
نمبر ۳...... جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں ایسے دو نشان کبھی نہیں ہوئے۔

مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوئے تھے۔ اس لئے مرزا جی نے ان ہر دو واقعات کو مدنظر رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے (چشمہ معرفت ص ۳۱۴، خزائن ص ۳۲۹ ج ۲۳ پر) مندرجہ بالا روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے :

''چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف و کسوف رمضان میں ہوں گے۔''

اس لئے اب میں ذیل میں دو مسلمہ بزرگوں کے ترجمہ کو درج کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے :

(۱)...... حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں

"دور ظہورسلطنت او درچہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد ودراول آن ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان وبرخلاف حساب منجمان"

(دفتر دوم کے مکتوب شصت وہفتم ۶۷ (مطبع روزبازار امرتسر) ص ۵۰،۵۱)

(۲)......نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم لکھتے ہیں :

" ومحمد بن علی گفته مہدی رادوآیت است که نبوده از روز یکه خدا آسمانہا وزمین آفرید کسوف گیر ماہتاب درشب اول ازماہ رمضان وآفتاب درنصف رمضان واجتماع ایں ہردو کسوف درماہے گاہے نبوده "(حج الکرامہ ص ۳۴۴)

(۳)...... مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ر مضان کو چاند گرہن اور ۲۸ر مضان کو سورج گرہن ہوااور بعد اس کے ۱۳۱۲ھ میں ۱۳ر مضان کو چاند گرہن اور ۲۸ر مضان کو گرہن پھر دوبارہ ہوا۔اس پر مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دومرتبہ واقع ہوں گے۔ چنانچہ یہ دونوں دومرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہوگئے۔ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۹۵،خزائن ص ۲۰۲ج ۲۲اور چشمہ معرفت ص ۳۱۴حاشیہ خزائن ص ۳۲۹ج ۲۳)

عرض حبیب

مرزائی،علماء حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع روایت نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت اٹھائیسویں تاریخ کو ماہ رمضان میں ہوگا۔جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

"دوسری عرض یہ ہے کہ حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع یا موقوف

روایت نکال کر دکھائیں جس میں آیا ہو کہ مہدی کے وقت یہ دو مرتبہ ماہ رمضان میں ہوں گے۔" (نورالحق حصہ ۲ ص ۱۹،خزائن ص ۲۰۹ ج ۸)

باب سوئم

قادیانی مغالطے سے بچو

(الف)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :

"درار بعین آمده است که خروج مهدی از قریه کدعه باشد قال النبی ﷺ یخرج المهدی من قریة یقال لهاکدعة ویصدقه الله تعالیٰ ویجمع اصحابه من اقصی البلاد علیٰ عدة اهل بدر بثلاث مأة وثلاثة عشررجلاومعه صحیفة مختومة (ای مطبوعة) فیها عدد اصحابه باسمائهم وبلادهم وخلالهم "یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰،خزائن ص ۳۲۴ ج ۱۱)

(ب)...... "ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہو گا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہو گا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔"

(کتاب البریہ ص ۲۲۵،۲۲۶ حاشیہ،خزائن ص ۲۶۱،۲۶۰ ج ۱۳ حاشیہ)

(ج)...... ''اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲ نمبر ۱۱، ۱۲، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۴۷)

(د)...... ''احادیث میں کدعہ لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔''

(رسالہ تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸، خزائن ص ۴۰ ج ۲۰)

(۲)...... مولوی جلال الدین سیکھوانی قادیانی لکھتے ہیں :

''اور جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ :''یخرج المھدی من قریة یقال لھاقدہ'' مہدی قادیان گاؤں میں خروج کرے گا۔''

(التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴)

(ب)...... ''شیخ علی بن حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں لکھا ہے :'' دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی ﷺ یخرج المھدی من قریة یقال لھا کدہ'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جس کو لوگ کدہ کہیں گے لفظ کدہ بتا رہا ہے کہ اس کا نزول قادین میں ہوگا۔''

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱)

اقول : واضح ہو کہ مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۱، خزائن ص ۳۲۵ ج ۱۱ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۴۷ پر لفظ ''کدعہ'' لکھا ہے۔ کتاب البریہ ص ۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۶۱، ۲۶۰ ج ۱۳ حاشیہ پر لفظ ''کدیہ'' لکھا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین فارسی ص ۳۸، خزائن ص ۴۰ ج ۲۰ پر لفظ ''کدعہ'' لکھا ہے۔ مجھے سیکھوانی صاحب کی حالت پر بھی تعجب آتا ہے کہ اس نے لفظ ''قدہ'' اپنے رسالہ التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح ص ۲۴ پر اور لفظ ''کدہ'' رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱ پر لکھا ہے۔

حالانکہ حوالہ ایک ہی کتاب "جواہرالاسرار" کا دیتے ہیں۔ اب میں بتلاتا ہوں کہ حدیث میں لفظ " کرعہ " ہے، نہ کہ "کدعہ" یا "قدہ" اور درحقیقت یہ روایت موضوع ہے :

(۱)..... " یخرج المهدیؑ من قریة بالیمن یقال لها کرعه(میزان اعتدال ج ۲ ص ۱۶۱ بحوالہ کتاب کامل، لابن عدیؒ)" ﴿یعنی مہدی یمن کے ایک گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کرعہ ہوگا۔﴾

نوٹ :اس روایت کے ایک راوی عبدالوہاب بن الضحاک کی نسبت لکھا ہے

"کذبه ابوحاتم وقال النسائی وغیره متروك وقال الدارقطنی منکرالحدیث"(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰)﴿یعنی اس کے ایک راوی عبدالوہاب کو امام ابوحاتم وغیرہ نے جھوٹا، نسائی نے متروک اور دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔﴾

(۲)....." واخرج ابونعیم وغیره انه قال یخرج المهدی من قریة یقال لها کرعة"(فتاویٰ حدیثیہ لابن حجر مکیؒ ص ۳۲)

(۳)....."درارشاد المسلمین گفة مولد وے درد ہے باشد که آں راکرعه گویند امام مستغفری دردلائل النبوة باسناد خودمثل آں از ابن عمر آورده وابوبکر مقری گفته برآیداز قریه که آں را کرعه خوانند"

(حج الکرامہ فی آثار القیامۃ ص ۳۵۸)

(۴)......" عن ابن عمر قال یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرعة"

(ینابیع المودة ص ۳۶۴)

(۵)...... "ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی کریم ﷺ نے خروج کرے گا مہدی ایک قصبہ سے کہ کہا جاتا ہے کرعہ"

(فرائد السمطین کے حوالہ سے ینابیع المودۃ ص ۴۷۵)

(۶)...... گنجی شافعی نے مطالب السوؤل میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ : قال النبی ﷺ یخرج المھدی عن قریۃ یقال لھا کرعہ"

(۷)...... "خروج آں حضرت از قریہ است کہ آں را کرعہ مے گویند" (نجم ثاقب ص ۲۸۴، ۳۴۵)

(۸)...... حافظ محمد مرحوم ساکن لکھو کے کے لکھتے ہیں :

"کرعہ یمن میں ایک بستی ہے وہاں امام مہدی پیدا ہوں گے۔"

(احوال الآخرت (مطبوعہ ۱۹۲۰ء کیکسٹن پریس لاہور) ص ۲۳)

(۹)...... علامہ جلال الدین سیوطیؒ (العرف الوردی فی اخبار المہدی) میں فرماتے ہیں :

"اخرج ابونعیم ...... عن ابن عمرؓ قال قال النبی ﷺ یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کرعۃ" (کتاب الحاوی للفتاوی ص ۲۶ ج ۲)

نتیجہ یہ نکلا کہ روایت میں لفظ "کرعہ" ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ "کرعہ" ملک یمن کا ایک گاؤں ہے۔

مگر دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث میں نہ تو لفظ "کدعہ" ہے نہ "قدہ" اور نہ لفظ "کدہ" ہے نہ "کریہ"۔ یہ سب الفاظ قادیانی امت کی ایجاد ہیں جو خود غرضی پر مبنی ہیں۔

باب چہارم

کتاب کنزالعمال میں ایک غلطی

اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی مطلب پرستی

حدیث نبوی: "روایت ہے حضرت عمران بن حصینؓ سے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا دجال سے۔"

(مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکرالدجال ص ۴۷۲ بحوالہ مسلم روایت)

مرزا قادیانی کا مذہب

(دعویٰ مرزا) نصاریٰ کے علماء ہی بے شک دجال معہود ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۲، حاشیہ خزائن ص ۲۰۲ ج ۷)

دجال ایک گروہ............ وایک جماعت کا نام ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۱، خزائن ص ۲۳۶ ج ۱۷)

دلیل مرزا

"وہ احادیث واضحہ جو قرآن کے منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں وہ حدیث یہ ہے: "یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتھم احلی من العسل وقلوبہم قلوب الزیاب یقول اللّٰہ عزوجل الی یفترون ام علی یخترؤن حتیٰ حلفت لابعثین علی اولئك منہم فتنۃ......الخ۔ (کنزالعمال

ج۷ص ۱۷٤) "یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہو جائے۔ بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہو رہے ہیں۔ کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑ تا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کر رہے ہیں۔ یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا۔ (دیکھو کنز العمال ج ۷ ص ۱۷۴) اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں۔ یہ آج کل کسی قوم پر صادق آرہے ہیں یا نہیں اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں۔ کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے۔ نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے یختلون اور یلبسون اور یفترون اور یختر ؤن اور اولئك اور منهم یہ بھی بہ آواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۰، ۱۴۱، خزائن ص ۲۴۵، ۲۴۶ ج ۱۷)

نوٹ : یہی روایت (عسل مصفے حصہ دوئم ص ۲۷۲ اور خزینة المعارف ج اول ص ۲۰۱، ۲۰۲) پر درج ہے :

اقول : "حدثنا سویدنا ابن المبارك نایحییٰ بن عبیدالله قال

سمعت ابی یقول سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ یخرج فی آخرالزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الین السنتھم احلی من السکروقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللّٰہ أبی تفترون ام علی تجترؤن فبی حلفت لابعثن علیٰ اولئك منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا"

(سنن ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی ذہاب البصر ص٦٦ ج ٢)

﴿کہتے تھے حضرت ابوہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے نکلیں گے آخری زمانہ میں کتنے اشخاص' طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے پہنیں گے واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے' واسطے اظہار نرمی کے' زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ فرماتا ہے اللہ کیا بسبب مہلت دینے میرے کو ان کو مغرور ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرات کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر انہیں میں سے ایک فتنہ کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان میں سے حیران۔﴾

نوٹ : یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ (جائزۃ الشعوذی ج ٢ ص ١٥٦' مشکوۃ مترجم ج ٤ ص ٥٠' مرقاۃ ج ٥ ص ١٠٠' ١٠١' اشعۃ اللمعات ج ٤ ص ٢٦٨' ٢٦٩' مظاہر حق ج ٤ ص ٤٧ ٢' منتخب کنز العمال ج ٦ ص ١١٤' کتاب الترغیب والترہیب ج ١ ص ١٨' تیسر الوصول الی جامع الاصول ج ٢ ص ٥٥' ٥٦ پر) موجود ہے۔

(کنز العمال نامی ج ٧ (مطبوعہ ١٣١٤ھ مطبع دائرہ المعارف حیدر آباد دکن) ص ١٧٤ پر) ایک روایت ان الفاظ میں لکھی ہے :

"یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتھم احل من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللّٰہ عزوجل ابی یفترون ام علی

يجترون حتىٰ حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة قدع الحليم منهم حيران ن عن ابی ہریرہ"

غرض یہ کہ (کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴پر) مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں مطبع والوں سے چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی اوران کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی کتابوں میں نقل کر دی ہے۔

غلطی نمبر ۱ : سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (رجال باالراء) ہے مگر کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر غلطی سے (دجال بلدال) چھپ گیا ہے۔ دیکھئے جائزۃ الشعوذی ج ۲ ص ۱۵۶ منتخب کنزالعمال علیٰ مسند احمد ج ۶ ص ۱۱ ، مشکوٰۃ مترجم ج ۴ ص ۵۰ ، مرقاۃ ج ۵ ص ۱۰۰ ، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۶۸ ، مظاہر حق ج ۴ ص ۲۷۴ ، کتاب الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۸ اور کتاب تیسرا لوصول ج ۲ ص ۵۵ پر لفظ (رجال بالراء) ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر ۲ : سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (اللین) ہے۔ مگر کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر لفظ (الدین) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۳ : سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (السکر) ہے۔ مگر کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر لفظ (العسل) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۴ : سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (فبی) ہے۔ مگر کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر لفظ (حتی) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۵ : سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (یقول اللّٰہ) ہیں۔ مگر

کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر الفاظ (يقول الله عزوجل) ہیں۔

غلطی نمبر ۶ : کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر لکھا ہے (ن عن ابی ہریرہ) یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہؓ سے۔ حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے بلکہ سنن ترمذی میں ہے۔ دیکھئے منتخب کنزالعمال ج ۶ ص ۱۱ پر صحیح کر کے لکھا گیا ہے کہ (ت عن ابی ہریرہ)

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے کنزالعمال ج ۷ ص ۱۷۴ پر غلط عبارت نقل کی ہے اور کسی نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا۔

باب پنجم

مسیح کا ظہور ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے۔ جون کا مہینہ ہے۔ موسم گرما اپنے عالم شباب پر ہے۔ گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں صبح کے قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی اس کا مدمقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا مسیح موعود ملک ہند میں ہوں گے یا شام میں ؟۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ملک ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی مسعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود ملک شام میں نازل ہو گا۔ مرزائی نے جو دلائل دعویٰ کے اثبات میں پیش کئے اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :

مرزائی(۱)...... :اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے ان مثل عیسیٰ عنداللّٰه کمثل آدم عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔(۲)...... کنزالعمال ج ۷ ص ۲باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گاوعصابة معه عیسیٰ ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔(۳)...... تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی :" لیظھرہ علی الدین کله" کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔(۴)...... دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔(۵)...... پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اس میں صاف لکھا ہے :"یخرج المھدی من قریة یقال له قدہ "یعنی قادیاں اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے۔"

نوٹ : مذکورہ بالا مضمون قادیان کے رسالہ (تشحیذ الاذہان ج ۷ نمبر ۷ ص ۲۹۹، ۳۰۰ اور تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۴) پر ہے :

جواب از اہل سنت

مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں عرض کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے :

دلیل نمبر ۱: (الف)...... ''حضرت مجمع بن جاریہؓ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔'' (سنن ترمذی شریف ص ۴۹ ج ۲ باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال اور کتاب جائزہ الشعوذی شرح سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

(ب)...... حضرت نواسؓ بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے:

''مسیح دجال کو تلاش کریں گے۔ اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔'' (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۳۰۶، ترمذی ص ۴۸ ج ۲ باب ماجاء فی فتنہ الدجال)

نوٹ نمبر ۱: ''لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔'' (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، جائزہ الشعوذی ج ۲ ص ۱۱۰ رفع الحاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۲۸، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۸۷، ۱۸۸ اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۵۱ مظاہر حق ج ۴ ص ۳۵۷، مجمع البحار ج ۴ ص ۴۹۰ (طبع مدینہ ۱۹۹۴) قاموس ج ۱ ص ۳۴۸ تاج العروس ج ۲ ص ۴۹۳، منتہی الارب ج ۴ ص ۸۰، لسان العرب ج ۴ ص ۳۹۶)

نوٹ نمبر ۲: ''حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

دلیل نمبر ۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا۔ یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ (ملک) شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۵ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکرالدجال، فصل اول مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۰۴، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۵۷، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۶۲)

دلیل نمبر ۳ : حضرت علیؓ سے ایک روایت ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے

"یقتله الله تعالیٰ بالشام علیٰ عقبة یقال عقبة افیق ثلاث ساعات یمضین من النهار علی یدی عیسیٰ ابن مریم"
(کنزالعمال ج ۷ ص ۲۶۷)

﴿اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔(عسل مصفیٰ حصہ دوم ص ۶۷)﴾

دلیل نمبر ۴ :" عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول الله ﷺ وذکر الهند یغذو الهند بکم جیش یفتح الله علیه حتیٰ یاتوا بملوکهم مغللین بالسلاسل یغفرالله ذنوبهم فینصرون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بن باالشام ۰نعیم بن حماد"
(کنزالعمال ج ۷ ص ۲۶۷کتاب حج الکرامہ ص ۳۴۳)

دلیل نمبر ۵ :"حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا سلیمان بن داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحییٰ بن ابی کثیر قال حدثنی الحضر می بن لاحق ان ذکو ان اباصالح اخبره ان عائشةؓ اخبرته قالت دخل علی رسول الله ﷺ وانا ابکی فقال لی مایبکیك قلت یارسول الله ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول الله ﷺ ان یخرج الدجال وانا حی کفیتکموه وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعور انه یخرج فی یهودیة اصبهان حتی یاتی المدینة ینزل ناحیتها ولها یومئذ سبعة ابواب علیٰ کل نقب منها ملکان فیخرج الیه شرار اهلها حتی الشام مدینة بفلسطین بباب لد قال

ابوداؤد مرة حتی یاتی بفلسطین باب لد فینزل عیسیٰ علیه السلام فیقتله ثم یمکث عیسیٰ علیه السلام فی الارض اربعین سنة اماما عدلا وحکما مقسطا" (مسند احمد مطبوعہ بیروت ج ٦ ص ٧٥)

﴿مختصر ترجمہ : دجال مدینے سے شام میں چلا جائے گا وہاں حضرت عیسیٰ اتریں گے تو اس کو قتل کر ڈالیں گے .... الخ﴾

دلیل نمبر ٦ : حضرت ابو امامۃ الباہلیؓ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے :

"عرب میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسیٰ صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ آگے ہو کر نماز پڑھادیں لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے۔ پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاوے گا جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ فرمادیں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔" (سنن ابن ماجہ ص ٢٩٨،٢٩٩ باب فتنہ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج ماجوج اور رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ٣٣٨)

نوٹ :اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی میسحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷ : حضرت قتادہؒ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ نازل ہو گا اور اس جگہ اللہ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (ابن جریر ج ۷ اص ۳۱)

عرض حبیب

(۱)...... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہو گا۔

(۲)...... پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا دوبارہ تشریف لا کر یہود اور دجال کو قتل کریں گے۔

(۳)...... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ)

(۴)...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ اب آن کر شادی کریں گے۔

(۵)...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی۔ اب اولاد ہو گی۔

(۶)...... پہلی بار حکومت وسلطنت نہ کی تھی۔ اب حکومت کریں گے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)

(۷)...... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت ﷺ کے دین پر ہوں گے۔

(۸)...... دین اسلام پھیلائیں گے۔

(۹)...... پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹادیں گے

(۱۰)...... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم و مسند احمد)

(۱۱)...... حضرت ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انجام الاذکیا ص ۴، ۵، حج الکرامہ ص ۴۲۹)

(۱۲)...... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

(الف)...... سورہ آل عمران کی آیت مقدسہ: "ان مثل عیسیٰ عنداللّٰه کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون" میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم سے پیش کی گئی ہے۔ یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں۔

اس آیت میں کسی "مثیل مسیح" کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب)...... سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ص ۵۲ ج ۲ اور کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ اور حج الکرامہ ص ۲۴۳ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے اس کے الفاظ: " فیجدون ابن مریم بالشام" صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم ملک شام میں ہوں گے۔

(ج)...... شہر لندن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د)...... حضرت ابو بکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی

جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا۔ مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشیاء کے مغرب میں ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص ۷۷۴ باب العلامات بین یدی الساعة وذکرالدجال)

(ہ)...... کتاب ''جواہر الاسرار'' حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے ''کامل'' میں یہ روایت لکھی ہے :

''یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرعة''

مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا۔ دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰، ۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج ۱ ص ۱۶۴، ۱۶۵، حج الکرامہ ص ۳۵۸ پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ ''کرعه'' لکھا ہے۔ لفظ قده 'کده' کدیه ' کدعه' صحیح نہیں ہے۔ بلکہ لفظ ''کرعه'' ہے۔ (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص ۲۳)

باب ششم

حضرت مسیح ناصری کا مہد میں کلام کرنا

آیات قرآنی :

(۱)...... ''اذقالت الملئکة یٰمریم ان اللّٰه یبشرك بكلمة منه اسمه المسیح عیسى ابن مریم وجیهاً فی الدنیا والآخرة ومن المقربین ویكلم الناس فی المهد وكهلا ومن الصٰلحین''

(سورۃ آل عمران آیت ۴۵، ۴۶)

﴿جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا اور دنیا اور آخرت

میں آبرو والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے اور لوگوں سے باتیں کرے گا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔

(۲)......"اذقال اللّٰه یاعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیك وعلیٰ والدتك اذ ایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المهدوکهلا"

(سورۃ المائدہ آیت ۱۱۰)

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جس وقت کہ میں نے تیری روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ مدد کی تھی اور تو باتیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں۔

(۳)......"فأتت به قومها تحمله قالوا یامریم لقدجئت شیئاً فریا یا خت ہارون ماکان ابوك امرء سوء وماکانت امك بغیا فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا قال انی عبد اللّٰه......الخ"

(سورۃ مریم آیت ۲۷ تا ۳۰)

پس حضرت مریم صدیقہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی لوگوں نے کہا اے مریم! تو ایک عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار نہ تھی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف حضرت مریم نے اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم اس سے کیونکر کلام کریں جو مہد میں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں خدا مجھے کتاب عطا فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا۔ اور کرے گا مجھ کو برکت والا جہاں میں ہوں اور مجھ کو حکم کرے گا نماز کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک۔ اور مجھ کو سرکش بدبخت نہ کرے گا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔

حدیث رسول ﷺ :"عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لم یتکلم فی المھد الاثلاثة عیسیٰ وکان فی بنی اسرائیل رجل یقال له جریج (الی آخر)"(صحیح بخاری شریف باب الذکر فی الکتاب مریم کتاب الانبیاء ج اول ص ۴۸۸' ۴۸۹' فتح الباری ج ۶ ص ۴۴۴' ۳۴۸' ۳۴۸ عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۴۲ ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۱' ۴۱۲' کتاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ص ۲۵۴' ۲۵۵)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین بچوں کے سوا کسی نے ماں کی گود میں شیر خوارگی کی حالت میں کلام نہیں کیا۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو لوگ جریج کہتے ہیں۔ ایک دفعہ جریج نماز پڑھتا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے جریج کو بلایا۔ جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا۔ اس کی ماں ناراض ہوئی اور اس نے بددعا کی کہ الٰہی اس کو مت ماریو جب تک کہ اس کو بدکار عورتوں کا منہ نہ دکھالیجئو۔ اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا۔ سو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا۔ اس کے بعد وہ عورت ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی۔ سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا۔ سو وہ لڑکا جنی۔ کسی نے اس کو کہا کہ یہ لڑکا کس کے نطفے سے ہے۔ اس نے کہا جریج کے نطفے سے۔ لوگ اس کے پاس آئے۔ اس کے عبادت خانے کو توڑ ڈالا۔ اور اس کو عبادت خانے سے اتار ڈالا اور برا کہا اس پر جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے ؟۔ لڑکے نے کہا فلاں ریوڑ چرانے والا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں۔ جریج نے جواب دیا نہیں مگر مٹی کا۔ اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک مرد ادھر سے گزرا سنہری پوشاک والا۔ سو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر

کردیجئو۔ تو لڑکے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا سو کہا الٰہی مجھ کو ایسا نہ کیجیئو۔ پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھک کر پھر دودھ پینے لگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا گویا میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف کہ اپنی انگلی مبارک چوستے تھے۔ پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے تو اس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیئو۔ تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا۔ سو کہا الٰہی مجھ کو ایسا ہی کیجیئو تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا؟ تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے چوری کی اور حالانکہ اس نے حرام کاری اور چوری نہیں کی تھی۔ ﴾

نوٹ :ایک دوسری روایت میں چار بچوں کے ماں کی گود میں کلام کرنے کا ذکر ہے۔ تین یہ جو اوپر ذکر ہوئے۔ چوتھے جس نے یوسف علیہ السلام کی برات پر گواہی دی۔ (مرتب)

تفسیر از ابن عباسؓ

"عن ابن جریج قال قال ابن عباسؓ (ویکلم الناس فی المھد) قال مضجع الصبی فی رضاعہ" (تفسیر ابن جریر طبری ج ۳ ص ۲۷۱، درمنثور ج ۲ ص ۲۵)

نوٹ :"واماالمھدفانہ یعنی بہ مضجع الصبی فی رضاعہ"

(حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان ج ۳ ص ۲۷۱)

تحریر مرزا قادیانی

"اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا کے) لڑکے نے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔"

(تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ص ۲۱۷ ج ۱۵)

محمد علی لاہوری کا مذہب

"فاتت به قومها تحمله "لازماً حضرت عیسیٰ کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہ تھے بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے اور سوار ہو کر داخل ہونا کسی خاص غرض سے تھا جیسا کہ انجیل میں ہے۔" (بیان القرآن ص ۸۵۷ سورہ مریم)

"حضرت عیسیٰ تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں۔ اس کے سوائے :"من كان في المهد" کے کچھ معنے نہیں بنتے۔"

(بیان القرآن ص ۸۵۸ سورہ مریم)

"یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد کا۔"

(بیان القرآن ص ۸۵۸ سورہ مریم)

سر سید احمد خان کا عقیدہ

"قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا جب حضرت عیسیٰ نبی ہو چکے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ :"انی عبدالله آتانی الکتاب وجعلنی نبیا" تاریخ پر اور انجیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بارہ برس کی عمر تھی۔ (تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۱)

"غرض اس قدر تو جملہ علمائے مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ولادت کے زمانہ کے متصل واقع نہیں ہوا تھا اس کے بعد ہوا۔ کوئی مدت مابعد کے زمانہ کی چالیس دن اور کوئی قریب عمر مراہق یعنی بارہ برس کے قرار دیتا ہے اور ہم باستدلال قرآن مجید زمانہ نبوت قرار دیتے ہیں۔" (تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۰)

نوٹ : حضرت مسیح علیہ السلام کا والدہ کی گود میں بحالت صغر سنی باتیں کرنا قرآن وسنت سے ثابت ہے جیسا کہ آپ نے مطالعہ کیا۔ محمد علی لاہوری مرزائی اور سر سید نیچری کا عقیدہ اسلام اور اہل اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔(مرتب)

باب ہفتم

شق القمر للمعجزہ سید البشر

شق القمر کے معجزہ پر مرزا قادیانی اور اس کی امت کے مختلف خیالات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

”اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر وكذبوا واتبعوا اهواء هم وكل امر مستقر“

(سورۃ القمر آیت ۱'۳)

﴿قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور مشرک و کافر جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا قوی جادو ہے اور مخالفوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔﴾

اقوال مرزا قادیانی

(۱)......” له خسف القمر المنير وان لى غسا القمر ان المشرقان اتنكر“ ﴿اس (آپ ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے (مرزا قادیانی) لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔﴾

(کتاب اعجاز احمدی ص ۷۱ 'خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

(۲)...... ”یہ آیت یعنی: ”وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر“ یہ آیت سورۃ قمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کافروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا۔ یہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔ قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں۔“

(کتاب نزول المسیح ص ۱۲۸، خزائن ص ۵۰۶ ج ۱۸)

(۳)...... ”کیا ممکن نہیں کہ اس میں حکیم مطلق نے انشقاق واتصال کی دونوں خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو اور ازلی ارادہ سے وہی وقت ظہور مقرر ہو جبکہ ایک نبی سے ایسا ہی معجزہ مانگا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں اور جو انشقاق قرب قیامت میں پیش آنے والا ہے اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو کیونکہ یہ بات محقق ہے کہ مقربین کی کشفی قوتیں اپنی شدت جدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتی ہیں اس کے نمونے ارباب مکاشفات کے قصوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلا دیا ہے باذن اللہ تعالیٰ۔“

(کتاب سرمہ چشم آریہ ص ۱۷۶، ۱۷۷، خزائن ص ۲۲۹، ۲۳۰ ج ۲)

نوٹ: معلوم ہونا چاہئے کہ ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے ؟۔ (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ص ۳۴۸ ج ۹ نمبر ۹)

(۴)...... ”اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں

بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔اس صورت میں شق کا لحاظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویاوہ پھٹ کر علیحدہ ہوجاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے۔" (کتاب چشمہ معرفت ص ۲۲۳'خزائن ص ۲۳۲ج ۲۳)

(۵)......"اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور (مرزا قادیانی) کیا فرماتے ہیں۔ فرمایاہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔"

(اخبار بدر قادیاں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء'ج ۷'نمبر ۲۰'۱۹'ص ۵ کالم ۳'ملفوظات ج ۱۰ص ۵۷ ۳)

(۶)......"اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف کا تھا۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی (قادیانی) نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا۔ کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں۔"

(اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء'ص ۱۳'اخبار بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء ص ۲۶'ملفوظات ص ۱۹۱ ج ۴)

مذہب مرزا محمود احمد قادیانی

سوال :"کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا؟ ۔ فرمایا اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹادی جائے گی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا اور کشف ایسے ہوسکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں۔ چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تاکہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصد گاہوں میں بیٹھے تھے وہ ضرور دیکھتے۔ لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔"

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۷ اجولائی ۱۹۲۲ء ص ۷ کالم ۳ ج ۱۰ نمبر ۵)

جواب

چاند گرہن نہیں بلکہ انشقاق قمر

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ :"اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔" (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

مرزا قادیانی کا یہ موقف کہ انشقاق قمر دراصل خسوف تھا۔ سو یہ صحیح نہیں ہے .... اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ہوا تھا۔ بلکہ فرقان حمید کی آیت مبارکہ اور صحیح حدیثوں سے آپ کے لئے چاند کے ٹکڑے ہونے کا نشان ظاہر ہونا ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

" یسئل ایان یوم القیامة فاذا برق البصر وخسف القمر " ﴿پوچھتا ہے کہ کب ہوگا قیامت کا دن پس جبکہ آنکھیں پتھرا جاویں گی اور چاند گرہن جاوے گا۔﴾ (سورۃ القیامہ آیت ۶، ۸)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القمر کے رکوع اول میں الفاظ :" اقتربت الساعة وانشق القمر " بیان فرمائے ہیں اور الفاظ :" اقتربت الساعة وخسف القمر " نہیں فرمائے۔

غرض ثابت ہوا کہ چاند گرہن اور چیز ہے اور چاند کا شق ہونا اور چیز ہے۔

لفظ شق کا استعمال

(۱)...... " اذا السماء انشقت " ﴿جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔﴾ (سورۃ الانشقاق آیت نمبر ۱)

(۲)......"ثم شققنا الارض شقا"﴿پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنا۔﴾ (سورۃ عبس آیت نمبر ۲۶)

(۳)......"وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار وان منها لما يشقق فيخرج منه الماء"﴿اور تحقیق بعض پتھروں میں سے وہ ہیں کہ پھٹ جاتی ہیں اس سے نہریں اور تحقیق بعض ان میں وہ ہیں کہ پھٹ جاتا ہے۔ پس اس میں سے پانی نکلتا ہے۔﴾ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۷۴)

شق القمر کشفی واقعہ نہیں تھا

سورہ القمر کی آیت مبارکہ: "اقتربت الساعة وانشق القمر" صاف ظاہر کر رہی ہے کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس آیت مبارکہ سے اور کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ایک کشف تھا۔ قرینہ صارفہ کے بغیر آیت کو ظاہر سے پھیرنا جائز نہیں ہے۔

پادری عمادالدین کا مغالطہ

پادری عمادالدین مشرک نے لکھا ہے:

"مفسروں نے لکھا ہے کہ اکثروں کے نزدیک شق القمر ہو گیا۔ مگر بعضوں کے نزدیک نہیں ہوا۔ چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے: وعن بعض الناس ان معناه ينشق يوم القيامة" یعنی بعض آدمیوں نے یوں کہا ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قیامت کو شق القمر ہوگا اور بیضاوی نے کہا: "وقيل معناه سينشق يوم القيامة" (تحقیق الایمان باب اول فصل اول ص ۳۲)

مسیحی کے مغالطے کا جواب

سورۃ القمر کی آیت مقدسہ بلحاظ الفاظ و معانی کے بالکل صاف اور واضح ہے

منکرین کو بجز اس کے کوئی موقع ہاتھ پاؤں مارنے کا نہیں ملا کہ انشق کو جو صیغہ ماضی ہے اور جس کا ترجمہ "پھٹ گیا" ہے۔ صیغہ مستقبل کے معنی میں لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں "پھٹ جائے گا" مگر اس کی تردید خود آیت شریفہ کے الفاظ کر رہے ہیں۔

اول لفظ اقتربت جو صیغہ ماضی ہے حقیقۃً ماضی کے معنوں میں ہے اگر صیغہ انشق کو مستقبل میں لیا جائے تو اقتربت کو بھی مستقبل کے معنی میں لینا چاہئیے ورنہ ترجمہ بالکل غلط ہو جائے گا کیونکہ اقتربت کو بصیغہ ماضی اور انشق کو بمعنی مستقبل لینے سے یہ مطلب حاصل ہوگا کہ قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ جائے گا۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ترجمہ بلاغت قرآن شریف کے بالکل منافی ہے اور اسلوب آیات قرآنیہ ہرگز اس کا مقتضی نہیں بلکہ اسلوب صحیح کے مطابق جو جابجا قرآن مجید کی آیات میں خصوصاً سورۃ تکویر اور سورۃ انفطار میں ملحوظ رکھا گیا ہے یوں چاہئیے تھا: " اذا اقتربت الساعة وانشق القمر" یعنی جب قیامت نزدیک آئے گی تو چاند پھٹ جائے گا۔ مگر یہ تو بالکل بے معنی بات ہے کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ جائے گا۔ کیونکہ قیامت کے نزدیک آنے کا تو حقیقۃً بزمانہ ماضی دعویٰ کیا گیا ہے اور چاند کے پھٹ جانے کا بزمانہ استقبال۔ ہاں اگر لفظ یوں ہوتے: " وقعت الساعة وانشق القمر" یعنی قیامت ہو گئی اور چاند پھٹ گیا تو بے شک یہ توجیہہ ہو سکتی تھی کہ چونکہ قیامت کا وقوع اور چاند کا پھٹنا ہر دو یقینی امر ہیں۔ اس لئے ہر دو کے وقوع کو جو بزمانہ استقبال ہوگا۔ صیغہ ماضی کے ساتھ تعبیر کر دیا ہے مگر لفظ اقتربت کی صورت میں وہ توجیہہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ گو ابھی قیامت نزدیک نہیں ہوئی اور آئندہ کبھی نزدیک ہو گی مگر اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے کہہ دیا گیا کہ نزدیک آئی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نزدیک آنے کی زمانہ مستقل میں خبر دینا بالکل فضول

امر ہے کیونکہ قرآن مجید میں باربار نفس قیامت کے وقوع کو بصیغہ ماضی ذکر کیا گیا ہے نہ اس کے نزدیک آجانے کے وقوع کو مثلاً: "اتٰی امرا ٗ فلا تستعجلوہ "یا:" اقترب للناس حسابھم "کیونکہ:" اقترب "بمعنی نزدیک آجانا تو بزمانہ مبارک نبوی واقع ہو چکا تھا۔ چنانچہ احادیث صحیحہ اس امر پر دال ہیں یہ بات ذرا غور طلب ہے کیونکہ وقوع کی خبر صیغہ ماضی کے ساتھ دینااور معنی مستقبل کے مرادرکھنا اور قرب وقوع کی خبر بصیغہ ماضی دینااور معنی مستقبل کے مرادلینا ہر دوایک امر نہیں۔ پہلی صورت جو آیت مذکورہ بالا میں موجود نہیں صحیح ہے اور عین بلاغت اور دوسری بالکل غلط اور منافی بلاغت جو بزعم منکرین یہاں موجود ہے۔ ذرا غور کرواور انصاف سے کام لو کہ آیا مقام تحذیر اور تہدید اس امر کا مقتضی ہے کہ منکرین کو یوں کہا جائے کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یا اس امر کا مقتضی ہے کہ انہیں یوں سنایا جائے کہ قیامت قریب آجاوے گی اور چاند پھٹ جاوے گا؟۔ اس پچھلی لغو اور بے معنی تقریر کو تو کوئی وہی شخص مانے گا کہ جس کا دماغ قانون قدرت نے مختل کرر کھا ہو۔ ورنہ عقل وہوش کا آدمی توایسی بے سروپابات منہ سے نہ نکالے گا۔

ثانیاً سورۃ القمر کے الفاظ :" وان یروآیۃ یعرضوا ویقولوا سحرمستمر "منکر کی کسی کٹ حجتی کو چلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف صاف اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ منکرین نے کسی خرق عادت کو دیکھا ہے اور ضد اور ہٹ سے اس کو سحر سے تعبیر کر دیا۔ تعجب ہے کہ منکرین ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ انہیں ان الفاظ پر مطلقاً توجہ نہیں۔ کیونکہ اگر بزعم منکر یہ تسلیم کیا جاوے کہ قرب قیامت میں بزمانہ مستقبل چاند پھٹے گا تو اسے سحر کہنے کا کیا مطلب ہے؟۔

(از رسالہ صوفی بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء ص ۲۴،۲۵)

احادیث صحیحہ

صحیح بخاری شریف ج۲ص۷۲۱-۷۲۲، کتاب التفسیر باب قوله وانشق القمر، فتح الباری ص۷۴۔۴۵ج۸، ارشاد الساری ج۷ ص۳۶۴، ۳۶۵، عمدۃ القاری ج ص۱۸۴، اعظم التفاسیر ج۲ ص۲۶۹، پر ہے:

(۱)...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہی دو۔

(۲)...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا اور حالانکہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے سو ہو گیا چاند دو ٹکڑے۔ تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا گواہی دو گواہی دو۔

(۳)...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں۔

(۴)...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ شریف والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشانی دکھلا دیں۔ سو حضرت نبی کریم ﷺ نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا۔

(۵)...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔

نوٹ: تفسیر ابن جریر ج۱۱ص۸۶، ۸۸، ابن کثیر ص۱۲۶، ۱۳۰ ج۵، فتح البیان ج۹ ص۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، در منثور ج۶ ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، خصائص الکبریٰ ج۱ص۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، کتاب الشفاء ج۱ص۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، شرح الشفاء ج۱ص۵۸۶، ۵۸۹، مواہب اللدنیہ ج۱ص۳۵۶، ۳۵۷، شرح مواہب للزرقانی ص۱۰۶، ۱۱۴ج۵ میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان موجود ہے۔

مرزا قادیانی کا دوسرا عقیدہ

(الف)...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''اور اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اس کی تبلیغ ہوتی تھی اور صدہا اس کے حافظ تھے۔ مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

''اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر'' تو اس صورت میں اس کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت ﷺ کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا۔ تب ہی تو ان کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔''

(کتاب سرمہ چشم آریہ ص ۸۴، ۹۴، خزائن ص ۶۲ ج ۲)

(ب)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

'' قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ :'' اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ''یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے۔ جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت

دشمن تھے اور کفر پر مرے تھے۔اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے۔ ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔ تو اس حالت، میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں یہ عذرات بالکل فضول ہیں۔ معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو اور علاوہ اس کے علم ہیئت کی کسی نے ابتک حد بست کر لی ہے ؟۔"

(کتاب چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۴۱، ۴۲، خزائن ص ۴۱۱، ج ۲۳)

اعتراض

"خود شق القمر کے متعلقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قسم کا چاند گرہن تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چاند کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک نظر آتا تھا اور دوسرا غائب تھا۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ چاند گرہن تھا۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ اشوال ۱۳۴۰ھ ص ۶)

جواب

(صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۷۳۱، ۷۲۲ پر) روایت یوں آئی ہے: "عن ابن عباسؓ قال انشق القمر فی زمان النبی ﷺ" یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا۔

نوٹ :اس صحیح روایت سے صاف ظاہر ہے کہ چاند پھٹ گیا تھا۔

محمد علی ایم اے امیر جماعت مرزائیہ لاہور کا قول

محمد علی لاہوری نے لکھا ہے :

''ان تمام روایات سے جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ اس حد تک یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں انشقاق قمر دیکھا گیا۔ یعنی چاند کا پھٹنا دیکھا گیا...... ......لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے ایک طرف احادیث اس بارہ میں تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی اس پر دال ہیں کہ انشقاق قمر وقوع میں آیا۔'' (تفسیر بیان القرآن ص ۱۳۲۱ (سورۃ القمر)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء بمطابق ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے شروع میں تین استادوں سے علم حاصل کیا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک "براہین احمدیہ" نامی ضخیم کتاب لکھی۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، محدث، امام الزماں، مجدد، ملہم، مامور، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ ہونے کے تیس سے زیادہ دعاوی کیئے۔ آپ نے اپنی اکثر کتابوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر زیادہ زور دیا ہے اور دعویٰ مسیحیت کی بنیاد اسے ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں :

"یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ در حقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ در حقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۶۴ ج ۱۷)

اس وقت ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کراتا ہوں اور وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (مثلاً ایام الصلح، کشتی نوح، اعجاز احمدی، تذکرۃ الشہادتین، حقیقۃ الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مواہب الرحمن، کتاب البریہ، ست بچن، راز حقیقت، کشف الغطاء، تحفہ گولڑویہ، مسیح ہندوستان میں، الہدیٰ، تحفہ غزنویہ اور نور القرآن) میں لکھا ہے کہ :

"جو سری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ در حقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔

(راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۴)

اس عقیدے اور دعویٰ پر جو دلائل مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں ان کو نمبروار درج کر کے ساتھ ہی ان کا جواب لکھا جاتا ہے: "وماتوفیقی الا باللّٰہ علیه توکلت والیه انیب ."

قادیانی دلیل نمبر ۱

"خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاٰوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین" یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفے پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔" (کتاب کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ ص ۶۹، اعجاز احمدی ص ۱۹، تذکرۃ الشہادتین ص ۷، ۲، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، ۲۲۹، حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ ص ۲۳۲، رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۴۲۹، ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۴۳۶، ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء ص ۴۹۱، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۱۰، اخبار الحکم مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۱۵ء ص ۱، الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۸، الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۵، اخبار بدر مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ص ۵۶، الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴ کا خلاصہ مطلب، حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

قادیانی دلیل کی تردید

الزامی جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کیا لکھ دیا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے ایک مرید سید محمد السعید طرابلسی نے ان (مرزا قادیانی) کی طرف ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا:

"جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق

سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اور شلم بھی کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا اور پھر فتوح الامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں۔''

(اتمام الحجۃ ص ۲۱،۲۲ حاشیہ خزائن ص ۲۹۹،۳۰۰ ج ۸)

نوٹ نمبر ا...... : سید محمد سعید مرزائی کے خط سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی قبر شہر یروشلم کے بڑے گرجے میں ہے اور حضرت مسیح ناصری بیت اللحم نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا (حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲ حاشیہ پر) یہ لکھنا کہ : ''حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔'' سراسر غلط ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا۔ (کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۹، ۲۵۳) صحیح نہیں ہے۔

نوٹ نمبر ۲...... اس سے پیشتر مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ :

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ص ۳۵۳ ج ۳)

سو میں ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک قول درج کرتا ہوں :

''ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی بلاد شام میں قبر ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے اور ملک شام کی قبر زندہ در گور کا نمونہ تھا جس سے وہ نکل آئے۔''

(ست بچن حاشیہ ص ز' خزائن ص ۳۰۷ ج ۱۰)

تحقیقی جواب

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اکثر کتابوں میں اور ان کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش مرزائی نے کتاب ''عسل مصفیٰ'' قاضی ظہور الدین اکمل نے اپنی کتاب ''ظہور المسیح'' اور ''ظہور المہدی'' سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ نے رسالہ کشف الاسرار مولوی غلام رسول فاضل راجیکے نے رسالہ ''التنقید'' اور ان کے علاوہ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۹۰۳ء' ۱۹۰۴ء' ۱۹۰۶ء' ۱۹۰۷ء' ۱۹۲۵ء' اخبار الحکم' بدر' فاروق اور الفضل کے) متعدد پرچوں میں اس امر پر زور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دل کھول کر دلائل قویہ کے ساتھ قادیانی مذہب کا باطل ہونا لکھوں۔ اب قادیانی دلیل کی تردید کی جاتی ہے۔ ذرا غور سے سنئے :

(۲)...... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

'' وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین '' ﴿اور ہم نے حضرت ابن مریم علیہ السلام (یعنی مسیح علیہ السلام) اور اس کی ماں کو نشانی کیا۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین کی طرف پناہ دی جو رہنے کی جگہ تھی اور جہاں پانی جاری تھا۔﴾ (سورۃ المومنون آیت نمبر ۵۰)

(۳)...... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب (ماں) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔

ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ (موضح القرآن سورۃ مومنون آیت ۵۰)

(۴)...... "عیسیٰ بن مریم ولادت اوبعد مضی سه صدوسه سال از سکندراست وقتل یحییٰ قبل از رفع اوبه سه سال شد ونصاریٰ یحییٰ رایوحنا 'نا مندوقصئه ولادت عیسیٰ منصوص قرآن است ووے روح وکلمه وعبدخدا است ونبی مرسل صاحب انجیل است ومریم عیسیٰ را اول بمصر برو وبعد دواز ده سال بشام آورد درقریه ناصره نزول کرد وبها سمیت النصاریٰ چوں عیسیٰ دریں جا'سی ساله شد اور اوحی آمدن گرفت"

(کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ (مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شاہجہانی بھوپال) ص ۲۹)

(۵)...... حضرت امام ابو جعفرؒ محمد بن جریر طبری کی کتاب (تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۲۰، ۲۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶، عماد الدین ابو الفداء کی تاریخ ج ۱ ص ۳۵، تاریخ ابن خلدون ج ۲ ص ۱۴۶) پر بھی حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے ہمراہ ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کی طرف جانا اور پھر وہاں سے واپس آکر شہر ناصرہ میں قیام پذیر ہونا لکھا ہے۔

(۶)...... "اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کے ایک قصبہ بیت اللحم نامی میں پیدا ہوئے تھے۔"

(اتمام الحجۃ ص ۱۹، ۲۰، ۲۱، حاشیہ خزائن ص ۲۹۹ ج ۸، رسالہ التنقید ص ۴۲، ۴۳)

آپ کی پیدائش کے وقت ہیرودیس ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا وہ حضرت مسیح کے قتل کرنے کے درپے ہوا۔ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت مسیح

علیہ السلام ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کو چلے گئے۔ وہاں بارہ سال تک رہے بادشاہ ہیر ودیس کے مرنے کے بعد دونوں اپنے وطن واپس آئے چونکہ ان دنوں یروشلم وغیرہ پر ہیر ودیس کے بیٹے ارخلاوس کی حکومت تھی۔ اس لئے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ دونوں صوبہ یہودیہ میں کوہ کارمل کے ایک فرحت افزا مقام "ناصرہ" نامی کی طرف تشریف لے گئے وہاں اٹھارہ سال تک رہے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ص ۲۶ ج ۱)

حضرت مسیح تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے۔ (عسل مصفیٰ حصہ اول ص ۵۰۷) اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح ناصری بھی کہتے ہیں۔

(۷)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"انجیل متی میں لکھا ہے کہ خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کے کہا۔ اٹھ اس لڑکے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں ٹھہرا رہ۔ کیونکہ ہیر ودیس اس لڑکے کو ڈھونڈے گا کہ مار ڈالے۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱۴، مسیح ہندوستان میں ص ۲۱، خزائن ص ۲۳ ج ۱۵)

(۸)...... "گلیل کے علاقہ میں ایک شہر ناصرہ نام تھا۔ جو دراصل ایک پہاڑی پر بستا تھا۔ لوقا ۴ / ۲۹ اس جگہ کو مریم مقدسہ نے مصر سے واپس آکر اپنا جائے قرار بنایا تھا۔ ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اس لئے ہوا کہ یہ لفظ نصر سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں چھوٹا پودا۔ چنانچہ یسعیاہ ۱۱ / ۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔ چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت تک اس بستی میں رہے تھے۔ اس لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہولایا۔ (یوحنا ۱، ۴۰)"

(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۱۶ء ص ۲۹۲)

قادیانی دلیل نمبر ۲

(۱)......مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھادیں یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسی کوس یعنی ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور چترال کی راہ سے سو کوس کا فاصلہ ہے لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راہ اختیار کیا تا اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیض یاب ہو جائیں اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے اس لئے کشمیر میں آکر بآسانی تبت میں جاسکتے تھے اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں۔ ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہو گی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔"

(مسیح ہندوستان میں ص ۶۷، ۶۸، خزائن ص ۶۹، ۷۰ ج ۱۵)

(۲)...... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیشگوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے اور اس کے بقائے عمر کی جو بات ہے سو کون سفر کر کے جائے گا۔ کیونکہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریروں کے درمیان اس کی قبر پر' وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں' جبکہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہو گا۔ اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔" (یعنی صلیب پر بے ہوشی پر' وہ پوری عمر پائے گا۔)

(کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۳' ۲۱۴' خزائن ص ۳۱۴' ۳۱۵' ج ۱۷)

(۲الف)...... "اس آیت کا مطلب ہے کہ صلیب سے اتار کر مسیح کو سزا یافتہ مردوں کی طرح قبر میں رکھا جائے گا مگر چونکہ وہ حقیقی طور پر مردہ نہیں ہو گا اس لئے اس قبر میں سے نکل آئے گا اور آخر عزیز اور صاحب شرف لوگوں میں اس کی قبر ہو گی اور یہی بات ظہور میں آئی۔ کیونکہ سری نگر محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس موقعہ پر قبر ہے۔ جہاں بعض سادات کرام اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۳ حاشیہ خزائن ص ۳۱۴ ج ۱۷)

(۳)...... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے:

"بست و یکم۔ اکیسواں۔ یہ کہ مسیح صاحب اولاد ہو گا۔ جس کی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے۔ جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا تو وہ بچ جائے گا اور صاحب اولاد ہو گا اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہائیت سخت تکلیف دیکھے گا۔ دیکھو کتاب یسعیاہ باب ۵۳ درس ۱۰ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی لغزش کی وجہ سے مسیح پر ایک جانکاہ دکھ آئے گا۔ بہ منطوق آیت: " مااصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم " مگر وہ بفضل خدا اس مصیبت سے بچ جائے گا اور اس کی عمر دراز ہو گی۔

بست و دوم۔ یسعیاہ باب ۵۱ ورس ۱۵ میں ہے جھکایا ہوا' بند ہوا' کہاں سے آزاد کیا جائے گا وہ غار میں نہ مرے گا اور اس کی روٹی کم نہ ہو گی۔ چنانچہ احادیث ذیل سے ظاہر ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا۔ چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسیٰ خیل قوم موجود ہے۔

(کتاب عسل مصفے (طبع ثانی) حصہ اول ص ۴۵۱'۴۵۲)

قادیانی دلیل کی تردید

(الف)...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (مسیح ہندوستان میں ص ۶۸' خزائن ص ۷۰ ج ۱۵) میں یہ تو لکھ دیا کہ : ''اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں۔'' مگر یہ نہ بتایا کہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں۔ ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور کہاں ہوئے ہیں ؟۔ خالی زبانی باتیں کون مان سکتا ہے۔ ذرا ان پرانی تاریخوں کی اصلی عبارتیں تو نقل کر دیتے جو بتلاتی ہیں کہ (بقول آپ کے) حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا۔

(ب)...... مرزا قادیانی کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے : ''سیر کیا ہو گا' گئے ہوں گے' ٹھہرے ہوں گے' کوچ کیا ہو گا' کرلی ہو گی' رہے ہوں گے۔'' واہ صاحب واہ! کیسے زبردست دلائل مرزا قادیانی پیش کر رہے ہیں۔ ساتھ یہ بھی ملاحظہ ہو کہ : ''اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ہی کی اولاد ہوں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۴' خزائن ص ۳۱۵ ج ۱۷) قربان جایئے ایسے استدلال پر۔ افغانوں میں تو محمد زئی' عمر زئی اور یوسف زئی قومیں بھی تو ہیں۔ واضح ہو کہ : ''ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔'' (دیکھو رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ج ۹ ص ۳۴۸)

(ج)...... واضح ہو کہ پرانے عہد نامے میں سے یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا

باب ۵۳ حضرت مسیح ناصری کے حق میں نہیں ہے جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف "عسل مصفٰی" نے لکھا ہے بلکہ گر بغور دیکھا جائے تو سارا باب ۵۳ یسعیاہ کی کتاب کا سیدنا محمد ﷺ کے حق میں ہے۔(دیکھو رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء ص ۲۰) آج سے کئی سال پیشتر جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور نے اپنی مشہور و معروف کتاب (میزان المیزان درجواب میزان الحق ص ۱۷،۱۸) پر دلائل سے ثابت کیا تھا کہ یسعیاہ ۵۳ باب میں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہ حضرت پیغمبر اسلام ﷺ کے حق میں ایک پیشگوئی ہے۔

(د)...... حضرت مسیح نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی۔ اب ذیل میں خود مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ کوئی بیوی تھی اور نہ آپ کی کوئی اولاد تھی۔

(۱)...... "اور کوئی اس (یعنی مسیح) کی بیوی بھی نہیں تھی۔"

(ریویوج ۱ نمبر ۳ ص ۱۲۴)

(۲)...... "اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔" (تریاق القلوب ص ۹۹ حاشیہ، خزائن ص ۲۶۳ ج ۱۵)

(۳)...... "سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔" (الفضل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء ص ۶)

(۴)...... "کیا مریم کا بیٹا مسیح جس کا کوئی باپ نہ تھا نہ بیوی اور نہ بچہ تھا۔ اس دنیا کے ایک عام آدمی کے لئے کامل نمونہ ہو سکتا ہے۔" (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۳۱)

(۵)...... "یہ وہی بات ہے جو ہم رسول اللہ ﷺ کی شان میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ پھر کس طرح معلوم ہو کہ وہ اپنی

بیوی بچوں سے اچھا سلوک کر سکتے تھے۔" (الفضل ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۲۸ء نمبر ۹۴)

(۶)...... "عام خیال حضرت مسیح کے متعلق یہی تھا کہ انہوں نے نکاح نہیں کیا۔"

(ریویوج ۴ نمبر ۶ ص ۲۷۳)

(۷)...... "دیکھو مسیح نے ایک بھی بیوی نہیں کی۔"

(۸)...... "یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے۔"

(اخبار بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۴)

(۹)...... "حضرت عیسیٰ بلاباپ تھے۔ صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں۔ غالباً نہ تھے۔"

(الفضل مورخہ ۷ اجولائی ۱۹۱۷ء ص ۵)

(۱۰)...... "اگر کوئی عیسائی شادی کرے اور حضرت عیسیٰ سے پوچھے کہ حضرت میں نے شادی کی ہے۔ بیوی بچوں سے کیا سلوک کروں تو وہ کیا جواب دے سکتے ہیں۔ جبکہ خود انہوں نے شادی نہیں کی۔" (الفضل مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء ص ۴)

(۱۱)...... "مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص ہے وجہ یہ کہ انبیاء اور مرسلین دوسروں کے لئے نمونہ بن کر آتے ہیں۔"

(تشحیذ الاذہان ج ۱۶ نمبر ۱۱ ص ۴)

(۱۲)...... حضرت مسیح نے نہ صرف تجرد کو تاہل پر ترجیح دی بلکہ اسے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے اور خود بھی انہوں نے شادی نہیں کی۔"

(الفضل مورخہ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۵۲)

(۱۳)...... "اصیل مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی۔"

(اعلام الناس حصہ اص ۵۹)

(۱۴)...... "دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پی لیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے (یعنی زمین پر ہی بلابستر کے لیٹ رہتے) پھر کہتے کہ نہ تو

میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا کوئی غم ہو۔" (عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۱۹۱' ۵۸۳ مصنفہ خدا بخش مرزائی بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۷۱)

نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نہ شادی کی اور نہ ان کی کوئی بیوی تھی اور کتاب (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ 'درمنثور ج ۲ ص ۲۹' حیات القلوب ص ۶۱ ۳ ج ۱' تاریخ روضۃ الصفا ج ۱ ص ۱۳۲) کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ پس افغانوں کی قوم عیسیٰ خیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد قرار دینا سراسر غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۳

(الف)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

(۱)...... "حال ہی میں جو روسی سیاح نے ایک انجیل لکھی ہے جس کو لندن سے میں نے منگوایا ہے وہ بھی اس رائے میں ہم سے متفق ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں آئے تھے۔" (ملخص راز حقیقت ص ۷ احاشیہ 'خزائن ص ۱۶۱ ج ۱۴)

(۲)...... "تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پاکر ضرور ہندوستان کا سفر اختیار کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اس واقعہ کی تائید وہ انجیل بھی کرتی ہے جو حال ہی میں تبت سے برآمد ہوئی ہے یہ انجیل بڑی کوشش سے لندن سے ملی ہے۔ ہمارے مخلص دوست شیخ رحمت اللہ تاجر قریباً تین ماہ تک لندن میں رہے اور اس انجیل کو تلاش کرتے رہے۔ آخر ایک جگہ سے میسر آگئی۔ یہ انجیل بدھ مذہب کی ایک پرانی کتاب کا گویا ایک حصہ ہے۔ بدھ مذہب کی کتابوں سے

یہ شہادت ملتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک ہند میں آئے۔"

(راز حقیقت ص ۹ حاشیہ 'خزائن ص ۱۶۱ ج ۱۴)

(۳)...... "حال میں ایک انجیل تبت سے دفن کی ہوئی نکلی ہے جیسا کہ وہ شائع بھی ہو چکی ہے۔بلکہ حضرت مسیح کے کشمیر میں آنے کا یہ ایک دوسرا قرینہ ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس انجیل کا لکھنے والا بھی بعض واقعات کے لکھنے میں غلطی کرتا ہو۔ جیسا کہ پہلی چار انجیلیں بھی غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں مگر ہمیں اس نادر اور عجیب ثبوت سے لکلی منہ نہیں پھیرنا چاہیئے 'جو بہت سی غلطیوں کو صاف کر کے دنیا کو صحیح سوانح کا چہرہ دکھلاتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب" (ست بچن ص ۱۶۴ حاشیہ 'خزائن ص ۳۰۷ ج ۱۰)

(۴)......"حال میں جو تبت سے ایک انجیل کسی غار میں سے بر آمد ہوئی ہے جس کو ایک روسی فاضل نے کمال جدو جہد سے چھپوا کر شائع کر دیا ہے۔ جس کے شائع کرنے سے پادری صاحبان بہت ناراض پائے جاتے ہیں یہ واقعہ بھی کشمیر کی قبر کے واقعہ پر ایک گواہ ہے۔" (ایام الصلح ص ۱۱۸ حاشیہ 'خزائن ص ۳۵۶ ج ۱۴)

(۵)......"اور پھر دوسرا ماخذ اس تحقیق کا مختلف قوموں کی وہ تاریخی کتابیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان اور تبت اور کشمیر میں آئے تھے اور حال میں جو ایک روسی سیاح نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس ملک میں آنا ثابت کیا ہے وہ کتاب میں نے بھی دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔"

(کشف الغطاء ص ۲۵ 'خزائن ص ۲۱۱ ج ۱۴)

(ب)...... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

(۱)......"ناٹووچ روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھ کر شائع کی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۳۶ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے تبت و کشمیر و ہندوستان آئے تھے۔"

(کتاب عسل مصفے حصہ اول ص ۵۸۵' نیز دیکھو رسالہ احمدی بابت ۱۹۱۹ء ص ۲۵)

(۲)...... "ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ ہندوستان کے برہموں سے بھی مسیح علیہ السلام کے مباحثے ہوئے اور جب نیپال میں تھے تو اس وقت ان کی عمر ۳۶ برس کی تھی۔" (عسل مصفے حصہ اول ص ۱۹۲' ۱۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا غلام احمد قادیانی کا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ :

(۱)...... حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

(۲)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں ملک شام میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔

(۳)...... حضرت ابن مریم صلیب پر نہ مرے تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

(۴)...... حضرت یسوع مسیح کے زخموں پر مرہم عیسےٰ سے علاج کیا گیا۔

(۵)...... حضرت مسیح ابن مریم نے اس واقعہ صلیب کے بعد ملک شام سے ہجرت کی۔

(۶)...... آپ ملک عراق' ایران' افغانستان' پنجاب' ہندوستان' تبت وغیرہ کی طرف صلیبی واقعہ کے بعد تشریف لائے۔

(۷)...... بعد ازیں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملک کشمیر میں وفات پائی۔

(۸)...... آپ کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔

یہ ہے مرزا قادیانی کا مذہب۔ اب روسی سیاح مسٹر نکوس نوڈوچ کی سنو۔ اس

میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر نکوس نوٹووچ روسی سیاح نے "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" بودھوں مٹھ واقع مقام لیہ دارالخلافہ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں شائع کئے تھے۔ اس کا ترجمہ اردو زبان میں لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں ۱۸۹۹ء میں یہ اردو ترجمہ چھپا تھا۔ مسٹر ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کے یہ حالات ۱۸۸۷ء میں بودھوں کے مٹھ واقعہ مقام لیہ کے بدھ لامہ نے مجھے بتلائے تھے۔ اب ذیل میں اس کتاب "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

اس کتاب میں ۱۴ اباب ہیں۔ باب اول شامی تجار کی زبانی مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ اس کے بعد یوں لکھا ہے:

باب چہارم

(۸)...... یہ خدائی بچہ جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا وعظ کرنے لگا۔

(۹)...... چاروں طرف سے لوگ اس کا وعظ سننے آیا کرتے اور اس بچہ کے وعظ کو سن کر حیران ہوا کرتے۔ قوم اسرائیل کے تمام لوگ اس بات میں متفق الرائے تھے کہ روح ابدی اس بچہ میں موجود ہے۔

(۱۰)...... جب عیسیٰ تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے۔

(۱۱)...... تو دولت مند اور امیر لوگ عیسیٰ کے والدین کی جائے سکونت میں

جہاں وہ اپنے گذارہ کے لئے بیوپار کرتے تھے۔ آکر جمع ہونے لگے تاکہ وہ نوجوان عیسیٰ کوجو قادر مطلق خدا کے نام کا وعظ کرنے میں مشہور ہو چکا تھا اپناو امداد دیں۔

(۱۲)...... یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسیٰ چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا۔ اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا۔

(۱۳)...... تاکہ وہ تعلیم الہٰی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیو کے قوانین کا مطالعہ کرے۔ (ص ۱۴۱، ۱۴۰ یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

باب پنجم

(۱)...... نوجوان عیسیٰ جس کو خدا نے برکت دی تھی۔ چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور الیشور کی پیاری سرزمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

(۲)...... اس عجوبہ بچہ کی شہرت سارے شمالی ہند میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں سے گذرا تو جین دیو کے پیروؤں نے اس سے درخواست دی کہ وہ ان کے پاس رہے۔

(۳)...... لیکن وہ جین کے گمراہ پوجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقع ملک اڑیسہ کو چلا گیا۔ جہاں ویاس کرشن کے پھول (استخوان) مدفون تھے یہاں کے برہموں نے اس کا بہت آدر ستکار کیا۔

(۴)...... برہموں نے عیسیٰ کو وید پڑھائے اور ان کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعے شفا بخشنا، لوگوں کو وید اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا اور آدمیوں سے بھوت، پریت نکال کر ان کو تندرست کرنا سکھلایا۔

(۵)...... جگن ناتھ راجگڑھ بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں وہ چھ برس رہا۔ (ص ۱۴۱)

باب ششم

(۱)......برہموں اور کشتریوں نے عیسیٰ کے ان اپدیشوں کو جو وہ شودروں کو دیا کرتا تھا سن کر عیسیٰ کے قتل کی ٹھانی۔ چنانچہ انہوں نے اس مطلب کے لئے اپنے نوکروں کو نوجوان پیغمبر کی تلاش میں بھیجا۔

(۲)...... مگر عیسیٰ کو شودروں نے اس منصوبے سے مطلع کر دیا تھا۔ پس وہ رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیروؤں کو کوہستانی ملک میں جہاں کہ ساکی منی بدھ دیو پیدا ہوئے تھے اور جہاں کہ لوگ آپ کو مانتے تھے جا بسا اور ان لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔ (ص ۴۴)

(۳)...... میں کمالیت حاصل کر کے مصنف مزاج عیسیٰ سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔

(۴)...... چھ برس کے بعد عیسیٰ نے جس کو بدھ دیو نے اپنے شاستر پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

(۵)......اس وقت عیسیٰ نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آنکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا وعظ کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔ (ص ۴۵)

باب ہشتم

(۱)...... عیسیٰ کے اپدیشوں کی شہرت گرد و نواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس کا اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ (ص ۴۸، ۴۹)

باب نہم

(۱)...... عیسیٰ جس کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔(ص ۵۱)

باب دہم

(۱)...... حضرت عیسیٰ اسرائیلیوں کا حوصلہ جو ناامیدی کے چاہ میں گرنے والے تھے خدا کے کلام سے مضبوط کرتا ہوا گاؤں بہ گاؤں پھرا اور ہزاروں آدمی اس کا اپدیش (یعنی وعظ) سننے کے لئے اس کے پیچھے ہو لئے۔

باب سیز دہم

(۱)...... حضرت عیسیٰ اس طرح تین برس تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور ہر شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا اور جو کچھ اس نے کہا وہی وقوع میں آیا۔(ص ۶۱)

باب چہار دہم

(۱)...... حاکم کے حکم سے سپاہیوں نے عیسیٰ اور ان دو چوروں کو پکڑ لیا اور ان کو پھانسی کی جگہ پر لے گئے اور ان صلیبوں پر جو زمین میں گاڑی گئی تھیں چڑھا دیا۔

(۲)...... عیسیٰ اور دو چوروں کے جسم دن بھر لٹکتے رہے جو ایک خوفناک نظارہ تھا اور سپاہیوں کا ان پر برابر پہرہ رہا۔ لوگ چاروں طرف کھڑے رہے۔ پھانسی یافتوں کے رشتہ دار دعا مانگتے رہے اور روتے رہے۔

(۳)...... آفتاب غروب ہونے کے وقت عیسیٰ کا دم نکلا اور اس نیک مرد کی روح جسم سے علیحدہ ہو کر خدا میں جا ملی۔(ص ۶۵)

نوٹ : اخبار (الفضل قادیان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء ص ۸) پر مذکورہ بالا کتاب کا خلاصہ مطلب یوں لکھا ہے :

''اس کتاب میں چودہ باب ہیں۔باب اول شامی تجار کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ وجلال کے واقعات۔باب چہارم مسیح کی پیدائش۔باب پنجم مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔باب ششم برہمنوں کی مسیح پر خفگی۔باب ہفتم بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور برہمنوں سے مباحثات مذہبی۔باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔باب یازدہم یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جوابدہی کے لئے مجبور کرنا۔باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔باب سیزدہم تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات۔باب چہاردہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کا صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔نہ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر نہ آسمان پر جانے کا ذکر۔''

بھلا انصاف سے بتاؤ کہ مرزا قادیانی کے مذہب وعقیدہ کو اس سے کیا تعلق ہے۔مرزا قادیانی کا مذہب تو یہ ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد یعنی ۳۳ سال کے بعد مسیح نے مشرقی ملکوں کی سیاحت کی مگر اس افسانہ میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ سے بیس سال پہلے عیسیٰ ہندوستان وغیرہ میں آیا۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ :

''یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے ہندوستان کی طرف آئے تھے۔'' (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۳۔خزائن ص ۵ ج ۱۵)

قادیانی دلیل نمبر ۴

مرزا قادیانی اور اس کی کذب بیانی

شہزادہ یوز آسف کے حالات

کتاب اکمال الدین کے حوالے : واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعض کتابوں مثلاً کتاب البریۃ، راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست بچن، کشف الغطا، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مسیح ہندوستان میں، حقیقت الوحی، تحفہ قیصریہ، تذکرۃ الشہادتین، الہدیٰ، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، اعجاز احمدی وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ :

"جو سری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ در حقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

(راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۴)

اپنے اس دعوے کے ثبوت کے لئے مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے :

" وتواتر علیٰ لسان اهلها انه قبرنبی کان ابن ملك وكان من بنی اسرائيل وكان اسمه يوزاسف فليسئلهم من يطلب الدليل واشتهر بين عامتهم ان اسمه الاصل عيسیٰ صاحب وكان من الانبياء وهاجر الیٰ كشمير فی زمان مضی عليه من نحو ۱۹۰۰ سنة واتفقوا علی هذه الانبياء بل عندهم كتب قديمة توجدفيها هذه القصص فی العربية والفارسية ومنها كتاب سمی اكمال الدين وكتب اخری كثيرة الشهرة..........ثم معذلك كان يوز اسف سمی كتاب الانجيل وماكان صاحب الانجيل الاعيسیٰ فخذ ماحصحص

من الحق واترك الا قاويل وان كنت تطلب التفصيل فاقرؤا كتاباً سمی باکمال الدين تجدفيه كلما تسكن الغليل"

(کتاب الہدیٰ ص ۱۰۹ 'خزائن ص ۳۶۱ ج ۱۸)

نوٹ: اس کتاب اکمال الدین کا حوالہ کتاب راز حقیقت ص ۱۸ 'اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۳ 'رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۹ 'اخبار الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۵ اور حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفے حصہ اول ص ۴۷ ۵ '۵۷ ۵ '۵۷۶ '۵۸۵ 'غلام رسول مرزائی آف راجیکی رسالہ التنقید ص ۲۵ '۲۶ '۲۷ 'سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ کی کتاب کشف الاسرار ص ۱۴ 'رسالہ دروس الصلیب ص ۳۷ '۳۸ 'رسالہ واقعات صلیب از اناجیل مروجہ ص ۲۸ '۲۹ 'رسالہ مباحثہ سارچور ص ۴۲ پر بھی دیا گیا ہے :

جواب : واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیبیۃ وکشف الخیرۃ کے مصنف شیخ السعید ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب ایران میں ناصر الدین شاہ ایرانی کے عہد میں چھپی ہے۔ تاریخ طبع ۱۳۰۱ھ ضخامت کتاب علاوہ تقریظات وغیرہ کے تین سو تراسی صفحہ ہے۔ (اخبار الفضل قادیان مورخہ یکم مئی ۱۹۱۷ء ص ۴)

میں نے اس کتاب کا عربی نسخہ چار دفعہ دیکھا ہے اور بڑے غور سے اس کے ص ۳۱۷ تا ۳۵۹ کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں اور ۲۹ مارچ ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ جناب مولوی سید علی حائری صاحب مجتہد اہل تشیع لاہور کے پاس یہ کتاب دیکھی تھی اور ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں جمعہ کے دن قادیان میں فضل الدین مرزائی وکیل کی مہربانی سے مجھے یہ کتاب ملی تھی۔ پھر ۱۹۳۱ء میں یہ کتاب دیکھی تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں نے اس کے بارے میں خدا کے بندوں کو بہت دھوکہ دیا ہے اور

جھوٹ بولا ہے۔ اب میں اسی کتاب "اکمال الدین" اور اس کے اردو ترجمے کتاب "شہزادہ یوز آسف اور حکیم بلوہر" مطبوعہ ۱۸۹۶ء مفید عام پریس آگرہ (جس کا حوالہ کتاب راز حقیقت ص ۲۰ پر بھی دیا گیا ہے) کے حوالے سے شہزادہ یوز آسف اور اس کے باپ کے حالات مختصر طور پر ذیل میں لکھتا ہوں: "وماتوفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب"

یوز آسف کے باپ کا حال

" ان ملكا من ملوك الهندكان كثير الجند واسع المملكة مهيبافى النفس مظفرا علىٰ الاعداء وكان مع ذالك عظيم النهمة فى شهوات الدينا ولذاتها وملاعيها موثر الهواه مطيعاله وكان اكرم الناس عليه وانصمهم له فى نفسه من ذين له وحسن لائه وأبغض الناس اليه واغشهم له فى نفسه من امره بغير ہاوترك أمره فيها وقد كان اصاب الملك فيها فى حداثة سنة وعنفوان شبابه"

(اکمال الدین ص ۳۱۷، ۳۱۸)

"اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے۔ بڑا رعب اس کا رعایا پر چھایا ہوا تھا اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر بھی اس کی طبیعت میں حرص بہت تھی۔ دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہشیں پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھتا تھا اور اس کا بڑا خیر خواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بدافعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے اور بڑا بد خواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے اور یہ بادشاہ ابتدائے جوانی اور کمسنی میں تخت نشین ہو گیا تھا اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا اور تدبیر ملک اور

بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھااور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔اس سبب سے اس کے فرمانبردار تھے اور بڑے بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع حکم وبندہ فرمان تھے اور کچھ جوانی کی بے ہوشی میں کچھ بادشاہی وحکمرانی کے نشہ میں کچھ شہوت وخودبینی کی مستی میں وہ سرشار تو تھا ہی۔دشمنوں پر فتحیاب ہونے سے اور رعایا کے مطیع اور فرمانبردار رہنے سے یہ سب نشہ اور بھی چوگنا ہو گیا تھااور بہت غرور وتکبر کیا کرتا تھااور سب کو حقیر سمجھتا تھااور لوگوں کی تعریف اور خوشامد سے اس کو اپنے کمال عقل وخوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھااور تحصیل دنیا کے سوااس کی کوئی آرزو اور مقصد نہ تھااور دنیا کو جس طرح سے وہ چاہتا تھا۔اسی طرح بآسانی اسے حاصل ہو جاتی تھی لیکن اس کے یہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھالڑکیاں ہی تھیں اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس کے ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی اور بہت سے دیندار لوگ تھے۔شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دینداروں سے دشمنی پیدا کر دی اور اہل دین کو ایذارسانی کرنے لگااور اپنے زوال سلطنت کے ڈر سے ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیااور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیااور ان کے لئے چاندی سونے کے بت بنوائے اور ان کو اور سب پر بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے اور دینداروں کی توہین کرنے لگے۔" (شہزادہ یوزآسف اور حکیم بلوہر ص ۲،۳،۴)

شہزادہ یوزآسف کی پیدائش

" فولد للملك فى تلك الايام بعد اماسه من الذكور غلام لم یر الناس مولودا مثله قط حسنا وجمالا وضياء فبلغ السر ورمن الملك مبلغا كادان يشرف منه علىٰ هلاك نفسه من الفرح وزعم ان الاوثان التى كان يعبدها التى وهبت له الغلام فقسم عامة ماكان فى

بیوت امواله علیٰ بیوت اوثانه وام الناس بالاکل والشرب سنة وسمی الغلام یوز اسف........... الخ" (اکمال الدین ص۳۲۱'۳۲۲)

"اور اسی زمانہ میں جبکہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی باقی نہ رہی تھی اس کے یہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا ثانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں میں پرستش کیا کرتا ہے انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں اور اس لڑکے کا نام یوز آسف رکھا اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے منجموں کو اور اہل علم کو جمع کیا۔ ان سب نے غور و تامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف و بزرگی اسے حاصل ہوگی کہ ہندوستان میں کبھی کسی کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور جتنے منجم تھے سب نے ہمزبان ہو کر یہی بات کہی لیکن ان میں سے ایک منجم نے یہ کہا کہ میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف و بزرگی معلوم ہوتی ہے وہ شرف آخرت ہے اور مجھے یہ گمان ہے کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے اور عقبیٰ کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر یہ فائز ہونے کو ہے۔ اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے۔ بزرگی دنیا کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔"

(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۴)

بلوہر کا لنکا سے یوز آسف کے پاس آنا

"وشاع خبره فی آفاق الارض وشهر یتفکره وجماله وکما له وفهمه وعقله وزهادته فی الدنیا وهوا منها علیه فبلغ ذلك جلامن النساك یقال له بلوهر بارض یقال له سراندیپ وکان

رجلانا سكا حكيما فركب البحرحتی اتی ارض سولابط ثم عمدالی باب ابن الملك فلزمه وطرح عنه ذے النساك ولبس ذی التجار وتردد الی باب ابن الملك حتی عرف الاهل والاحیاء" (اکمال الدین ص ۳۲۵)

"اس لڑکے کی عقل و علم و کمال و فکر و تدبیر و فہم و زہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین و اہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لنکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم و دانا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی زمین کی طرف آیا اور شہزادہ کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا اور عابدوں کا لباس اتار ڈالا' تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمدورفت شروع کی۔ یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگوں سے جو بادشاہ کے لڑکے کے دوست و رفیق تھے اور اس کے پاس آیا جایا کرتے تھے اس سے جان پہچان ہو گئی۔" (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲۶' ۲۷)

کتاب (اکمال الدین ص ۳۲۶ تا ۳۵۵ اور کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲۸ تا ۱۲۲) میں بلوہر کی ملاقات اور گفتگو کا مفصل حال لکھا ہے۔ اس کے آگے جو کچھ درج ہے اس کا خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا

"جب بلوہر کی گفتگو یہاں پہنچی تو یوز آسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اور اس کی خدمت میں آمدورفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے معلوم ہو گیا کہ بہتری و فلاح اور ہدایت و صلاح کے دروازے اس کے کھل گئے اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہو گئی پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہوا اور اس شہر سے چلا گیا اور یوز آسف غمگین و دل گیر و تنہا رہ گیا یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ وہ دینداروں اور عابدوں میں مل جائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔"

(اکمال الدین ص ۳۵۶ شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۳)

ص ۳۵۷ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کے پاس خدا کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ ص ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ یوز آسف نے شاہانہ پوشاک گلے سے اتار ڈالی اور وزیر کو دیدی۔ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ وزیر شہر کی طرف پلٹ گیا اور یوز آسف نے اپنی راہ لی۔

یوز آسف کا پھر ارض سولابط میں آنا

" فمكث فى تلك البلاد حين ثم اتى ارض سولا بط فلما بلغ والده قد ومه خرج يسيرهو والاشراف فاكر موه ووقروه واجمع اليه اهل بلده مع ذوى قرابته وحشمه وقعدوابين يديه وسلموا عليه وكلمهم الكلام الكثين" (اکمال الدین ص ۳۵۸)

اور ایک مدت تک اس ملک میں یوز آسف رہا اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی اس کے بعد پھر سرزمین سولابط پر آیا جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا جب اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی۔ رؤساء وامراء وبزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا اور سب نے اس کی عزت و توقیر کی اور سب عزیز و آشنا واہل فوج واہل شہر اس کی خدمت میں آئے۔ بعد اس کے ان لوگوں سے یوز آسف نے بہت باتیں کیں اور سب لوگوں سے مہربانی و لطف سے پیش آیا۔ (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۸)

یوز آسف کا ملک کشمیر میں آنا

" ثم انتقل من ارض سولابط وسارفى بلاد مدائن كثيرة حتى اتى ارضاتسمى قشمير فسارفيها واحيا منها ومكث حتى اتاه الاجل الى خلع الجسد وارتفع الى النور وقبل موته دعا تلميذا له اسمه يابد الذى كان يخدمه ويقدم عليه وكان رجلا كاملافى الامور

كلها فاوحى اليه فقال له قدرنا ارتفاعى عن الدينا فاحفظوا بفر ائضكم ولا تزيغوا عن الحق وخذ وابالنسك ثم امريابدان يبنى له مكانا وبسط هو رجليه وهيئا راسه الىٰ الغرب وجهه الىٰ الشرق ثم قضى نحبه" (اکمال الدین ص ۳۵۹)

"پھر یوز آسف نے ارض سولابط سے انتقال کیا اور بہت سے شہروں میں گیا اور لوگوں کو ہدایت کی۔ آخر ایک ایسی زمین میں آیا جس کا نام کشمیر ہے اور اس ملک کے لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آپہنچا۔ تو پہلے ایک مرید کو اپنے پاس بلایا کہ اسے لوگ یابد کہا کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت میں برابر رہا کرتا تھا اور علم و عمل میں صاحب کمال ہو گیا تھا۔ اس سے وصیت کی اور کہا کہ میری روح کا عالم قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے۔ چاہئے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرو اور عبادت و بندگی الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ یہ کہہ کر اس بزرگ نے عالم بقا کی طرف رحلت کی۔"
(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۳۳)

نوٹ: اسی شہزادہ یوز آسف کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں پیر سید نصیر الدین صاحبؒ کی قبر کے پاس ہے۔ (تاریخ کشمیر اعظمی ص ۸۲)

یوز آسف کے متعلق یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوا تھا۔ نہ یہ لکھا ہے کہ اس کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی یہ الفاظ آئے ہیں کہ اس کو خدا نے انجیل دی تھی۔ یہ بھی نہیں لکھا کہ وہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ جبکہ یہ چاروں باتیں اس میں نہیں پائی جاتیں۔ تو یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح ناصری کی قبر قرار دینا سراسر جھوٹ بولنا ہے۔

حضرت مسیح از روئے لٹریچر مرزائیہ

(۱)............ حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔

(۲)............ حضرت مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔

(۳)............ حضرت مسیح کو انجیل ملی تھی۔

(۴)............ حضرت مسیح بچپن میں مصر گئے تھے۔

(۵)............ مصر سے واپس آکر ناصرہ کو گئے۔

(۶)............ حضرت مسیح کے بارہ حواری تھے۔

(۷)............ حضرت مسیح ملک شام کے رہنے والے تھے۔

(۸)............ حضرت مسیح ۳۳ برس میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔

(۹)............ مسیح کے زخموں کا علاج مرہم عیسیٰ سے کیا گیا۔

(۱۰)............ حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد عراق' عرب' ایران' افغانستان' پنجاب' ہندوستان وغیرہ کا سفر کیا۔

شہزادہ یوز آسف

(۱)............ یوز آسف کا باپ تھا۔

(۲)............ یوز آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔

(۳)............ اس کو انجیل نہ ملی تھی۔

(۴)............ آپ مصر نہ گئے تھے۔

(۵)............ آپ ناصرہ نہ گئے تھے۔

(۶)............ آپ کے بارہ حواری نہ تھے۔

(۷)............ آپ ملک ہندارض سولابط کے رہنے والے تھے۔

(۸)............ آپ کے ساتھ صلیب کا واقعہ پیش نہ آیا۔

(۹)............ آپ کا مرہم عیسیٰ کے ساتھ علاج کا واقعہ پیش نہ آیا۔

(۱۰)............ آپ کو عراق و عرب ہندوستان کے سفر کا واقعہ پیش نہ آیا۔

قادیانی دلیل نمبر ۵

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

''اور یہ کہ وہ مسیح مختلف ملکوں کی سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخر سری نگر کے محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۴۸ ج ۲ نمبر ۹)

(۲)...... ''اور جو مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریباً انیس سو برس سے ہے یہ اس امر کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے۔'' (کتاب راز حقیقت ص ۱۱، خزائن ص ۱۶۳ ج ۱۴ حاشیہ)

(۳)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شہزادہ بھی تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی ﷺ سے گزرا ہے۔'' (کتاب راز حقیقت ص ۱۲ حاشیہ، خزائن ص ۱۶۴ ج ۱۴)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)...... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام کا ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیحؑ کا زمانہ تھا۔ دور دراز سے سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلا تا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔ صحیح نہیں ہے کیونکہ عیسائی اور مسلمان ہر گز اس بات پر اتفاق نہیں رکھتے کہ :

(الف)...... یوز آسف کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیحؑ کا زمانہ ہے۔

(ب)...... جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا یوز آسف باشندہ تھا۔

یہ دونوں باتیں مرزا قادیانی نے اپنے دل سے بنالی ہیں تاکہ ثابت کرے کہ یوز آسف کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہے۔

(۲)...... مرزا قادیانی کے الفاظ :

''یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے .... ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی۔'' (کتاب چشمہ مسیحی ص ۲، خزائن ص ۳۴۰، ۳۳۹ ج ۲۰، اخبار بدر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۲، اخبار الحکم مورخہ ۷ امارچ ۱۹۰۶ء ص ۴)

جناب! آپ کی رائے کیا حیثیت رکھتی ہے ؟۔ آپ کی یہ رائے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی بے دلیل ہے واقعات

کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے اگر عیسیٰ نے ہندوستان کے سفر میں یہ انجیل لکھی تھی تو آپ نے یہ نہ بتایا کہ کس مقام پر لکھی تھی اور کس زبان میں لکھی تھی بہر حال اس عبارت سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شہزادہ یوز آسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے ہوا ہے۔

(۳)...... کتاب یوز آسف وبلوہر (مطبع شمسی دہلی کی چھپی ہوئی) کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ : "کتاب سوانح یوز آسف حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔" اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے پہلے ہوا ہے۔اس کتاب یوز آسف وبلوہر کے اسی ص ۳ پر لکھا ہے کہ :

"پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا تھا تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ مہاتما گوتم رشی بدھ ۵۵۰ سال قبل مسیح پیدا ہوئے تھے اور ۴۸۷ قبل مسیح فوت ہوئے تھے۔" (تاریخ ہند مؤلفہ لتھبرج ص ۳۰)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت یسوع مسیح سے کئی سو سال پیشتر گزرا ہے۔

(۴)...... سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ کی کتاب (کشف الاسرار (مطبوعہ ۱۹۱۱ء مطبع بدر قادیاں) ص ۲) پر یہی الفاظ لکھے ہیں کہ :

"پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ یوز آسف کے زمانہ کے دو سو برس کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور چونکہ بدھ حضرت عیسیٰ سے قریباً پانچ سو برس پہلے گزرا ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔"

اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یوز آسف شہزادہ سے کئی سو سال بعد حضرت یسوع ہوئے ہیں :

(۵)...... ''اور بموجب شہادت کشمیر کے معمر لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلّہ خانیار میں ہے۔''

(کتاب راز حقیقت ص ۱۱'۱۵'۱۹'خزائن ص ۱۷۱ج ۱۴)

اور اسی کتاب پر ہے :

''اور پھر انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا۔''

(راز حقیقت ص ۱۸ حاشیہ 'خزائن ص ۱۷۰ ج ۱۴)

حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ ان کی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی ہے۔(راز حقیقت ص ۲'۹حاشیہ 'خزائن ص ۱۵۴ج ۱۴)اور کتاب راز حقیقت نومبر ۱۸۹۸ء میں لکھی گئی تھی اگر سری نگر کشمیر کے محلّہ خانیار والی قبر حضرت مسیح کی قبر ہوتی اور حضرت مسیح نے ۱۲۰ برس عمر پائی ہوتی تو اس مزار کی مدت ۱۷۷۸ سال ہوتی نہ کہ انیس سو سال۔ انیس صدیاں تو مسیح کی پیدائش پر ہوئیں۔ اب مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کی اور گواہی سنئے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں :

''یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطۂ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلّہ خانیار ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانی کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر کو عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا اور اسرائیلی نبی اور شہزادہ نبی کے نام سے شہرت رکھتا تھا۔ قوم نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے بھاگ آیا تھا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج اول نمبر ۱۰ص ۴۱۹'۴۱۹'اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہاں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی

ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر انیس سو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کے بیانات میں سخت اختلاف ہے۔ کجا انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا کجا یہ بیان کہ صاحب قبر عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر محلّہ خانیار میں بتلانا سراسر جھوٹا قصہ ہے۔

(۶)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''اور کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں ان سے بھی مفصلاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں جو اس وقت شمار کی رو سے دو ہزار برس کے قریب گزر گیا ہے۔ ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلّہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۷، خزائن ص ۴۰۳ ج ۲۱)

دعویٰ تو اتنا بڑا ہے کہ :''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر کی طرف سفر کرنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو بے دلیل ہو بلکہ بڑے بڑے دلائل سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے۔'' (حوالہ بالا ص ۲۲۶) مگر دلائل قوی اس پر پیش نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی یہ بتلاتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں کس زبان میں ہیں ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں ؟۔ مرزا قادیانی نے کشمیر کی تاریخی کتابیں کے الفاظ لکھ کر حوالہ تو خوب دیا ہے مگر نہ تو صفحہ لکھا ہے اور نہ ان کی اصل عبارتیں لکھی ہیں معلوم نہیں کہ اس قدر اخفا کیوں کیا گیا ہے ؟۔ صرف یہ الفاظ لکھنے سے کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ مخالف مان نہیں سکتا ہے جب تک اصل عبارت مع حوالہ و صفحہ درج نہ کی جائے۔

قادیانی دلیل نمبر ۶

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے :

"کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا اور پھر اسی کتاب میں اس نبی کی تعلیم لکھی ہے اور وہ تعلیم مسئلہ تثلیث کو الگ رکھ کر بعینہ انجیل کی تعلیم ہے۔ انجیل کی مثالیں اور بہت سی عبارتیں اس میں بعینہ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا کہ انجیل اور اس کتاب کا مؤلف ایک ہی ہے اور طرفہ تر یہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے جو عمدہ نصائح سے پر ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، ۱۴، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷)

(۲)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

(۳)...... مرزا قادیانی کے الفاظ :

"اور یوز آسف کے حالات کے بیان کرنے کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں میں بعض ہزار برس سے زیادہ زمانہ کی تالیف ہیں جیسا کہ کتاب اکمال الدین جس میں یہ تمام باتیں درج ہیں اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ ماسوا اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی

ہے جو اس پرانے زمانہ میں کشمیر میں آیا تھا جس کو ان کتابوں کی تالیف کے وقت قریباً سولہ سو برس گزر گئے تھے یعنی اس موجودہ زمانہ تک انیس سو برس گزرا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۴۹)

(۴)...... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

"اکمال الدین نام کتاب میں جو گیارہ سو برس کی ہے لکھا ہے کہ یسوع جب کشمیر وغیرہ کی طرف آیا تو اس کے پاس کتاب انجیل تھی جس کا اصل نام بشوریٰ ہے۔"

(کتاب عسل مصفے حصہ اول ص ۵۸۵، رسالہ التقید ص ۲۷)

(۵)...... "کتاب اکمال الدین کا مصنف ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ نبی جو غیر ملک سے آیا اور کشمیر میں وفات پائی حضرت مسیح علیہ السلام ہی تھے اور کوئی نہیں تھا............ مذکورہ بالا بیان میں لفظ بشریٰ قابل توجہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوز آسف یسوع مسیح ہی تھے عبرانی میں انجیل کو بشوریٰ کہتے ہیں اور انگریزی میں گاسپل اور تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ یعنی خوشخبری اصل عبرانی نام بشوریٰ ہے اور چونکہ عبرانی عربی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے بشوریٰ وہی لفظ ہے جس کو عربی میں بشریٰ کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشریٰ یعنی انجیل اتاری گئی تھی۔"

نوٹ : یہی دلیل (رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱۸۴، رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۱ء ص ۱۷۷، رسالہ ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳، رسالہ کشف الاسرار ص ۱۴) پر پیش کی گئی ہے۔

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)......واضح ہو اکہ شہزادہ یوز آسف کے حالات کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر اور کتاب یوز آسف وبلوہر میں لکھے ہوئے ہیں مگر ان کتابوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی۔ پہلی کتاب کے ص ۳۱۷ غایت ۳۵۹ کو بغور پڑھا گیا۔ ان صفحوں میں نہ تو لفظ یسوع کہیں آیا ہے اور نہ ہی کہیں لفظ انجیل لکھا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف کتاب عسل مصفے خدا کے بندوں کو سخت دھوکہ دے رہے ہیں۔

(۲)......جس عبارت کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں :

”وتقدم یوز اسف امامه حتی بلغ فضاء واسعاً فرفع راسه فرای شجرة عظیمة علی عین ماء احسن مایکون من الشجر واکثرها فرعاو غصنا واملاها ثمروقد اجتمع الیه من الطیرمالا یعد کثرةفسربذالك المنظر وفرح به وتقدم الیه حتی دنی منه وجعل یعبر فی نفسه ویفسره الشجرة بالبشریٰ التی دعاالیه وعین الماء بالحکمة والعلم والطیربالناس الذین یجتمعون الیه ویقبلون منه الدین“ (کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ ص ۳۵۸)

”اور شہزادہ یوز آسف نے اپنی راہ لی یہاں تک کہ ایک صحرائے وسیع میں پہنچا پس اس نے اپنا سر اٹھایا اور وہاں ایک بڑا سا درخت دیکھا کہ ایک چشمہ کے کنارہ پر لگا ہوا ہے جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ نہایت ہی پاکیزہ شفاف چشمہ ہے اور نہایت ہی خوبصورت وشاداب درخت ہے کہ کبھی ایسا درخت خوبصورت اس نے نہیں دیکھا تھا اور اس درخت میں شاخیں بہت تھیں اور جب اس درخت کے میوہ کو چکھا تو دنیا بھر کے میوؤں سے زیادہ شریں پایا اور یہ دیکھا کہ درخت پر بے حد و بے شمار پرندے بیٹھے

ہوئے ہیں ان باتوں کے دیکھنے سے یہ بہت ہی خوش ہوا اور اس درخت کے نیچے کھڑا ہو گیا اور اپنے دل میں ان باتوں کا مطلب سوچا تو درخت کو اس نے مثال دی خوشخبری ہدایت سے جو اسے پہنچی تھی اور پانی کے چشمہ کو علم و حکمت سے اور پرندوں کو ان لوگوں سے جو اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے عقل و حکمت سیکھیں گے اور اس سے ہدایت پائیں گے۔" (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۷)

کتاب "اکمال الدین واتمام النعمۃ" ص ۳۵۸ پر جو لفظ بشریٰ آیا ہے۔ اس سے یہ لوگ (مرزائی) یہ سمجھے کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی حالانکہ ایسا استدلال سراسر غلط ہے۔ کتاب اکمال الدین عبرانی زبان میں نہیں ہے بلکہ عربی زبان میں ہے۔ پس یہاں لفظ بشریٰ سے مراد کتاب انجیل نہیں ہے بلکہ اس کے معنے خوشخبری کے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھ لیجئے کہ اس کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۷) پر لکھا ہے کہ فرشتے نے شہزادہ یوز آسف کے پاس آکر کہا کہ :

"درگاہ الٰہی کی طرف سے خیر و سلامتی تجھے نصیب ہو۔ تو انسان ہے اور ایسے جانوروں اور حیوانوں میں تو پھنسا ہوا ہے جو سب کے سب بدکاری و گنہگاری و نادانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ رحمت الٰہی کی تجھے مبارک باد دوں اور امور دنیا و آخرت کی چند باتیں جو تجھے معلوم نہیں ہیں وہ تعلیم کروں۔ (فاقبل بشارتی) تو میری خوشخبری کو یقین کر اور میرے مشورہ کو اختیار کر اور میرے کہنے سے باہر نہ ہو............ الخ۔ (کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۳، ۱۲۴)

اس جگہ اردو الفاظ تو میری خوشخبری کو یقین کر عربی الفاظ (فاقبل بشارتی) کا ترجمہ ہیں۔ دیکھئے بشارت کا معنی خوشخبری کے ہیں نہ کہ کتاب انجیل۔

(۳)...... قرآن مجید کی سورۃ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، انبیاء، مؤمنون، زخرف، حدید، صف، میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کا ذکر خیر آیا ہے اور سورۃ

مائدہ آیت نمبر ۴۶ اور سورۃ حدید آیت نمبر ۲۷ میں صاف اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :" واتینہ الانجیل "﴿اور ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی﴾ غرض یہ کہ قرآن مجید میں انجیل کا لفظ آیا ہے۔ اور کئی بار آیا ہے لیکن انجیل کے لئے لفظ بشریٰ فرقان حمید میں کہیں نہیں آیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید میں لفظ بشریٰ استعمال ہوا ہے مگر اس کے معنی اس جگہ خوشخبری ہے نہ کہ کتاب انجیل۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۹۷ میں ہے :" وبشریٰ للمومنین "اسی طرح سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹، ۱۰۲ میں قرآن شریف کے بارہ میں ہے :" وبشریٰ للمسلمین "سورۃ یونس آیت نمبر ۶۴ میں اولیاء اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے :" لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدینا وفی الاخرۃ "﴿ان کے واسطے خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں﴾ سورۃ الانفال آیت نمبر ۱۰ میں ملائکہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :" وماجعله الله الابشریٰ "﴿اور نہیں کیا ہم نے اس کو مگر خوشخبری﴾ غرض یہ کہ قرآن مجید میں لفظ بشریٰ کتاب انجیل کے معنوں میں نہیں آیا ہے البتہ اس کے معنی ان مقامات میں خوشخبری کے ہیں۔

(۴)...... الزامی جواب : خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۱۱ھ میں عربی میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام انہوں نے "حمامۃ البشریٰ" رکھا تھا۔ اس کے معنی ہیں " خوشخبری کا کبوتر" نہ کہ "انجیل کا کبوتر" مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد نور الدین قادیانی بھیروی کے زمانے میں محمد منظور الٰہی مرزائی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کو ایک کتاب میں اکٹھا کر کے شائع کیا تھا اور اس کا نام رکھا تھا "البشریٰ" یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔

پھر اور سنئے اسی کتاب (البشریٰ حصہ دوم ص ۱۳۴) پر مرزا قادیانی کا ایک الہام یوں لکھا ہے :" لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا "﴿تمہارے لئے اس دنیا کے زندگی

میں خوشخبری ہے﴾ نیز دیکھوالبشریٰ حصہ دوم ص ۶۱ بشریٰ لك خوشخبری ہووے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۸) پر جو لفظ بشریٰ آیا ہے اس سے کتاب انجیل مراد لینا غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۷

(۱)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''اور جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ نورالدین کے نام سے مشہور ہیں کشمیر سری نگر میں بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی آہستگی اور تدبر سے تحقیقات کیں۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گزر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ نام اس کا یوز ہے پھر وہ کتبہ سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے مٹایا گیا اب وہ الفاظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے اور وہ قبر بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ ہے اور قریباً سری نگر کے پانسو آدمی نے اس محضر نامہ پر بدیں مضمون دستخط اور مہریں لگائیں کہ کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آگیا تھا اور بہت بڈھا

ہو کر فوت ہوا اور اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷، نیز دیکھو اخبار ' روق مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)...... اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیش کردہ گواہوں نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ مرزا قادیانی کا لکھنا کہ ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی دعویٰ تو کر دیتے ہیں مگر اس پر دلیل پیش نہیں کرتے۔ ان کا فرض تھا کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کا نام لکھتے اور یہ بتلاتے کہ ان کے مصنف کون تھے اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور اہل کشمیر کی یہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں اور اصل عبارت معہ حوالہ لکھتے۔ تب آپ کی تحقیقات کا پتہ چلتا اور اگر سری نگر کے قریباً پانسو آدمی نے یہ بیان دیا ہے کہ کشمیر کی پرانی تاریخ سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا تو یہ بیان بھی بے دلیل ہے۔ ذرا کشمیر کی پرانی تاریخ کا نام' صفحہ' اصل عبارت تو لکھ دی ہوتی۔ آپ کی وہی مثل ہوئی' جھوٹ اوڑھنا' جھوٹ بچھونا' جھوٹ ہی ان کا سرہانا ہے۔ خود مرزا قادیانی نہ کبھی سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے جو کچھ مریدوں وغیرہ نے لکھا اور کہا آپ نے اس کو سچ مان لیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کو کہا جاتا کہ پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ (حقیقت النبوت ص ۱۴۲) تو کیا مرزا قادیانی اور ان کے مرید حضرت مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان لے آتے۔ وہ بجائے ماننے کے یہ سوال کرتے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے حیات مسیح کا ثبوت دو ہم تب مانیں گے۔ ٹھیک اسی طرح میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور سری نگر

کے قریباً پانسو آدمی کے بے دلیل دعویٰ کو کون مان سکتا ہے۔

(۲)...... میں نے ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء اخبار اہل سنت والجماعت امر تسر اور ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل حدیث امر تسر میں علماء مرزائیہ کو چیلنج دیا تھا کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ مجھے دکھادو کہ :

''یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔''

میرا یہ مطالبہ تھا جس کا صحیح جواب آج تک مرزائی علماء نہ دے سکے اور انشاء اللہ نہ دے سکیں گے۔ البتہ غلام احمد مرزائی مولوی فاضل ساکن بدوملی نے یہ جواب ناصواب لکھا کہ حضرت صاحب نے یہ پانچ سو آدمیوں کی روایت بیان کی ہے اور کشمیریوں میں جو بات مشہور ہے یا خود کشمیریوں نے جس بات کو اپنی پرانی تاریخوں کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے اس کو حضور نے بیان کیا ہے۔ جبکہ ان لوگوں کا دستخطی محضر نامہ بھی حضور کے پاس پہنچا۔'' (فاروق مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶)

اس جواب کے لکھنے سے یہ بہتر تھا کہ مولوی فاضل غلام احمد مرزائی اس بارے میں قلم نہ اٹھاتے یہ میرے مطالبے کا جواب نہیں ہے میرا سوال صرف اس قدر ہے کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ دکھاؤ کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ پانچ سو کشمیریوں نے اگر یہ بیان دیا ہے تو جھوٹ بولا ہے۔ جھوٹ کی تائید کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ پھر یہی مولوی فاضل اس اخبار کے ص ۶ پر تاریخ طبری ،کتاب اکمال الدین اور کتاب کنزالعمال کا ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ یہ کتابیں اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں میں سے نہیں ہیں۔ تاریخ طبری اور کنزالعمال میں لفظ ''یوز آسف ''کہیں نہیں آیا ہے اور نہ یہ الفاظ آئے ہیں۔ کہ یوز آسف بلاد شام سے آیا تھا۔ کتاب اکمال الدین ص ۳۱۷ تا ۳۵۹ میں شہزادہ یوز آسف کے حالات بے شک درج ہیں مگر یہ الفاظ کہیں نہیں کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ بہر حال میرا مطالبہ قائم

ہے اور اس کا صحیح جواب دینے سے مرزائی علماء قاصر ہیں۔

(۳)......واضح ہو کہ خواجہ محمد اعظم مرحوم کی تاریخ کشمیر اعظمی (مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مطبع محمدی لاہور) ص ۸۲ پر حضرت سید نصیر الدینؒ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"درجوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشہورہ است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ درزمان سابقہ درکشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مکان بمقام پیغمبر مصروف است در کتابے از تواریخ دیدہ شدہ کہ بعد قضیہ درود راز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہا براہ زہد وتقویٰ آمدہ ریاضت وعبادت بسیار کرد برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ درکشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمودوبعد رحلت درمحلہ انزہ مرہ آسود دراں کتاب نام آں پیغمبررا یوزآسف نوشت .... الخ (نیز دیکھو تاریخ کبیر کشمیر ص ٣٤)"

مرزا قادیانی کی کتاب (راز حقیقت ص ۲۰' خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۴' رسالہ کشف الاسرار ص ۱۳' رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر' دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷۰' رسالہ ریویو ج ۳ نمبر ۵ ص ۱۷۸' رسالہ ریویو بابت مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۷۶) پر مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ مطلب اردو میں یوں لکھا ہے:

"سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے وہ ایک شہزادہ تھا جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا وہ زہد' تقویٰ اور عبادت میں کامل تھا۔ خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول ہوا اس کا نام یوز آسف تھا۔ بہت سے اہل کشف اور خصوصاً میرے مرشد نے شہادت دی ہے کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہوتے ہیں۔"

دیکھئے یہاں یہ نہیں لکھا کہ یوز آسف شہزادہ مغرب سے آیا' نہ یہ لکھا ہے کہ

وہ اسرائیلی نبی تھا۔ یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ وہ بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ صرف اس قدر درج ہے کہ یوز آسف شہزادہ تھا نبی تھا غیر ملک سے کشمیر میں آیا۔

قادیانی دلیل نمبر ۸

(۱)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز آسف کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھا کرنے والا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷)

(۲)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

(۳)...... ''اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا۔''

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۹، مجموعہ اشتہارات ص ۲۶۷ ج ۳)

(۴)...... نظام الدین مرزائی کہتا ہے :

''ہاں اس کتاب (یعنی کتاب اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

''یوز آسف کا وجہ تسمیہ یوز کی ''ز'' حرف ''س'' سے تبدیل شدہ ہے اور ''س'' کے آگے ''د'' حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں ''یوسو'' تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ''یسو'' کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ''یوسع'' ہو کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس ''یوسع'' کا ''یوز'' بن جانا آسان ہے اور یوز آ' سے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف سے سف اور آسف مخفف ہے یوسف کا۔ پس سارا نام یوز آسف مخفف ہے ''یوسو یوسف'' کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

قادیانی دلیل کی تردید

جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱) یوز آسف کے معنوں پر لکھا ہے اس کی تردید میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ مرزا قادیانی کی چند ایک دوسری تحریریں ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ ناظرین ذرا غور سے پڑھیں:

(الف)...... ''اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین، آسف اندوہ اور غم کو کہتے

ہیں چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم با مسمّٰی ہے اور ایسے نام جو واقعات پر دلالت کریں عبرانی نبیوں اور دوسرے اسرائیلی راستبازوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا: "یااسفا علیٰ یوسف" پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔" (سن چن ص ۱۶۴ حاشیہ، خزائن ص ۳۰۶ ج ۱۰)

(ب)...... "جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آکر فوت ہوئے اور اب تک نبی شہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔"

(کتاب البریہ مقدمہ ص ۲، خزائن ص ۲۱، ۲۰ ج ۱۳)

(ج)...... "فرجع موسیٰ غضبان اسفا" ﴿پس موسیٰ علیہ السلام غضب اور تاسف کی حالت میں واپس ہوا۔﴾ (حمامۃ البشریٰ ص ۹۹)

(د)...... "یااسفا علیهم انهم اتفقوا علی الضلالة جمیعا" ﴿برایشاں افسوس که ایں مردم همگناں طریق ضلالت اختیار نمودند﴾ (انجام آتھم ص ۸۳، خزائن ص ۸۳ ج ۱۱)

(س)...... لغت کی مشہور و معروف کتاب (مجمع البحار ج اول ص ۳۱، ۳۲، قاموس ج ۳ ص ۱۲۱، لسان العرب ج ۱۰ ص ۳۴۶، صراح ص ۳۴۰ ج ۲، تاج العروس ج ۶ ص ۴۰، منتہی الارب ج اول ص ۳۶،

مفردات امام راغب ص ۱۵، المصباح المنیر ج اول ص ۱۰) پر لفظ آسف کے معنے اندوہ غم، حزن اور غصے کے آئے ہیں۔"

(ش)...... نظام الدین مرزائی کا یہ لکھنا کہ سارا نام یوز آسف مخفف ہے یوسو یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف۔ ایک مضحکہ آمیز بات ہے اور کوئی دانا اسے قبول نہ کرے گا۔ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ عربی زبان میں ہے اور اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یوز آسف کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی اس میں کہیں اس یوسف کا ذکر آیا ہے۔ نظام الدین مرزائی کی اس توجیہہ سے بڑھ کر مفتی محمد صادق مرزائی کی توجیہہ سنئے :

"پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے : "ایسو گول تے کچھ نہ پھول" غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا۔ اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔"

(دیکھو اخبار فاروق مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

واہ صاحب کیا کہنے مفتی صاحب نے تو کمال کر دیا۔ جو بات آپ کے پیر و مرشد کو نہ سوجھی وہ آپ کو سوجی اب ناظرین خود ہی انصاف سے فرمائیں کہ ایسی بے دلیل اور من گھڑت باتوں کا جواب ہم کیا دیں۔

قادیانی دلیل نمبر ۹

مرزا قادیانی کہتا ہے :

"یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پاکر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ

ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تیئں شہزادہ نبی کہتا ہے چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔"

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۸، ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۶)

"اور اس کی (یعنی یوز آسف کی) تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔ بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔"

(ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

نوٹ: "یوز آسف کی تعلیم یسوع کی تعلیم سے بہت ملتی جلتی ہے۔" (رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۲۷۴، ۳۷۴، ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۷۷، ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳ کا خلاصہ مطلب)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا یہ مذہب ہے کہ: "جو سری نگر محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ در حقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔" (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۴)

"اور اس پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ یوز آسف کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔" (ریویو ج ۲ نمبر ۱۲ ص ۳۳۸)

حالانکہ یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ مرزا قادیانی اس امر کو لکھ چکے ہیں کہ:

"حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔"

(کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۸۴، خزائن ص ۸۶ ج ۱۵)

تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف کی تعلیم بدھ کی تعلیم میں نہایت

شدید مشابہت ہے۔ مثلاً خط الف ب خط ج د کے متوازی ہے اور خط ر س خط ج د کے متوازی ہے تو ثابت ہوا کہ خط الف ب اور خط ر س آپس میں متوازی ہیں :

الف	ج	ر
ب	د	س

باوجود اس بات کے حضرت یوز آسف کو بدھ نہیں کہہ سکتے ذرا غور سے سنو۔ یورپ کے بعض مصنفوں نے جوزافٹ اور گوتم بدھ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷۴)

اور چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ کا ہی دوسرا نام ہے۔ (ریویو بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۸، ۲۳۹)

ان باتوں کا جواب مرزائیوں کی طرف سے یوں دیا گیا کہ :

"اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔
(ریویو ج ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ ص ۴۷۴)

"اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیرووں کا مرجع ہونی چاہئے تھی۔" (ریویو بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۹)

ٹھیک اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات یسوع مسیح کے حالات سے ملتے ہیں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر سری نگر کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونا چاہئے تھی۔ بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔ اس بات

کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں اور لطف یہ ہے کہ :"وہ خطاب جو بدھ کو دیئے گئے مسیح کے خطابوں سے مشابہ ہیں اور ایسا ہی وہ واقعات جو بدھ کو پیش آئے مسیح کی زندگی کے واقعات سے ملتے ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ص ۷۲ ج ۱۵) پھر بھی یہ دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں۔ دونوں ایک ہی شخص کے نام نہیں ہیں۔"

قادیانی دلیل نمبر ۱۰

"واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آگئے تھے جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۹۱، خزائن ص ۹۳ ج ۱۵)

قادیانی دلیل کی تردید

مانا کہ بنی اسرائیل کے دس فرقے ان مشرقی ملکوں میں آگئے تھے اور یہ بھی تسلیم کیا کہ افغان اور کشمیری لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۹۲، خزائن ص ۹۴ ج ۱۵) مگر یہ لکھنا کہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایران، افغانستان، ہندوستان اور کشمیر میں آئے ہوں۔ دلائل قویہ اور تاریخوں سے ثابت نہیں ہے۔ واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے دیکھو یہ بات بھی تسلیم کی گئی ہے کہ یہودی لوگ تاتار، بخارا، مرو اور خیوا کے متعدد علاقوں میں بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہودی لوگ چین، ایران، تبت میں آباد ہیں۔ بنی اسرائیل ملک عرب

میں بھی تھے۔(مسیح ہندوستان میں ص ۹۴ تا ۱۰۰)اس کے علاوہ بعض یہود یونان میں جاکر آباد ہو گئے تھے۔(ریویو ج اول ص ۱۰۴ نمبر ۳ ص ۹۸'۱۰۰) تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام یونان 'عرب' تاتار اور چین میں بھی تشریف لے گئے تھے ؟۔

قادیانی مغالطے کا جواب

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

''اور ایک کتاب تاریخ طبری کے ص ۷۳۹ میں ایک بزرگ کی روایت سے حضرت عیسیٰ کی قبر کا بھی حوالہ دیا ہے جو ایک جگہ دیکھی گئی یعنی ایک قبر پر پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ عیسیٰ کی قبر ہے یہ قصہ ابن جریر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے جو نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔''(چشمہ معرفت ص ۲۵۰'خزائن ص ۲۶۱ ج ۲۳ حاشیہ)

(۲)...... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

''ہمارے پاس ابن حمید نے ان کے پاس مسلمہ نے محمد بن اسحٰق سے ان کے پاس عمر بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر نے ان کے پاس ابن سلیم انصاری زرقی نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک عورت نے منت مانی تھی کہ راس الجماء پر جو مدینہ کے نواحی میں ایک پہاڑ عقیف میں ہے جاکر نذر ادا کرے گی۔ راوی کہتا ہے کہ میں بھی اس عورت کے ساتھ گیا جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے تو کیا دیکھا کہ ایک بڑی قبر ہے جس پر دو بھاری پتھر پڑے ہیں ایک پتھر تو سرہانے ہے اور ایک پتھر اس کی پائیں کی طرف ہے جن پر کچھ لکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے۔ میں دونوں پتھروں کو اپنے ہمراہ اٹھالیا جب میں بعض حصہ پہاڑ پر سے نیچے اترنے لگا تو بوجھ سنگین کی وجہ سے ایک پتھر کو میں نے پھینک دیا اور دوسرے کو لے کر نیچے اترا اور پھر میں نے سریانی لوگوں کے آگے اس کو پیش کیا کہ کیا وہ اس کو پڑھ سکتے ہیں ؟۔ مگر وہ اس کی تحریر کو نہ سمجھ سکے۔ پھر میں نے زبور کے زبان دانوں کے آگے اس کو پیش کیا جو یمن میں رہتے تھے اور جو

لکھنا جانتے تھے۔ مگر وہ بھی اس کی تحریر کو نہ پہچان سکے۔ تو جب مجھے کوئی شخص بھی اس کو پہچاننے والا نہ ملا تو میں نے اس کو ایک صندوق کے نیچے رکھ دیا اور کئی سال تک وہ وہاں پڑا رہا۔ پھر کچھ مدت کے بعد فارسیوں میں سے اہل ماہ ہمارے ہاں آئے جو موتی خریدنے آئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہارے ہاں بھی کوئی لکھائی ہوتی ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہوتی ہے۔ تو میں نے وہ پتھر نکالا ان کے آگے پیش کیا تو اس کو دیکھ کر پڑھنے لگے اور اس پر لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی یہ قبر ہے جو ان بلاد کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور جب وہ لوگ اس زمانہ میں اس کے پیرو ہو گئے تو ان میں رہتا تھا اور ان کے ہاں فوت ہو گیا اور اس کی وفات پر انہوں نے اس کو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیا۔ اس روایت سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گیا خواہ کہیں مرا۔

(کتاب عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۴۶۶، ۴۶۷ پر بحوالہ تاریخ الرسل والملوک ص ۳۸ ۷، ۳۹ ۷)

نوٹ : اخبار الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۸، اخبار بدر مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۶، فاروق مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶، رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۳ ص ۲۲، رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء ص ۴۵، ۴۶، کتاب محقق ص ۱۱۸، کتاب نعم الوکیل ص ۴۰ اور کتاب مرآۃ الحقائق ج ۳ ص ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶ پر بھی یہی روایت پیش کی گئی ہے :

جواب : اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحٰق ہے جو جھوٹا ہے دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے بلکہ موضوع ہے۔ محمد بن اسحٰق راوی کی نسبت علماء مرزائیہ میں سے سید سرور شاہ مقیم قادیان لکھتے ہیں :

"نسائی نے کہا قوی نہیں اور دارقطنی نے کہا اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی ابوداؤد نے کہا قدری ہے معتزلہ ہے، سلیمان تیمی نے کیا کذاب ہے، وہب نے کہا سنا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ کہتا تھا کذاب ہے، اور وہب نے کہا پوچھا میں

نے مالک سے ابن اسحٰق کے متعلق تو اس نے اس پر تہمت لگائی عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک ابن اسحٰق پر جرح کرتے تھے' اور کہا یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہ ہم کو ابن ادریس نے کہا میں مالک کے پاس تھا تو اس کو کہا گیا ابن اسحٰق کہتا ہے کہ مالک کا علم مجھ پر پیش کرو۔ میں اس کا طبیب ہوں پس مالک نے کہا دیکھو اس دجال کی طرف جو کہ دجالوں میں سے ہے' اور یحییٰ نے کہا تعجب ہے ابن اسحٰق پر حدیث بیان کرتا ہے اہل کتاب سے اور بے رغبتی کرتا ہے شرجیل بن سعید سے' اور احمد بن حنبل نے کہا یہ بیاضی فرقہ ہے' اور کہا ابن ابی فدیک نے کہ میں نے ابن اسحٰق کو دیکھا لکھتا ہے اہل کتاب کے آدمی سے' اور امام احمد نے کہا کہ وہ بہت ہی ملانے والا تھا۔ ابو قلابہ الرقاشی نے کہا ہے حدیث بیان کی ابو داؤد سلیمان بن داؤد نے کہا کہ یحییٰ بن قطان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحٰق کذاب ہے' ابو داؤد الطیالسی نے کہا کہ میرے پاس حدیث بیان کی میرے ایک دوست نے کہا میں نے ابن اسحٰق کو یہ کہتے سنا تھا کہ حدیث بیان کی میرے پاس مضبوط راوی نے' پس کہا گیا اس کو (کس نے) اس نے کہا یعقوب الیہودی نے۔"

(کتاب القول المحمود فی شان المو عود ص ۱۲۲' ۱۲۳' ۳' ۱۷' ۱۴' ۱۷' دیکھو کتاب میزان الاعتدال ج ۳ ص ۲۱' ۲۲)

اس سے ثابت ہوا کہ روایت مندرجہ تاریخ طبری ایک موضوع روایت ہے صحیح نہیں ہے۔ خود حکیم خدا بخش مرزائی اس قبر کے بارے میں لکھتے ہیں :

"یہ قبر فرضی ہے اور بلاشک فرضی ہے۔" (کتاب عسل مصفیٰ حصہ اول ص ۴۶۸)

عسل مصفیٰ حصہ اول میں حکیم صاحب مذکور نے وفات مسیح پر بہت زور دیا ہے اور یہ بات بھی لکھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں سراسر غلط ہیں۔ قادیانی دلائل کا رد کرتے ہوئے میں نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت شہزادہ یوز آسف کی جو قبر سری نگر

کے محلہ خانیار میں ہے وہ حضرت یسوع مسیح کی قبر نہیں ہے۔

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

الحمد للہ کہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ میں نے ثابت کر دیا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر محلہ خانیار میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے وہ حضرت یسوع مسیح ابن مریم کی قبر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا اپنی کتابوں مثلاً ایام الصلح، کشف الغطا، راز حقیقت مسیح ہندوستان میں، نور القرآن، ست بچن، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، حقیقت الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں یہ لکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ صریح جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے۔ چنانچہ جھوٹ بولنے والے کے بارے میں خود مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے :

(۱)...... ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

(۲)...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹ حاشیہ، خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)

(۳)...... ''اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ص ۲۱۵ ج ۲۲)

(۴)...... ''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''

(نزول المسیح ص ۲، خزائن ص ۳۸۰ ج ۱۸)

(۵)...... ''جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔''

(الحکم ۷ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

(۶)...... ''جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔''

(تبلیغ رسالت ص ۳۰ ج ۷، مجموعہ اشتہارات ص ۴۳ ج ۳)

(۷)...... ''جھوٹ ام الخبائث ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸، مجموعہ اشتہارات ص ۱۳۱ ج ۳)

(۸)...... "جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ص ۴۵۹ ج ۲۲)

قادیانی دلیل نمبر ۱۱

غلام رسول مرزائی کہتے ہیں:

"علاوہ اس کے قرآن کریم کا حسب ارشاد: "ان مثل عیسیٰ عنداللّٰه کمثل آدم "حضرت مسیح کو حضرت آدم کی مماثلت میں پیش کرنا مماثلت کے ایک پہلو کے لحاظ سے لطیف طور پر اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت آدم کی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہوئی اسی طرح مسیح کے لئے بھی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہی قرار دی گئی۔ یہ آیت قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی جس سے ایک نیا علم آپ کو دیا گیا اور جس میں علاوہ اور مماثلت کے پہلوؤں کے ایک پہلو مماثلت کا یہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح، آدم کا اس بات میں بھی مثیل ہے کہ دونوں کی ہجرت گاہ سرزمین ہند بنائی گی۔ بلکہ مرزا قادیانی جو مسیح، محمدی ہیں اور جو آنحضرت ﷺ کے کامل بروز اور کامل مظہر ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے ہی قائم مقام ہیں۔ آپ کا بھی سرزمین ہند میں ظہور فرما ہونا مناسب تھا کیا بوجہ اس مرتبہ مماثلت کے جو آپ کو آدم اور مسیح سے ہے اور کیا بوجہ اس کے کہ آنحضرت ﷺ بہ مماثلت آدم سرزمین ہند میں ہجرت فرما ہوئے آپ کے قائم مقام اور آپ کی نیابت میں ہو کر دونوں طرح کی مماثلت کے مصداق بنے۔" (رسالہ التحقید ص ۳۱، ۳۲)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ان مثل عیسیٰ عنداللّٰه کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له

کن فیکون ۔" ﴿تحقیق مثال حضرت عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک مانند حضرت آدم کے ہے کہ اس کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا اس کو ہو پس ہو گیا۔﴾
(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۹)

نوٹ : نصاریٰ اس بات پر حضرت رسول خدا ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ بندہ نہیں اللہ کا بیٹا ہے آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کس کا بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ' عیسیٰ کا باپ نہ ہو تو کیا عجب۔
(موضح القرآن ص ۷۵)

بات یہ ہے کہ یہود نامسعود حضرت مریم صدیقہ پر (معاذاللہ) زناکاری کا الزام وبہتان لگاتے ہیں۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۶' سورۃ مریم آیت نمبر ۲۷) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بن باپ نہیں مانتے۔ اس کے برخلاف عیسائی لوگ حضرت مسیح کو بن باپ مانتے ہوئے ان کو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکیم و علیم نے مندرجہ بالا آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دے کر دونوں فرقوں کا رد فرمایا' یہود اور نصاریٰ دونوں فرقے بائبل کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام کی بابت تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بغیر اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس یہود نامسعود کے عذر کو یوں توڑا کہ جب تم خود حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ماں باپ کے بغیر مانتے ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا کئے جانے میں کیوں شک کرتے ہو۔ نصاریٰ کو یوں جواب دیا گیا کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا اس جہت سے مانتے ہو کہ وہ بن باپ ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام کو کیا کہو گے جن کا نہ باپ تھا اور نہ ماں تھی۔ پس جس قادر مطلق نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا تھا۔ اسی قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کیا ہے۔

(۲)...... اس آیت مقدسہ سے مسیح علیہ السلام ناصری کے ہندوستان کی طرف آنے پر استدلال کرنا اور مرزا قادیانی (جو مثیل مسیح علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے) کے ہند میں پیدا ہونے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔ حدیث نبوی ﷺ مندرجہ کتاب (مسند احمد ج۶ص۷۵،کتاب کنزالعمال ج۷ ص۲۶۷،کتاب حج الکرامہ ص۳۴۳) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۲

''اور لاکھوں انسانوں نے اس جسم کی آنکھ سے دیکھ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور جیسا کہ گلگت یعنی سری کے مکان پر حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچا گیا تھا۔ ایسا ہی سری کے مکان پر یعنی سری نگر میں ان کی قبر کا ہونا ثابت ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ دونوں موقعوں میں سری کا لفظ موجود ہے۔ یعنی جہاں حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر کھینچے گئے اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور جہاں انیسویں صدی کے اخیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ثابت ہوئی۔ اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ گلگت جو کشمیر کے علاقہ میں ہے یہ بھی سری کی طرف ایک اشارہ ہے۔ غالباً یہ شہر حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں بنایا گیا ہے اور واقعہ صلیب کی یادگار مقامی طور پر اس کا نام گلگت یعنی سری رکھا گیا۔'' (مرزا قادیانی کی کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۵۳،خزائن ص۵۵ ج۱۵)

قادیانی دلیل کی تردید

انجیل متی کے باب ۲۷ آیت ۳۳ میں جو لفظ ''گلگتا'' آیا ہے اس کے معنی ہیں ''کھوپری کی جگہ'' (دیکھو انجیل متی مع مختصر شرح از پادری ایچ یو ویبر سخت ص۱۳۹ حاشیہ) اور ملک

کشمیر کے شہر سری نگر میں جو لفظ "سری" آیا ہے اس سے مراد "کھوپری" نہیں ہے بلکہ یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے "سری" اور "نگر"۔ ہندوؤں کی زبان میں "نگر" سے مراد آبادی ہے اور لفظ "سری" ہندوؤں میں تعظیم و تکریم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں سری رامچندر جی، سری لچھمن جی، سری ہنومان جی، سری کرشن جی، سری مہادیو جی، سری گنیش جی، سری نارائن جی وغیرہ۔ ہمارے ہاں کسی بزرگ و نیک کے لئے لفظ "حضرت" استعمال ہوتا ہے۔ اور ہندوؤں میں لفظ "سری"۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۳

"اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں :

(۱)...... ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔

(۲)...... دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر وہ صرف تینتیس برس کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے جاتے تو اس صورت میں ایک سو پچیس برس کی روایت صحیح نہیں ٹھہر سکتی تھی اور نہ وہ اس چھوٹی سی عمر میں یعنی تینتیس برس میں سیاحت کر سکتے تھے اور یہ روایتیں نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ کنزالعمال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے اس کے ص ۳۴ ج ۲ میں ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث لکھی ہے: "اوحی اللّٰہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان یعیسیٰ انتقل من مکان لئلا تعرف فتوذی"

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ !ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرتا رہ، یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جا، تاکہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے اور پھر اسی کتاب (ج۲ص۱۷) میں حضرت جابرؓ سے روایت کر کے یہ حدیث لکھی ہے: "کان عیسیٰ بن مریم یسیح فاذا امسی اکل بقل الصحراء ویشرب الماء القراح "یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سیر کرتے تھے اور جہاں شام پڑتی تھی تو جنگل کے بقولات میں سے کچھ کھاتے تھے اور خالص پانی پیتے تھے اور پھر اسی کتاب (ج۶ص۵۱) میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں: " قال احب شئی الی اللّٰہ الغرباء قیل ای شئی الغرباء قال الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الیٰ عیسیٰ ابن مریم "یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنے ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۵۳،۵۴، خزائن ص ۵۶،۵۵، ج ۱۵)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)...... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے صحیح نہیں ہے۔ ایسی کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث نہیں ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ اپنی کتاب (ماثبت من السنۃ ص ۴۹) پر آنحضرت ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" من قال خمساوستین حسب السنۃ التی ولد فیھا والسنۃ التی قبض فیھا ومن قال ثلثا وستین وھوالمشھور اسقطھما ومن

قال ستین اسقط الکسورومن قال اثنین ونصف کانه اعتمدعا ی
حدیث فی الاکلیل وفیه کلام لم یکن نبی الاعاش نصف عمراخیه
الذی قبله وقد عاش عیسیٰ علیه السلام خمسا وعشرین ومائة"

حکیم خدا بخش مرزائی کی خیانت ملاحظہ ہو۔اس نے اپنی کتاب(عسل مصفیٰ ج اول ص ۵۱۹) پر حضرت شیخ کی اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے صرف الفاظ :"وعاش عیسیٰ علیه السلام خمس وعشرین سنة ومائة" نقل کر دیئے ہیں اور الفاظ :" وفیه کلام " نقل نہ کئے۔

(۲)......(تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۱۶۴ پر)ایک روایت ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس بتلائی گئی ہے مگر یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے جس کی بابت کہا گیا ہے کہ :

"ضعیف تھا اور معروف الحال ہے اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ جابر سے قابل انکار اور اوپری باتیں اس نے روایت کی ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا اور نسائی نے کہا ہے کہ وہ معتبر نہیں ہے اور اس نے کہا ہے کہ ابن لہیعہ بوڑھا اور احمق اور ضعیف العقل آدمی تھا اور وہ کہتا تھا کہ حضرت علیؓ بادلوں میں ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھتا تھا اور بادل دیکھتا تو کہتا کہ وہ علیؓ بادل میں سے گزرے جا رہے ہیں۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ مارچ ۱۹۲۵ء ص ۷ بحوالہ تاریخ ابن خلدون ص ۲۲۶)

(۳)...... مقتداء اہل حدیث امام حافظ ابن کثیرؒ (مسک العارف ص ۴۲ از سید محمد احسن امروہی مرزائی نے (اپنی تفسیر ج ۳ ص ۲۴۵ پر) لکھا ہے کہ صحیح امر) ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اس وقت ہوا کہ جب آپ کی عمر ۳۳ برس کی تھی۔ پھر اس تفسیر (ابن کثیر ج ۹ ص ۳۸۰) پر بحوالہ ابن ابی الدنیا ایک حدیث نبوی ﷺ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی عمر ۳۳ سال کی

ہوئی ہے۔

(۴)......جو دو باتیں مرزا قادیانی نے لکھی ہیں ان دونوں باتوں کو اسلام کے تمام فرقے ہرگز نہیں مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی پر ضروری تھا کہ کتابوں کے حوالوں اور دلائل سے اس امر کو ثابت کرتے۔ حضرت مسیحؑ علیہ السلام سے پیشتر حضرت نوح علیہ السلام ہوئے ہیں جن کی عمر ۹۵۰ سال قرآن کریم سے ثابت ہے۔

اور حضرت ابراہیم کی سیاحت و سفر ملاحظہ ہو۔ ملک عراق عرب میں آپ پیدا ہوئے۔ شام کی طرف ہجرت کی ملک مصر میں بھی گئے اور سرزمین حجاز کو بھی اپنے قدم سے مشرف فرمایا۔

(۵)......"قال احب شئی الی اللّٰہ الغرباء قیل ای شئی الغرباء قال الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الیٰ عیسیٰ بن مریم" ﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے پیارے خدا کی جناب میں غریب لوگ ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں؟۔ حضور پرنور نے فرمایا وہ لوگ جو بھاگیں گے اپنے دین کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کی طرف جمع ہوں گے۔﴾ (کتاب کنزالعمال ج ششم ص ۵۱)

مرزا قادیانی کی چالاکی ملاحظہ ہو الفاظ :" الیٰ عیسیٰ بن مریم " کا ترجمہ کرتے ہیں :﴿عیسیٰ مسیح کی طرح﴾ حالانکہ صحیح ترجمہ یہ ہے :﴿عیسیٰ ابن مریم کی طرف﴾ غرض یہ کہ جملہ :" الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الیٰ عیسیٰ بن مریم " کا ترجمہ یہ کرنا کہ :"وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگے ہیں۔" سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ بھاگنے والے جمع ہونے والے لوگ ہیں، نہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ مرزا قادیانی غلط ترجمہ کر کے استدلال پیش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام اپنا دین لے کر

اپنے ملک سے بھاگے تھے۔

(۲)...... بقول مرزا قادیانی لغت کی مشہور و معروف کتاب (لسان العرب ص ۴۳۱) پر لکھا ہے :

" قیل سمی عیسیٰ بمسیح لانه کان سالما فی الارض لا یستقر "یعنی عیسیٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین میں سیر کرتا تھا اور کہیں اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا یہی مضمون تاج العروس شرح قاموس میں بھی ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں ص ۶۹ ،خزائن ص ۷۱ ج ۱۵)

حضرت مسیح علیہ السلام کا وطن ملک شام تھا۔ علاقہ فلسطین شام کا ایک حصہ ہے موجودہ اناجیل اربعہ اور انجیل برنباس کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح تبلیغ کے لئے سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کی بیوی و بچے نہ تھے اور نہ گھر بار تھا۔ ملک شام ملک پنجاب سے بہت بڑا ہے کوئی ضلع گورداسپور کے برابر علاقہ نہیں ہے اور تاریخ روضۃ الصفا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ملک عراق کے شہر نصیبین کی طرف بھی گئے تھے جو بیت المقدس سے قریباً ۴۵۰ کوس دور ہے۔ پس مسیح ناصری نے اپنے رفع سے پیشتر خوب سفر کئے ہیں۔

قادیانی مغالطے سے بچو تاریخ روضۃ الصفا کا حوالہ

(۱)...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

"بہر حال اگر روضۃ الصفا کی روایت پر اعتبار کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اس غرض سے تھا کہ تا فارس کی راہ سے افغانستان میں آویں اور ان گم شدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور ہوئے حق کی طرف دعوت کریں۔" (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۷۶ ،خزائن ص ۶۹ ج ۱۵)

(۲)...... حکیم خدا بخش مرزائی نے اپنی کتاب (عسل مصفے حصہ اول ص ۵۷۱، ۵۷۲)

پر لکھا ہے :

"واقعہ صلیب سے ۴۰ روز تک مسیح حواریوں سے ملتا بھی رہا لیکن خفیہ دروازہ بند کر کے ملا کرتا تھا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حواریو کو افشاء راز سے ممانعت کی گئی تھی اس واسطے ان کو مصنوعی بات بنانی پڑی کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور بعض نے محض یہودیوں کے خیال کو پھیرنے کے لئے کہ وہ تعاقب نہ کریں مصنوعی قبریں بنالیں تاکہ یہودیوں کو یقین ہو جائے کہ مسیح مر گیا حالانکہ مسیح علیہ السلام اس پہاڑ سے اتر کر دوسری سمت کو چل دیئے اور کئی سو میل کی مسافت طے کر کے نصیبین میں پہنچے چنانچہ (کتاب روضۃ الصفاج اول ص ۱۳۳ میں) لکھا ہے : "ملك را حديث ثمعون مستحسن افتاد باحضار روح الله فرمان داد عيسے آمد "یعنی بادشاہ کو ثمون کی بات اچھی لگی حضرت روح اللہ کے بذات خود تشریف لانے کا حکم دیا۔ اور سرخی میں یہ لکھا ہے : "درذ کررفتن عیسیٰ عليه السلام ناحية نصيبين" یعنے عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کا ذکر نصیبین میں ۔ پھر اسی (کتاب کے ص ۱۳۲) پر لکھا ہے : "ارباب اخبار گفته اند که درزمان عيسیٰ باد شاہے بود وولايت نصيبين بغايت متكبروجبار حضرت نبوى بدعوت اه مامور شده متوجهٔ نصيبين گشته" اس تمام عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نصیبین میں گئے۔"

(۲)...... سید صادق مرزائی اٹاوی نے لکھا ہے :

"صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب نومان، شمعون بتایا ہے واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا وہی تھوما حواری

(۴۲) دودھ دینے والا مرد

"ڈاکٹر شینک نے ایک شخص کا ذکر لکھا ہے کہ جسے وہ خوب جانتے تھے وہ اپنے شباب کے زمانہ سے بچاس سال کی عمر تک دودھ دیتا رہا۔"

(رسالہ ہمدرد صحت دہلی بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء ص ۳۰)

(۴۳) بغیر کان کے سننے والا لڑکا

"پشاور (بذریعہ ڈاک) کابل کے اخبار اصلاح میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں درج ہے کہ ہرات کے قریب عبدالرحمٰن نامی ایک شخص کا لڑکا جس کا نام نذر محمد ہے بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ کان کی جگہ اس کے سوراخ تک نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس کے نتھنے کانوں کا بھی کام دیتے ہیں۔"

(اخبار روزنامہ تیج دہلی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۶ کالم نمبر ۳)

(۴۴) گھڑیال کے پیٹ سے زندہ آدمی نکلا

لاہور ۲۰ دسمبر ملتان کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ ایک گھڑیال کے معدہ سے ایک زندہ آدمی نکالا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگھم میں ایک گھڑیال (مگر مچھ) ایک آدمی کو ہڑپ کر گیا۔ ایک ماہی گیر حادثہ کی اطلاع پاتے ہی موقع پر پہنچا اور اس نے کسی تدبیر سے گھڑیال کو ہلاک کر کے اس کا پیٹ چاک کیا اور وہاں سے اس آدمی کو نکالا۔ یہ شخص اگرچہ بیہوش تھا مگر بتدریج اسے ہوش آگیا۔ ہسپتال میں اس کی حالت اچھی ہو رہی ہے۔" (الہلال کلکتہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء ص ۲ نمبر ۸۴)

نتیجہ

"غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تامل و تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسانی پیدائش کے ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں

مرجع ابن مریم ہے وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائیں گے پس وہ زندہ ہیں۔"

الجواب الاول :انه کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا المسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئیں گی۔ مثلاً :

(۱)...... اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے :" هذا صراط مستقیم" یعنی یہ صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر انه کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ نعوذباللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے۔ تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہوگا حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کی رو سے حیات ووفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں اور اس کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک' حضرت امام ابن حزم' حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی' حضرت محی الدین صاحب ابن عربی حضرت عائشہ صدیقہؓ' حضرت ابن جریر' حضرت امام جبائی وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ خود حضرت ابوبکرؓ و حضرت امام حسنؓ کو جنہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذباللہ ضال اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ پس ثابت ہوا کہ انه کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ فافہم۔

(الفضل ۱۰ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ ج ۱۴ ش ۲۱)

مسلمان : قادیانی نامہ نگار کے ان مغالطوں کا جواب ذیل میں مختصر طور پر دیا جاتا ہے :" وما توفیقی الا باالله علیه توکلت والیه انیب"

ورفتن حواریان بدعوت خلق اطراف چوں عیسیٰ علیه السلام بآسمان رفت یہود اصحاب اور اگر فته درتعذیب کشیدند"

(ص ۱۳۶ '۱۳۷)

ناظرین نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں نے کس قدر مغالطہ دیا ہے۔ کتاب تاریخ الصفا میں تو حضرت مسیح ابن مریم کا آسمان پر اٹھایا جانا اب تک آسمان میں زندہ رہنا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا اور فوت ہو کر آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک میں دفن ہونا صاف طور پر لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام اور آپ کے تین حواری نصیبین کی طرف ان کے رفع سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا مذہب یہ ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام میں) کھینچے گئے تھے۔ مرہم عیسیٰ سے ان کے زخموں کا علاج ہوا پھر اس صلیبی واقعہ کے بعد آپ نے عراق 'ایران 'افغانستان' پنجاب وکشمیر کا سفر کیا۔ ۱۲۰ برس کی عمر پائی۔ سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔ تاریخ روضۃ الصفا کا مضمون اس سے بالکل الگ ہے۔ اس کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کے ساتھ مشرقی ممالک کا سفر کیا اور یہ بھی نہیں لکھا کہ مسیح کشمیر میں آکر فوت ہوا تھا۔

(۲)...... صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی عمر مبارک رفع کے وقت ۳۳ سال تھی۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان ج ۳ ص ۲۴۵) اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام صدیقہ کی قبر بیت المقدس میں ہے۔ (تفسیر درمنثور ج ۴ ص ۲۵۱ و نیز سید محمد سعید مرزائی کا خط مندرجہ کتاب اتمام الحجۃ ص ۲۰ '۲۱ حاشیہ) اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مشرقی ملکوں کی طرف آنا سراسر غلط ہے۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کی تاریخوں اور تفسیروں میں یہ کہیں نہیں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد کشمیر میں تشریف لائے اور نہ یہ لکھاہے کہ مسیح کشمیر میں مر گیا۔

(۳)...... بے شک تھوما حواری کی قبر مدراس (میلاپور) میں موجود ہے۔ مگر تھوما حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے بعد ہندوستان میں آیا تھا اور شہر کا لمین واقع احاطہ مدراس میں وہاں کے راجہ کے حکم سے شہید ہوا تھا۔ (کا تھولک کلیسا کی مختصر تواریخ ص ۲۰،۲۱،۲۸)

قادیانی خبط العشوا، حضرت مریم علیہا السلام کی قبر

سید محمد سعید مرزائی ساکن طرابلس کی تحریر

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا۔'' (کتاب اتمام الحجۃ ص ۲۰،۲۱ حاشیہ، خزائن ص ۲۹۹ ج ۸)

(۲)...... ''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ممالک مشرقیہ میں آئیں کیونکہ ان کی قبر بھی ارض مقدسہ میں نہیں........... حضرت مریم کی قبر اب تک کاشغر میں موجود ہے جس کو شک ہو جا کر دیکھ لے۔'' (حکیم خدابخش مرزائی کی کتاب عسل مصفے حصہ اول ص ۴۵۳)

(۳)...... مرزا بشیر احمد ایم اے کے الفاظ :

''آخر کار مسیح کی قبر بھی محلّہ خانیار سری نگر میں مل گئی۔ اس قبر کے متعلق بھی لوگوں سے دریافت کیا گیا اور تاریخ سے پتہ لیا گیا تو یہی م ہوا کہ یہ اسی یوز آسف کی قبر ہے جو انیس سو سال ہوئے کشمیر میں آیا تھا۔ مزید ثبوت یہ ملا کہ وہ قبر اور اس کے ساتھ والی مسیح کی ماں کی قبر ٹھیک اسی طرز پر ہیں جس طرح بنی اسرائیل کی قبریں ہوتی تھیں۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۲۵۶ کا حاشیہ)

نوٹ : سری نگر کے محلّہ خانیار میں ایک قبر تو شہزادہ یوز آسف کی ہے اور دوسری قبر پیر سید نصیر الدین کی ہے۔ (تاریخ کشمیر ص ۸۲)

مرزائی مولویوں کے عجیب و غریب اقوال

(۱)...... مولوی غلام رسول راجیکی فرماتے ہیں :

''اور شام سے کشمیر کی طرف آتے ہوئے درمیان کے سفر میں نصیبین سے درے کی طرف راستہ میں عیسیٰ خیل اور کوہ مری جو دراصل کوہ مریم ہے ایسے نشانوں کا پایا جانا ضرور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مسیح اور حضرت مریم کو ضرور ان مقامات سے کوئی تعلق اور نسبت ہے۔'' (رسالہ التنقید ص ۳۳)

نوٹ : قوم عیسیٰ خیل کے علاوہ موسیٰ زئی، محمد زئی، عمر زئی، یوسف زئی، قومیں بھی تو سرحد پر ہیں اور کوہ سلیمان کو کیوں بھول گئے۔ کیا حضرت سلیمان نبی علیہ السلام یہاں آئے تھے۔

(۲)...... منشی محمد اسماعیل دہلوی قادیانی لکھتا ہے :

''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کشمیر میں للہ دوی (بی بی للہ) کے نام سے مشہور ہیں یہ نام آپ کا عبرانی کے الماہ سے بگڑ کر بنا ہے۔ عبرانی میں جو ان

عورت کو الماہ کہا کرتے ہیں۔" (رسالہ اعجاز احمدی ص ۱۲ حاشیہ و ص ۱۸ حاشیہ)

نوٹ : حضرت للہ دویؒ ایک مجذوبہ کشمیر۔ گزری ہیں اور آپ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے زمانے میں ہوئی ہیں اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی پیدائش ۷۱۲ھ میں اور وفات شریف ۷۸۶ھ میں ہوئی تھی۔ ان کو حضرت مریم علیہ السلام قرار دینا سراسر غلط ہے۔

(۳)...... نظام الدین مرزائی نے کہا ہے :

"اور یہ جو بعض تواریخ میں آیا ہے کہ یوز آسف "شولاپت" سے آیا تھا اور عربی تحریروں میں اصل لفظ "شولابت" آیا ہے یعنی اصل میں "ب" کے ساتھ ہے اور فارسی تحریروں میں حرف "پ" کے ساتھ آیا ہے یہ دراصل "صلیب" کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور کشمیری ملاں آج بھی "صلیب" کو "صولیب" کہتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کو تنبیہ کی گئی پھر بھی "صلیب" ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔"

(ریویو آف بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۲۳)

کتاب اکمال الدین ص ۳۱۷، ۳۲۱، اور کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲، ۴ پر لکھا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا باپ ہندوستان میں ایک حکمران تھا اور اکمال الدین ص ۳۲۵، ۳۵۸، ۳۵۹ اور کتاب شہزادہ یوز آسف ص ۲۶، ۱۲۸ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا وطن سرزمین "سولابط" تھا۔ اسی لفظ کو لفظ "صلیب" سے کیا تعلق ہے ؟۔

(۴)...... سید صادق حسین قادیانی اٹاوی لکھتا ہے :

"پس کیا تعجب کہ اجنبی زبان کا نام ہونے اور مرور زمانہ اور کثرت استعمال کے سبب سے ہندوستان میں برتھولما حواری کا نام بگڑ بگڑا کر بلوہر ہو گیا ہو۔"

(کشف الاسرار ص ۴۶)

یہ بات سراسر غلط ہے کیونکہ کتاب اکمال الدین ص ۳۲۵ اور کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲۶ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کی عقل و علم و کمال و فکر و تدبیر و فہم وزہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین و اہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لنکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم دانا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی طرف آیا حواری بر تحولما تو ملک شام میں ہوا ہے۔

(۵)...... قاضی ظہور الدین اکمل مرزائی نے کہا ہے:

"پکی روٹی وڈی میں لکھا ہے: "جیکوئی پچھے عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی کتنی ہوئی تو آکھ جی ہك سو تریہہ ورے "اب خیال فرمایئے کہ واقعہ صلیب تو ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا پس یقیناً اس کے بعد زمین پر زندہ رہے ہیں اور ۱۲۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔" (ضمیمہ ظہور المسیح ص ۲۲، ۲۳)

قادیانی الفاظ ممکن ہے کی تردید

(۱)...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے اور مسیح نے بھی اپنی ہجرت کی طرف انجیل میں اشارہ فرمایا ہے اور کہا کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں مگر افسوس کہ ہمارے مخالفین اس بات پر بھی غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیح نے کب اور کس ملک کی طرف ہجرت کی بلکہ زیادہ تر تعجب اس بات سے ہے کہ وہ اس بات کو تو مانتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام نے مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے بلکہ ایک وجہ تسمیہ اسم مسیح کی یہ بھی لکھتے ہیں۔ لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔ کیا ممکن نہیں کہ کشمیر میں بھی گئے ہوں اور وہیں

وفات پائی ہو اور پھر جب صلیبی واقعہ کے بعد ہمیشہ زمین پر سیاحت کرتے تو آسمان پر کب گئے۔ اس کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۲۰ حاشیہ، خزائن ص ۱۰۶ ج ۱۷)

نوٹ: یہ جو مرزا نے لکھا ہے کہ: "ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔" صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا، کسی صحیح حدیث نبوی میں بھی یہ نہیں ہے۔ اناجیل اربعہ مروجہ کے الفاظ ہم مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے۔ (تاریخ روضۃ الصفاج اول ص ۱۳۰، ۱۳۵) میں یہ لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام نصیبین کی طرف گئے تھے پھر ملک شام میں واپس آئے اور آسمان پر اٹھائے گئے۔

مسیحی تاریخوں، اسلامی تاریخوں و تفسیروں اور اہل کشمیر کی تاریخی کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد شام سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے اور یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر میں ہے۔

(۲)...... مولوی غلام رسول مرزائی کے الفاظ:

"مولوی ابراھیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شہزادوں سے ایک شہزادہ سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شہزادہ بھی ہو چکا ہو۔ جس کا نام مسیح علیہ السلام کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو جیسا کہ سینکڑوں آدمیوں کا نام انبیاء کے نام پر ابراھیم، اسحٰق، اسماعیل، یعقوب، یوسف، داؤد، سلیمان، عیسیٰ، محمد وغیرہ بطور تفاؤل رکھا جاتا ہے۔" (رسالہ التنقید ص ۲۵)

(۳)...... مفتی محمد صادق مرزائی کی تحریر لیڈی مسز فروکا بیان:

"اور کچھ عرصہ ہوا ہمارے ایک دوست مولوی دستگیر صاحب احمدی کو جو میلا پور میں رہتے ہیں ایک لیڈی مسز فرد نام نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ خود حضرت مسیح بھی ہندوستان آئے تھے اور ممکن ہے کہ تھوما کا کام دیکھنے گئے ہوں۔ تھوما خود بھی کہتے ہیں کہ مسیح نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔"

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ ۲اپریل، ۴ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۵)

(۴)...... "جیسا کہ بعض مورخین کی رائے ہے تھوما اور اس کے بعد بار تھولو میو ہر دو صاحبان ہندوستان تشریف لائے اور مرقس نے بھی اپنے ایلچی بھیجے اور ممکن ہے کہ بعض دیگر حواری بھی آئے ہوں۔"

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵، مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۰)

(۵)...... شیر علی مرزائی کی تحریر:

"اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ ممکن ہے کہ جس طرح گوتم کو بدھ (یعنی حکیم) کا خطاب دیا گیا حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی یہی خطاب دیا گیا ہو۔ بدھ صرف گوتم کا ہی نام نہیں گوتم سے پہلے بھی اور پیچھے بھی کئی بدھ ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح کے ہند میں آنے پر ممکن ہے کہ اہل ہند نے ان کو بدھ کا خطاب دیا ہو۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷۴)

جواب

الفاظ "ممکن ہے" کوئی دلیل نہیں ہو سکتے۔ دلیل کے بغیر کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہوتی:

"ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ج ۹ نمبر ۹ ص ۳۴۸)

نتیجہ

نتیجہ یہ نکلا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی قبر نہیں ہے اور قادیانی مذہب باطل ہے۔

عمر مرزا

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

فصل اول

الہامات مرزا

(۱)...... " وتریٰ نسلا بعیدا اولنحیینك حیٰوۃ طیبۃ ثمانین حولااوقریبا من ذالك " (البشریٰ ج ۲ ص ۹، ازالہ اوہام ص ۶۳۵، خزائن ص ۴۴۳ ج ۳)

(۲)...... " چھتیسویں پیشگوئی یہ ہے کہ جیسا کہ میں ازالہ اوہام میں لکھ چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی۔ " (سراج منیر ص ۷۹، خزائن ص ۸۱ ج ۱۲)

(۳)...... " میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔ " (تریاق القلوب ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ص ۱۵۲ ج ۱۵)

(۴)...... " اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم " (حقیقت الوحی ص ۹۶، خزائن ص ۱۰۰ ج ۲۲)

(۵)...... " تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسی برس یا دو چار اوپر یا نیچے ہوگی۔ " (کتاب منظور الٰہی ص ۲۲۸)

(۶)...... " چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی سے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: " ثمانین حولا اوقریباً من ذالك اوتزیدعلیہ سنینا وتریٰ نسلا بعیدا " یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ لے گا۔ " (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ص ۴۱۹ ج ۱۷، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹، خزائن ص ۶۶ ج ۱۷)

(۷)......"اور پھر (خدا نے) فرمایا:" لنحیینك حیوٰة طیبة ثما نین حولا اوقریباً من ذالك وتری نسلا بعیدا.........." ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔اسی برس یااس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یازیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔"

(اربعین نمبر ۳ص ۳۹'خزائن ص ۴۲۲ج ۱۷'ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۲'خزائن ص ۲۹ج ۱۷'البشریٰ ص ۲ج ۲)

(۸)......"سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے بر خلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔"

(اربعین نمبر ۳ص ۱۰'خزائن ص ۳۹۴ج ۱۷'ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸'خزائن ص ۴۴ج ۱۷)

(۹)......"میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے۔"

(رسالہ تحفۃ الندوہ ص ۲'خزائن ص ۹۳ج ۱۹)

(۱۰)......"اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مرضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افتراء پر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسہ پر کہتا ہے کہ میری عمر اسی برس کی ہوگی۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ص ۵'خزائن ص ۴۷۱ج ۱۷)

(۱۱)......"اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،ضمیمہ ص ۹۷'خزائن ص ۲۵۸ج ۲۱)

۱۹۰۵ء میں مرزا کی عمر ۶۷ سال تھی۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹'خزائن ص ۱۱۸ج ۲۱)

نوٹ:"اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چہتر اور

چھیاسی کے اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔"
(کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ص ۲۵۹ ج ۲۱)

فصل دوم

پیدائش مرزا

(۱)......مرزا قادیانی کے الفاظ :

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے" (کتاب البریہ ص ۱۴۶، خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳ حاشیہ)

(۲)...... حکیم نورالدین صاحب بھیروی لکھتا ہے :

"سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود ۱۸۳۹ء"
(کتاب نورالدین ص ۱۷۰)

(۳)...... حضرت مرزا صاحب ۱۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔"(یعنی ۱۸۳۹ء)(رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۳ نمبر ۲،۳، بابت ماہ فروری، مارچ ۱۹۰۸ء ص ۵۶)

(۴)...... "الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ ہجری کو ہوئی ہے۔" (یعنی ۱۸۳۹ء)(اخبار الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶، رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری، مارچ ۱۹۰۸ء ص ۹۱)

(۵)...... "آپ ۱۸۳۹ء یا ۴۰ میں بمقام قادیان اسی مکان میں جہاں سکونت ہے توام پیدا ہوئے۔" (اخبار بدر ج ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۲)

(۶)...... "آپ کی مبارک پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔" (اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۴۳، ۴۴ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۱۴)

(۷)...... "مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء، ۴۰ میں ہوا تھا۔"
(اخبار بدر مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵، اخبار الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷ پر بحوالہ رسالہ سرستی)

(۸)......"اس فرقہ (احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے۔ آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔" (اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء ص ا کالم نمبر ۲)

(۹)......"آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔"
(کتاب عسل مصفےٰ حصہ دوئم (مطبوعہ ۱۹۱۴ء الہ بخش پریس قادیان) ص ۲۳۲ (بحوالہ اخبار علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ)

(۱۰)......"۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔" (رسالہ سوانح حضرت مسیح موعود ص ۷ اور اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۹ شوال و ۳ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ ص ۹)

(۱۱)......"۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی تواریخ میں بہت بڑا مبارک سال ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضٰی کے گھر قادیان میں وہ موعود مہدی پیدا فرمایا جس کے لئے اتنی تیاریاں زمین و آسمان پر ہو رہی تھیں۔" (کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ "مسیح موعود کے حالات" مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی ص ۶۰، ۶۱)

(۱۲)......"اور مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقعہ ہونا مرسلانہ بعثت کے نشانات کا مظہر ثابت ہوتا ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھی سلطنت کا تاج تھا جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا۔" (کتاب براہین احمدیہ کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ مسیح موعود کے حالات ص ۶۱)

(۱۳)......"حضرت مرزا قادیانی نے بموضع قادیان ضلع گورداسپور ۱۸۳۹ء میں پیدا ہو کر نزول جلال فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔"
(صوفی ابو عنایت الرحمٰن مرزائی مالیر کوٹلوی اپنے رسالہ استفتائے لاثانی بر قائلین ممات حضرت مسیح آسانی (گلزار ہند سٹیم پریس لاہور) ص ۱۵)

(۱۴)......"مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔"
(کتاب مذاہب الاسلام (مطبوعہ ۱۹۱۳ء خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور) ص ۱۰۷)

(۱۵)......"مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں توام پیدا

ہوئے۔" (اخبار وکیل مورخہ ۳جون ۱۹۰۸ء ص۸ کالم نمبر۱)

(۱۶)...... "یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔" (اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۴جون ۱۹۱۲ء ص ۲، کتاب رؤسائے پنجاب ج دوم ص ۶۹ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء ص ۳۲۵)

(۱۷)...... "مرزا کا تولد ۱۸۳۹یا ۱۸۴۰میں ہوا۔" (عسل مصفیٰ ج۲ص ۵۷۶)

(۱۸)...... "بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بمقام قادیان سکھوں کے عہد حکومت کے آخری ایام میں قریباً ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ خاندان کے لحاظ سے آپ مغل تھے۔"

(احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء مولفہ محمد منظور الٰہی مرزائی ص ۳۵)

(۱۹)...... حضرت مرزا صاحب کی ولادت باسعادت سکھوں کے آخری وقت یعنی ۱۸۳۹یا ۱۸۴۰میں ہوئی۔" (عسل مصفیٰ ص ۵۷۵)

نوٹ: ان ۱۹ تحریروں سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یعنی ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

ایک عجیب بات

مرزا قادیانی کے الفاظ :

"میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۴، خزائن ص ۲۵۲ ج ۱۷ حاشیہ، رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳۳، ۳۶)

نوٹ: واضح ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا تھا۔ (اخبار الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم نمبر ۳) پس اس تحریر کی رو سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۲۵۹ھ

یعنی ۱۸۴۳ء بنتا ہے۔ چنانچہ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴) پر ہے :

''اور ۱۲۶۰ھ پیدائش مسیح موعود کا سال''

فصل سوئم

مرزا قادیانی کی عمر

قوی دلائل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر چوہتر سال سے کم ہوئی ہے۔ جس کے لئے ذیل میں بیس سے زیادہ دلائل لکھے جاتے ہیں :

دلیل نمبر ۱ : مرزا قادیانی کے الفاظ :

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۶، خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳ حاشیہ، اخبار بدر قادیان مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵، کتاب حیاۃ النبی ص ۹۴ ج ۱، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

نوٹ : مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے تھے۔

(عسل مصفیٰ ج ۲ ص ۶۱۴)

پس آپ کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب سے اور ۷۱ سال قمری حساب سے ہوئی ہے۔

دلیل نمبر ۲ : ''اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۲۰، اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

نوٹ : اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب کی رو سے بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۳ :"میری عمر قریباً چونتیس پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کاانتقال ہوا۔" (کتاب البریہ ص ۱۵۹ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۱۳ حاشیہ، رسالہ ریویو بابت ماہ جون ۱۹۰۱ء ص ۲۲۳، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۵، کتاب حیاۃ النبی ج اول ص ۴۳)

نوٹ : مرزاغلام مرتضٰی ۱۸۷۴ء میں فوت ہوئے تھے۔(نزول المسیح ص ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، خزائن ص ۴۹۴، ۴۹۵ ج ۱۸)اس وقت مرزا قادیانی ۳۵ برس کے تھے۔ پس کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۴ :"۱۶ مئی ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود کابیان جو آپ نے عدالت گورداسپور میں بطور مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ بند کرنے راستہ شارع عام جو مسجد کو جاتا تھا۔ میں حسب ذیل دیا۔اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ میں سچ کہوں گا۔ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔" (کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۱)

نوٹ : مئی ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ کے قریب تھی۔ پس مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷، ۶۸ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۵ :"۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کاذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص کر ہمارے لئے استادر کھے ہوئے تھے پڑھاکرتاتھا۔اوراس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔"

(اخبار الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶، کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸)

نوٹ : اگر ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۱۷ برس ہو تو ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷، ۶۸ سال بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۶ :"حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا

ہوا۔اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔"

(کتاب سیرۃ المہدی ص ۵۶ ج ۲ نمبر ۲۸۳ منظور الٰہی ص ۳۴۳)

نوٹ : خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ۱۹۱۳ء بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء عیسوی میں پیدا ہوئے تھے۔(سیرت المہدی ص ۱۹۶ ج ۲ روایت ۴۶۷) پس اس حساب سے بھی مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۸'۶۹ سال بنتی ہے۔)

دلیل نمبر ۷ :" مشیر اعلیٰ ! اب جناب کی عمر کیا ہوگی ؟۔ حضرت اقدس! ۶۵ یا ۶۶ سال۔"

(اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۹ مورخہ ۷'۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲)

نوٹ : ماہ مارچ ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال تھی۔ پس ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۸ : ۱۹۰۵ء مرزا قادیانی نے بمقام جالندھر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا :

" خدا تعالیٰ ایک مفتری' کذاب انسان کو اتنی لمبی مہلت نہیں دیتا کہ وہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ جاوے۔ میری عمر ۶۷ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے بڑھ گیا ہے۔"

(رسالہ پیغام امام ص ۳۵)

نوٹ : ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی ۶۷ سال کے تھے۔ پس سالی وفات ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰ سال تھی۔

دلیل نمبر ۹ :"میری عمر اس وقت تقریباً ۶۸ سال کی ہے۔"

(کتاب حقیقت الوحی ص ۲۰۱ خزائن ص ۲۰۹ ج ۲۲ حاشیہ)

نوٹ : کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔اس وقت

مرزا قادیانی کی عمر ۶۸ سال تھی۔ پس سال وفات ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر ۱۰: ’’اور انہوں نے (یعنی کریم بخش نے) نہایت رقت سے چشم پر آب ہو کر کئی جلسوں میں میرے روبرو اس زمانہ میں جبکہ چودھویں صدی میں سے ابھی آٹھ برس گزرے تھے یہ گواہی دی کہ مجذوب گلاب شاہ صاحب نے آج سے تیس برس پہلے یعنی اس زمانہ میں جبکہ یہ عاجز قریباً بیس سال کی عمر کا تھا۔ خبر دی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۵۹، خزائن ص ۱۴۹ ج ۱۷ حاشیہ)

نوٹ: اس جگہ مرزا قادیانی اپنی عمر ۱۳۰۸ھ میں تقریباً پچاس سال تحریر فرماتے ہیں۔ پس کل عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۱: (الف)...... ’’اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔‘‘ (کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۳، خزائن ص ۲۶۰ ج ۱۷)

(ب)...... ’’اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا تھا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۶، خزائن ص ۲۶۴ ج ۱۷)

نوٹ: کتاب تحفہ گولڑویہ ۱۳۱۷ھ میں لکھی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ پس سال وفات ۱۳۲۶ھ میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر ۱۲: (الف)...... ’’اور میں چالیس سال کا تھا کہ الہام کا دروازہ مجھ پر کھولا گیا۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص ۷۲، خزائن ص ۲۰۹ ج ۷)

(ب)...... ’’میرے اس دعوے وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ وہ تئیس برس تھے

اور یہ تیس سال کے قریب۔" (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ص ۲۱۴ ج ۲۲) یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اول حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں۔ اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس سال گزر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ حاشیہ خزائن ص ۲۱۵ ج ۲۲)

نوٹ: کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ستر برس قمری (۳۰+۴۰) تھی۔ پس کل عمر ۷۱ سال قمری ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۳: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا اور ستر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۹، خزائن ص ۴۶۱ ج ۲۲)

نوٹ: حقیقت الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی اس وقت عمر ۷۰ سال تھی ۱۹۰۸ء میں وفات تو عمر ۷۱ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۴: "آتھم کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے" (کتاب اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ص ۱۰۹ ج ۱۹)

نوٹ: اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کالم نمبر ۳ میں ہے:

"اس عبارت سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی اس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا

۱۸۴۰ء میں سکھوں کے اخیری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترھویں برس میں تھا۔ اب حساب کرلو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہئے تھی یا کہ نہیں۔"

نوٹ: ۱۹۰۲ء میں مرزا کی عمر ۶۴ سال تھی۔ پس ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰ ½ ۷۱ سال قمری ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۵: مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دفعہ کہا:

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۱ ج ۳، خزائن ص ۳۳۹ ج ۱۳، اشتہار حضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء ص ۳)

فروری ۱۸۹۸ء میں مرزا قادیانی کی عمر قریباً ساٹھ برس ہوئی تو مئی ۱۹۰۸ء میں ستر برس کی عمر ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۶: "اور اب حضرت کی عمر ۶۵ سال کی ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰، ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۱۳) نومبر ۱۹۰۴ء میں مرزا صاحب ۶۵ سال کے تھے تو مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۷: "اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں تخمیناً ۲۴ سے کم اور ۲۸ سے زیادہ نہ تھی۔ غرضیکہ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سے متجاوز نہ تھی۔" (راقم امیر حسن) (کتاب حیاۃ النبی یعنی سیرت مسیح موعود حصہ اول ص ۶۲)

۱۸۶۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر کا ۲۸ سال سے زیادہ نہ ہونا ثابت کرتا ہے

کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۷۲ سے کم تھی۔

دلیل نمبر ۱۸: "سب سے پہلے ۱۸۶۶ء میں اندر من مراد آبادی نے جب ہمارے سیدو مولا امام حضرت مسیح موعود کی عمر کوئی بیس برس سے بھی کم ہو گی۔ پاداش اسلام نام ایک گندی سے گندی کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو ستایا۔"

(اخبار الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء ص ۱۲)

اگر ۱۸۶۶ء میں مرزا قادیانی کی عمر بیس برس سے بھی کم ہو تو کل عمر آپ کی اس حساب سے ۶۷ سال سے کم بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۱۹: "مرزا صاحب جنہوں نے ستر برس عمر پائی قادیان ضلع گورداسپور میں جاگیر دار تھے اور ذات کے مغل تھے۔"

(کتاب عسل مصفے حصہ دوم ص ۶۳۲ پر (بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ) اور ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۲۲)

دلیل نمبر ۲۰: "مرزا غلام احمد خان صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور جن کی وفات گزشتہ منگل کو ۶۹ برس کی عمر میں لاہور ہوئی۔"

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۲۱ کتاب عسل مصفے حصہ دوم ص ۶۳۳)

فصل چہارم

عمر مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

(۱)...... "دسمبر ۱۹۰۰ء میں آپ کی عمر ۷۵ کے قریب تھی۔ لہذا وفات کے وقت مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۸۲، ۸۳ ہوئی۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۴۴)

(۲)...... "اب اگر حضرت مسیح موعود چوہتر سال عمر پا کر وفات پا جاتے تو بھی وعدہ الٰہی جو عمر کے متعلق تھا پورا سمجھا جاتا۔ لیکن حکمت الٰہی نے حضرت مسیح

موعود کو ۸۰ سال عمر عنایت فرمائی۔" (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۴۱)

(۳)...... " قاضی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۸۷ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ وہ مرزا غلام احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے۔ یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلالیا۔" (ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۴۳۹)

(۴)...... " معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس سال تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال [illegible]"

(ریویو آف ریلیجز بابت ماہ [illegible])

(۵)...... "جب حضرت اقدس نے وفات پائی تو آپ [illegible] ۷ سال کے تھے۔" (تشحیذ الاذہان [illegible] جولائی ۱۹۰۶ء ص ۲۸۸)

(۶)...... (کتاب نورالدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹) میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء [illegible] ۶ سال عمر پانا لکھا ہے:

(۷)...... "رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴ پر مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۲۶۰ھ لکھا ہے اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۶ سال قمری بنتی ہے۔

(۸)...... "اسی وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا قادیانی کی عمر عین شباب کی تھی۔ یعنی ۲۱ برس۔" (کتاب عسل مصفے حصہ دوم ص ۵۲۲)

نوٹ : مرزا قادیانی کی وفات ۱۳۲۶ھ، تو اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۵۹ سال بنتی ہے۔

فصل پنجم

پیدائش مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

(۱)...... "صحیح امر یہی ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۲۸ء یا ۱۸۲۹ء میں ہوئی۔" (مرزائی اخبار الحق دہلی مورخہ ۲۰'۲۷ فروری ۱۹۱۴ء ص ۴)

(۲)...... رسالہ (ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۴۳۹) پر مرزا قادیانی کی عمر ۸۷ سال لکھی ہے اس سے آپ کی پیدائش کا سنہ ۱۸۳۰ء بنتا ہے۔

(۳)...... "میرے خیال میں خاتم المصلحین کا سر الصلیب المہدی ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔" (اخبار بدر مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۰۸ء ص ۶)

(۴)...... "مرزا صاحب ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔" (اخبار بدر مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۸ء ص ۴' بدر مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء ص ۹' ریویو بابت ماہ مارچ ۱۹۲۴ء ص ۸' ریویو بابت ماہ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۷۱' ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۳۳' تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء ص ۶' بدر ۲۵ جون ۱۹۰۸ء ص ۲' ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۹۲)

(۵)...... "سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود ۱۸۳۹ء" (کتاب نور الدین ص ۱۷۰ کی سطر ۱۱)

(۶)...... "اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعود کا سال۔" (ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴)

نوٹ :اس حساب سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۸۴۴ء بنتا ہے۔اب دیکھئے ان چھ حوالہ جات میں قادیانیوں نے مرزا کی پیدائش ۱۸۲۸ء سے ۱۸۴۴ء تک پھیلادی ہے۔اب خود مرزائی فیصلہ کریں کہ کون سا سن صحیح ہے۔

فصل ششم

مرزائیوں کی تحریروں کی تردید

قادیانی: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ص ۲۵۸ ج ۲۱)

اور (تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ص ۲۸۳ ج ۱۵) سے ظاہر ہے کہ آپ کی عمر چالیس برس کی تھی کہ مکالمہ مخاطبہ شروع ہوا تو ۳۰، ۴۰ مل کر کل ستر برس ہوئے اور یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی ہے تو تہتر سال شمسی لحاظ سے جو قمری لحاظ سے ۷۵ سال ہوئی۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۹۷، خزائن ص ۲۵۸ ج ۲۱) پر الفاظ (ستر برس کے قریب) لکھے ہیں نہ کہ ستر برس۔ یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی تھی اور مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی۔ پس ۱۹۰۵ء میں ان کی عمر ۶۶ سال تھی اور (تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۴، خزائن ص ۲۵۲ ج ۱۷ کے حاشیے) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنی الف ششم میں گیارہ برس رہتے تھے کہ مرزا قادیانی پیدا ہوئے تھے۔ (نیز دیکھو ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳۳، ۳۶) الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا۔ اس حساب سے مرزا صاحب کی پیدائش کا سال ۱۲۵۹ھ بنتا ہے اور ۱۹۰۵ء یعنی ۱۳۲۳ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال قمری تھی۔ پس کل عمر ۱۳۲۶ھ میں ۶۷ سال قمری ہوئی۔

قادیانی :"آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ قریب ۶۴ سال کے۔ اور آتھم ۱۸۹۶ء میں مرا اس کے مرنے کے بعد آپ بارہ برس زندہ رہے۔ اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۶ کے قریب ہوئی۔

(اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ص ۱۰۹ ج ۱۹، رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان :"مرزا قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی اس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳) کی سطر ۷ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا اب حساب کر لو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہیے تھی یا کہ نہیں۔"

(قادیانی اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کالم نمبر ۳)

۱۹۰۲ء کے ماہ دسمبر میں مرزا قادیانی ۶۴ برس کے تھے۔ پس مئی ۱۹۰۸ء میں ۶۸ یا ۶۹ برس عمر تھی۔

قادیانی :"یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۹۹، خزائن ص ۲۰۸ ج ۲۲) اور (تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ص ۲۸۳ ج ۱۵ میں) فرماتے ہیں: پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس کی تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال ہوئی۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان : مرزا قادیانی کا ایک قول :

''میری پیدائش اس وقت ہوئی تھی جب چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے تھے۔'' (ریویوج ۲۳ نمبر ۴ص ۳۳۲،۳۳۶، تحفہ گولڑویہ ایڈیشن اول حاشیہ ص ۹۵، خزائن ص ۵۲ ج ۱۷)

اس حساب سے مرزا کا سن ولادت ۱۲۵۹ھ بنتا ہے۔ کیونکہ الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا تھا۔ پس ۱۲۹۰ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۳۱ برس قمری تھی اور کل عمر ۶۷ برس قمری تھی نہ کہ ۷۶ سال۔ ۷۶ کو الٹا دینے سے ۶۷ بنتا ہے۔

قادیانی : اور خلیفہ اول نے سن پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے نہ کہ ۱۸۴۰ء۔ جیسا کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں اور اگر ۱۸۳۹ء کو بھی شامل کیا جائے تو آپ کی کل عمر ستر برس بنتی ہے جو قمری لحاظ سے قریباً ۷۲ برس بنتی ہے جو مولوی صاحب کے نزدیک مصداق الہام ہو سکتی ہے۔ (ریویوج ۲۳ نمبر ۴ص ۲۴)

مسلمان : ''سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء۔'' (مولوی نورالدین صاحب بھیروی کی کتاب نورالدین (مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) ص ۱۷۰ سطر ۱۲)

اور اس کتاب کے ص ۱۷۱ کی سطر ۱۹ میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس کی عمر پانا لکھا ہے۔ ۶۹ برس شمسی ۷۱ برس قمری بنتا ہے۔ ۷۴ سال سے کم عمر ہوئی۔

قادیانی : چنانچہ ہم خلیفہ اول کی دوسری شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ (ریویو آف ریلیجنز ج ۷ ص ۲۰۰ میں) تحریر کرتے ہیں :

''مرزا صاحب مغفور کی کیا عمر تھی۔ جب آپ کا انتقال ہوا۔ اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے مرزا سلطان احمد صاحب نے تولد کا سن ۱۸۳۶ء، ۳۷ بتایا

ہے۔ پس اس شمسی حساب سے آپ کی عمر قمری حساب میں چوہتر پچھتر ہوئی ہے اور کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور حضرت نے نصرۃ الحق میں قریباً یہی لکھا ہے۔"

(ریویو ج ۲۳ نمبر ۴ ص ۲۴)

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (مطابق ۱۳۲۶ھ) کو فوت ہوئے تھے۔ مولوی حکیم نور الدین کی کتاب نور الدین نامی فروری ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے چار سال اور چار ماہ بعد یعنی مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ان کے مریدوں نے اس اعتراض کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب کے الفاظ (اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے) سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مولوی حکیم نور الدین نے مرزا قادیانی کی زندگی میں فروری ۱۹۰۴ء میں کچھ اور لکھا تھا اور ان کے مرنے کے بعد کچھ اور لکھا۔

قادیانی : مرزا سلطان احمد کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے اور اب ہم دوسرے طریق سے مرزا سلطان احمد کی روایت پیش کرتے ہیں۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب (سیرۃ المہدی ص ۱۹۶، ۷ ۱۹اج اول قدیم، جدید ج اول ص ۲۱۵) میں لکھا ہے :

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے عزیزم مرزا رشید احمد (جو مرزا سلطان احمد کا چھوٹا لڑکا ہے) کے ذریعے مرزا سلطان احمد سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کے سن ولادت کے متعلق کیا علم ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے ۱۸۳۶ء میں آپ کی ولادت ہوئی تھی۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۴)

مسلمان : مرزا سلطان احمد کی روایت غلط ہے کیونکہ :

(۱)...... مرزا قادیانی کے الفاظ:

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔" (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، رسالہ ریویو ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۹، اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵، کتاب حیات النبی ج اص ۴۹، الحکم ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء)

(۲)...... "حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔"

(کتاب سیرۃ المہدی ص ۲۵۶ جلد اقدیم، جدید اول ص ۲۷۳)

خان بہادر مرزا سلطان احمد ۱۹۱۳ء، بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء بنتا ہے۔

قادیانی: ایڈیٹر زمیندار مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اخبار زمیندار میں آپ کی وفات پر لکھا تھا کہ:

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال ہوگی اور ہم چشم شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔"

اس شہادت کی رو سے بحساب قمر ۷۴ سال بنتی ہے۔

(ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۵)

مسلمان: مرزا قادیانی نے ایک بار کہا:

"۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے پڑھا کرتا رہا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی......... الخ۔"

(اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۴۰ ص ۱۶، کتاب منظور الٰہی ص ۳۸۴)

۱۸۵۹ء میں مرزا قادیانی سترہ برس کے تھے تو ۱۹۰۸ء میں ۶۶، ۶۷ سال عمر ہوئی نہ کہ ۷۴ سال۔

قادیانی : ملک دین محمد صاحب افسر انہار ریاست بہاول پور فرماتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں وہ دہلی میں حضرت مرزا قادیانی کو ملے تھے اور اس وقت انہوں نے مرزا قادیانی سے ان کی عمر کے متعلق سوال کیا تھا کہ کتنی ہے تو آپ نے جواب دیا تھا کہ چونسٹھ یا پینسٹھ سال کی عمر ہو گی۔ اس واقعہ کے سترہ سال بعد آپ فوت ہوئے ہیں اور اس حساب سے آپ کی عمر اکاسی بیاسی سال بنتی ہے۔ (الفضل مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء ص ۴، فاروق مورخہ ۸، ۱۵ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۹، ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۴۲، ۴۳، ۴۴، اخبار بدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۸)

مسلمان : مرزا قادیانی کی عمر ۱۸۹۱ء یا ۱۳۰۸ھ میں ۶۴ یا ۶۵ برس نہ تھی بلکہ قریباً پچاس سال کی تھی۔

(۱)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔"

(تحفہ گولڑویہ (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی) ص ۱۶۳، خزائن ص ۲۶۱ ج ۱۷)

۱۹۰۰ء (۱۳۱۸ھ) میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ برس تھی۔ پس ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی ۵۱ برس عمر رکھتے تھے۔

(۲)...... مشیر اعلیٰ نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ اب جناب کی عمر کیا ہو گی۔ اس پر مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ۶۵ یا ۶۶ سال۔

(اخبار الحکم مورخہ ۱۷، ۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲)

۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی ۶۵ یا ۶۶ سال کے تھے تو ۱۸۹۱ میں ۵۲ یا ۵۳ سال

عمر تھی اور ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال شمسی۔ یہ تو نا ممکن ہے کہ ۱۸۹۱ء میں عمر ۶۴ یا ۶۵ سال ہو اور تیرہ سال کے بعد ۱۹۰۴ء میں ۶۶ سال۔

نتیجہ

ان تمام دلائل کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

بشارت احمد صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے دین اسلام کی خدمت کی توفیق دی اور میری مدد فرمائی۔ میری کتابیں مراق مرزا' مرزائیت کی تردید بطرز جدید' حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور عمر مرزا' پنجاب کے اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث مسلمانوں میں مقبول ہوئیں اور چند مہینوں میں (یعنی ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء اور جنوری تا اپریل ۱۹۳۳ء) ان کی اشاعت کثرت سے ہوئی۔ خصوصاً پنجاب کے دارالسلطنت لاہور 'نوشہرہ چھاؤنی' پشاور چھاؤنی' ضلع جالندھر اور امرتسر کے مسلمانوں نے ان کتابوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔

فرقہ مرزائیہ کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص توفیق ومدد عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص حافظہ اور خاص دماغ وذہن عطا کیا ہے۔

جماعت مرزائیہ کے نام نہاد خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔"

(کتاب انوار خلافت ص ۹۰)

مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے:

"اول دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت

ابراھیم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت : "مبشرابرسول یاتی من بعدی اسمه احمد" سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸)

میاں محمود قادیانی نے (کتاب انوار خلافت ص ۱۸'۲۰'۲۱'القول الفصل ص ۳۱'حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸ اور اخبار الفضل مورخہ ۲'۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۳ میں) اس بشارت کا اصل اور حقیقی مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک گمراہ کن عقیدہ ہے اور قرآن مجید کی نصوص قطعیہ 'احادیث صحیحہ 'اقوال صحابہؓ اور اجماع مفسرین کے خلاف ہے۔ شیعہ 'سنی 'حنفی 'شافعی 'مالکی 'حنبلی اور اہل حدیث سب فرقے اس بات کو مانتے ہیں کہ اس بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے مصداق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ اہل سنت تفسیروں میں سے تفسیر ابن کثیر 'ابن جریر 'غرائب القرآن 'فتح البیان 'مواہب الرحمٰن 'درمنثور 'خازن 'مدارک 'بیضاوی 'جلالین 'کمالین 'فتوحات الٰہیہ 'بحر المحیط 'روح البیان 'روح المعانی 'معالم التنزیل 'حسینی 'قادری 'مفاتیح الغیب 'ابی السعود 'عرائس البیان 'سراج منیر 'تبصیر الرحمٰن 'جامع البیان 'فوز الکبیر 'ترجمان القرآن 'اکسیر اعظم 'فتح المنان 'اعظم التفاسیر 'اتقان 'بحر مواج 'الدر القیط 'تفسیر الوجیز 'حاشیہ شیخ صاوی علی جلالین 'النہر الماد 'تاج التفاسیر 'تفسیر محمدی اور کتب معتبرہ مثلاً کنز العمال 'مسند احمد 'مشکوٰۃ 'مرقاۃ 'لمعات 'مظاہر حق 'فتح الباری 'ارشاد الساری 'عمدۃ القاری 'خصائص الکبریٰ 'کتاب الشفاء 'نسیم الریاض 'مواہب اللدینہ 'شرح مواہب 'الجواب الصحیح وغیرہ میں لکھا ہے کہ :

"حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی یہ بشارت آنحضرت ﷺ کے لئے ہے۔ چونکہ میاں محمود احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کا عقیدہ قرآن مجید 'احادیث

صحیحہ 'اقوال صحابہؓ اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کی تردید میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرزائی لوگ باطل عقیدے سے توبہ کر کے اسلام کو قبول کریں۔ اور اس آخری نبی کا دامن پکڑیں جو رحمۃ اللعالمین' سید المرسلین اور شفیع المذنبین ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز : حبیب اللہ امرتسری

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

بشارت اسمہ احمد ﷺ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۰

آیت قرآنی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" واذا قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقالما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۰ فلما جآء ھم باالبینت قالوا ھذٰا سحرمبین ۰ "
(سورۃ الصف آیت نمبر ۶)

﴿اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل! تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اس ایک رسول کے کہ میرے بعد آوے گا۔ (صفاتی نام اس کا احمد ہے) پس جب وہ احمد ان لوگوں کے پاس کھلی دلیلوں کے ساتھ آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔﴾

احادیث رسول ربانی

(۱)...... " عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسمآء انا محمدوانااحمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ بی الکفروانا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی واناالعاقب (والعاقب الذی لیس بعدہ نبی) " (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۱ باب ماجاء فی اسماء رسول اللّٰہ، ترمذی ج ۲ ص ۱۰۷، فتح الباری پارہ ۱۴ ص ۳۱۲، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۵۰۹، ارشاد الساری ج ۶

ص ۲۱ فیض الباری پارہ نمبر ۱۴ ص ۵۳، مسند احمد ج ۴ ص ۸۰، ۸۴، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۱، مواہب الرحمن پارہ ۲۸ ص ۲۷۳، مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۵ ج ۲ باب اسماء النبی وصفاتہ، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۶۷۳، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۵۰۶، مظاہر حق ج ۴ ص ۵۰۰، ابن کثیر ج ۸ ص ۹۱، ابن کثیر ج ۹ ص ۴۴۹ تا ۴۴۰، الشفاء ج اول ص ۱۴۴، شرح الشفاء ج اول ص ۴۸۵، ۴۸۶، دلائل النبوۃ ج اول ص ۱۲، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۳ اور درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴، مصنفہ شرح مؤطا ج دوم ص ۲۴۷، نسیم الریاض ج ۲ ص ۳۸۱)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹادے گا اللہ میرے ساتھ کفر کو، اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور عاقب وہ ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شخص نبوت کے خلعت سے سرفرازنہ کیا جائے) (یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہوگا) والعاقب الذی لانبی بعدہ یہ تفسیر امام زہری تابعی کی ہے جیسا کہ (مسند احمد ج ۴ ص ۸۴ سے واضح ہے لیکن ترمذی مطبع مجتبائی ص ۱۰۷ ج ۲ باب ماجاء فی اسماء النبی) کے تحت جبیر ابن مطعمؓ کی روایت وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی سے ثابت ہے کہ یہ حدیث نبوی کا حصہ ہے اور اپنے نام عاقب کی حضور علیہ السلام نے: "الذی لیس بعدی نبی" سے تفسیر فرمائی ہے۔

(ب)......"عن العرباض بن سارية عن رسول الله ﷺ انه قال انی عندالله مکتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل فی طينة وساخبرکم باول امری دعوة ابراهيم عليه السلام وبشارة عيسىٰ ورويا امی التی رأت حين وضعتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام"(مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۷، ۱۲۸، مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۲، تفسیر ابن جریر پ ۲۸ ص ۸۷، تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۴۴۹، درمنثور ج اول ص ۱۳۹، درمنثور ج ۶ ص ۲۱۳، ۲۱۴، ترجمان القرآن ج اول ص ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۶، ۳۹۷، مواہب الرحمٰن ج ۱ ص ۳۲۲ ج ۲۲، ص ۴۴ ج ۲۸ ص ۳۷۳، نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷، مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین، مرقاۃ المفاتیح

ج ۵ ص ۲۳۶ ، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۹۹ ، مظاہر حق ج ۴ ص ۴۹۳ ، فتح الباری پارہ ۱۴ ص ۳۲۵ ، فیض الباری پارہ ۱۴ ص ۸۰ ، کتاب الشفاء ج اول ص ۱۰۲ ، ۱۰۳ ، شرح الشفا ج اول ص ۳۷۱ ، ۳۷۲ ، ۳۷۳ ، ۳۷۴ ، مواہب اللدنیہ ج اول ص ۲۰ ، ۲۲ ، زرقانی شرح مواہب ج ۶ ص ۱۶۷ ، خصائص الکبریٰ ج اول ص ۴ ، ۹ ، ۴۵ ، ۴۶)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا تھا ختم کرنے والا نبیوں کا ، اس حال میں کہ تحقیق حضرت آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں خبر دوں تم کو ساتھ اول امر کے کہ وہ دعا حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کا خوشخبری دینا ہے اور میری ماں کا خواب دیکھنا ہے کہ دیکھا اس نے جب مجھ کو جنا اور تحقیق میری ماں کے لئے ظاہر ہوا ایک نور جس سے اس کے لئے ملک شام کے محل ظاہر ہوئے۔

نوٹ : حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا :" ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیتك ویعلمھم الكتاب والحكمة ویزكیھم انك انت العزیز الحكیم ۔ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۹ " میں ہے

مذہب محمود احمد قادیانی

(الف)...... محمود احمد قادیانی (القول الفضل ص ۲۷ تا ۲۹ پر) لکھتا ہے :

" حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں :" اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے :" ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه

احمد" مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام ج دوم ص ۶۷۳، خزائن ص ۴۶۳ ج ۳) اسی طرح اعجاز المسیح میں لکھتے ہیں : "اور عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطأہ الایۃ میں وآخرین منھم والی جماعت اور ان کے امام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اسمہ احمد کہہ کر صریح طور پر اس امام کا نام بھی بتادیا ہے اور اس مثال میں (یعنی کزرع اخرج شطأہ میں) جو قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہے حضرت عیسیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور نرم ونازک پودے کے مشابہ ہوگا۔ سخت چیز سے مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔ پھر منجملہ قرآنی لطائف کے ایک نکتہ یہ ہے کہ احمد نام کا تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا ہے اور محمد کا حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں تاکہ پڑھنے والے کو یہ نکتہ معلوم ہو جائے کہ جلالی نبی یعنی موسیٰ نے ایسانام پیشگوئی میں اختیار کیا جو اس کے اپنے حال کے موافق تھا یعنی محمد جو جلالی نام ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اسم احمد کو پیشگوئی میں ظاہر کیا جو جمالی نام ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ جمالی نبی تھے اور قہر و قتال سے انہیں کچھ حصہ نہیں دیا گیا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ (موسیٰ و عیسیٰ میں سے) ہر ایک نے اپنے مثیل نام کی طرف اشارہ کیا۔ اس نکتہ کو یاد رکھو کیونکہ یہ تمام اوہام سے نجات دینے والا ہے اور جلال اور جمال دونوں کو خوب واضح کرتا ہے اور پردہ اٹھا کر اصل حقیقت دکھادیتا ہے اور جب تم اس کو تسلیم کرلو گے اور اسے مان لو گے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل ہو کر ایک دجال سے بچ جاؤ گے اور ہر ایک گمراہی سے نجات پا جاؤ گے۔" (اعجاز المسیح ص ۱۲۳، ۱۲۴، خزائن ص ۱۲۷، ج ۱۸) ان حوالوں سے آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کا مصداق حضرت نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے..... آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی

پیشگوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمد تھی۔ نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی مسیح موعود ہی ہے۔

(۲)...... پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا 'اور کیا سورۃ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق۔

اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں

''میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق ہی ہے۔'' (انوار خلافت ص ۱۸)

(۳)...... ''ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور آنحضرت ﷺ صرف احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں ورنہ جس احمد کے نام کے انسان کے متعلق خبر ہے وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۲۰)

(۴)...... ''اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کونسا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح

لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی' احمد ہیں چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔" (انوار خلافت ص ۲۱)

(۵)...... پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ میں آگے چل کر ثابت کروں گا۔" (انوار خلافت ص ۲۳)

(۶)...... "اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیشگوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے سوم باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہو تا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی' نہ جھوٹی' نہ وضعی' نہ قوی' نہ ضعیف' نہ مرفوع' نہ مرسل' کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ پس جب یہ بھی بات نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیشگوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔" (انوار خلافت ص ۲۳)

(۷)...... اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے" (انوار خلافت ص ۳۱)

(۸)...... "اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس

پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔" (انوار خلافت ص ۳۳)

(۹)...... "اس عبارت (مرزاوالی) سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد اور احمد کی پیشگوئی ہوتی لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔" (انوار خلافت ص ۳۷)

(۱۰)...... غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔"

(انوار خلافت ص ۳۹)

(۱۱)...... "ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ (مرزا) اس کے حقیقی مصداق ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶ کالم ۳)

(۱۲)...... "میرا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس پیشگوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔" (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۷ کالم ۲)

(۱۳)...... "جب اس آیت میں ایک رسول کا، جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے، دو کا نہیں۔ اور اس شخص کی تعین ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔" (الفضل مورخہ ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵ کالم ۳)

(۱۴)...... "اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔"

(انوار خلافت ص ۳۷)

نوٹ: ذیل میں میاں صاحب کے پیش کردہ دلائل کا جواب ایک مکالمہ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

قادیانی: "آپ (یعنی مرزا غلام احمد) کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔" (انوار خلافت ص ۳۳)

مسلمان: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام آپ کے والدین نے "غلام احمد" رکھا تھا نہ کہ "احمد" جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے:

(۱)...... "مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مد نظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔" (کتاب براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور کے ساتھ ملحقہ "حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات" مصنفہ معراج الدین عمر ص ۶۲)

(۲)...... "مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔"
(کتاب حیاۃ النبی ج اول ص ۱۵ سطر ۵ مصنفہ یعقوب علی تراب)

(۳)...... "اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔"
(تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۲۹ مصنفہ مرزا محمود)

(۴)...... "مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد یہی ان کا نام ان کے والدین نے رکھا۔" (الفضل مورخہ ۱۵، ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء ص ۸)

(۵)...... "حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔"
(الفضل مورخہ ۲۷ نومبر، یکم دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۹)

(۶)...... "والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے۔"
(الفضل مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۶)

(۷)...... "ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد رکھا ہے میرے والدین

کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔" (الحکم مورخہ ۳۰ پریل ۱۹۰۲ء ص ۸)

(۸)...... "اور خود اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا ہے۔" (اخبار الحکم ج ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۲)

(۹)...... "اور اللہ تعالیٰ نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا ہے۔" (اخبار الحکم ج ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۳)

قادیانی : حضرت مسیح موعود کا اصلی نام احمد ہے۔ (تشحیذ الاذہان بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۱۵ تا ۱۸) آپ کا نام احمد ہی تھا۔ (انوار خلافت ص ۳۳، القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان : مرزا قادیانی نے خود اس بات کو لکھا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے :

(۱)...... "چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں۔"

(رسالہ کشف الغطاص ۲، خزائن ص ۱۷۹ ج ۱۴)

(۲)...... "میرا نام غلام احمد۔ میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پڑدادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔" (کتاب البریہ ص ۱۳۴ حاشیہ خزائن ص ۱۶۲ ج ۱۳، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۵، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۲)

(۳)...... "ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب۔"

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۸ حاشیہ)

(۴)...... "فاعلموا رحکم اللّٰہ فی انا المسمی بغلام احمد بن میرزا غلام مرتضی" (الاستفتاء، ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷، خزائن ص ۷۰۳ ج ۲۲)

(۵)...... "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے

اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔"

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸)

(۶)...... "ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

"یااحمد جعلت مرسلا" اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنی جیسا کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۳، خزائن ص ۴۵، ۴۶ ج ۲۰)

قادیانی: حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے۔(القول الفصل ص ۲) حضرت صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے۔(انوار خلافت ص ۳۵)

مسلمان: اس بات کے جواب میں ذیل میں خود مرزا قادیانی کے اقوال درج کرتا ہوں:

(۱)...... "وہ خدا فرماتا ہے: "یااحمد بارك الله فيك" اے احمد (یہ ظلی طور پر اس عاجز کا نام ہے) خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔"

(حقیقت الوحی ص ۴۴۳، خزائن ص ۷۵۳ ج ۲۲)

(۲)...... "اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۷ حاشیہ خزائن ص ۷۶ ج ۲۲)

(۳)...... "اور اس آیت: "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۹۶، خزائن ص ۲۵۴ ج ۱۷)

غرض مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ظلی، مجازی اور بروزی طور پر احمد لکھا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

قادیانی : "آنحضرت ﷺ کا نام در حقیقت احمد نہ تھا............ آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔" (القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان : مرزا قادیانی کا نام دراصل احمد نہ تھا اور آپ کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا نہ کہ احمد۔ خود مرزا قادیانی نے اس بات کو لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد تھا۔

(الف)...... "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔" (سراج منیر ص ۸۰، خزائن ص ۸۲ ج ۱۲)

(ب)...... "اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ دوسرا احمد ﷺ۔"

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء ص ۴، مجموعہ اشتہارات ص ۳۶۵ ج ۳)

(ج)......

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

لاکھو ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

(د)...... "تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں :

(۱)...... ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے :"محمدرسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم.......... ذلك مثلهم فى التورة"

(۲)...... دوسرا نام احمد ﷺ اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے :"ومبشرا برسول يأتى من بعدى اسمه احمد" اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۵، خزائن ص ۴۴۳ ج ۱۷)

(ر)...... حضرت رسول کریم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا :" یائتی من بعدی اسمه احمد" من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہو گا۔

(ملفوظات احمد ص ۷۷ امرتبہ فخر الدین قادیانی)

قادیانی : حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ :"من بعدی اسمه احمد" یعنی میرے بعد جو آئے گا اس کا نام احمد ہو گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمد کس کا نام ہے۔ احمد وہ ہے جس نے کہا کہ کہو کہ احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کنندوں کو کہا

کہ تم احمدی کہلاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا نام تو غلام احمد تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے............ اصل نام وہی ہے جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے۔" (الفضل ۱۸اپریل ۱۹۱۴ء ص ۶)

مسلمان : مرزا قادیانی کے الفاظ :

"میرا نام غلام احمد۔ میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور داد صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پڑدادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے۔" (اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۳ کالم اول)

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ (اصل نام وہی جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے) تو اس سے لازم آئے گا کہ مرزا صاحب کے والد ماجد کا اصل نام "مرتضیٰ" ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور واضح ہے کہ مرزا صاحب کے ایک بھائی کا نام "غلام قادر" تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷، خزائن ص ۱۴۰ ج ۳ حاشیہ) اس قادیانی جدید اصلاح کی رو سے لازم آئے گا کہ مرزا صاحب کے بھائی کا اصل نام "قادر" ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اسی طرح اگر کسی اسلامی خاندان کے مردوں کا نام غلام اللہ، غلام محمد، غلام رسول، غلام نبی، غلام علی، غلام حسن اور غلام حسین ہو تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ان لوگوں کے اصل نام وہی ہیں جو غلام کو علیحدہ کر کے ہیں۔"

قادیانی : آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا ہے۔ اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو چاہئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔" (انوار خلافت ص ۳۳)

مسلمان : "انہوں نے (یعنی مرزا غلام مرتضیٰ) نے اپنے دونوں لڑکوں

کے ناموں پر دو گاؤں آباد کئے ہیں جن میں سے ایک کا احمد آباد اور دوسرے کا قادر آباد نام رکھا۔" (اخبار الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۶ کالم ۲)

قادیانی اصلاح جدید کی رو سے یہ بات لازم آتی ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام بھی والدین نے "قادر" رکھا ہو کیونکہ ان کا نام غلام قادر رکھا گیا تھا تو چاہیئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام قادر آباد ہوتا۔ پھر مزے کی بات (انوار خلافت ص ۳۴) پر یہ لکھی ہے:

"اسی طرح آپ کے بھائی کے نام پر بھی ایک گاؤں بسایا گیا ہے جس کا نام قادر آباد ہے۔ حالانکہ ان کو غلام قادر کہا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا"

سبحان اللہ کیا کہنا اس بات کا۔ اگر کسی خاندان میں نام مردوں کے عبداللہ 'عبیداللہ' حمیداللہ' عنایت اللہ' حبیب اللہ' ثناء اللہ' عطاء اللہ' رضاء اللہ' ذکاء اللہ' ہوں تو کیا ان کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کے نام کا پہلا حصہ الگ کر کے ان کا اصلی نام دوسرا حصہ سمجھا جائے۔ نعوذ باللّٰہ من ذالك

مرزا قادیانی تو اپنے بھائی کا نام "غلام قادر" لکھتے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷ حاشیہ خزائن ص ۱۴۰ ج ۳) اور مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔ کیا خوب۔ میاں صاحب کو بہت دور کی سوجھی۔

قادیانی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔" (القول الفصل ص ۲۷)

مسلمان: بے شک آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ مگر آپ کا محمد

اور احمد دونوں ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ آپ اس پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہوں۔ دیکھئے کہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میں محمد اور احمد ہوں :

(۱)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبی باشد

(تریاق القلوب ص ۳، خزائن ص ۱۳۴ ج ۱۵)

(۲)...... "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔"

(حقیقت النبوۃ حصہ اول ص ۲۶۹ پر (بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ)

(۳)...... "اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔" (کتاب حقیقت الوحی ص ۷۲ حاشیہ خزائن ص ۷۶ ج ۲۲)

قادیانی : آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی پیشگوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمد تھی نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی مسیح موعود ہی ہے .... آنحضرت ﷺ کا نام در حقیقت احمد نہ تھا........... آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔" (القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان: (۱)...... "آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا اور اسے خواب میں کہا گیا کہ تو خیر البریہ و سید العالمین سے حاملہ ہے۔ جب پیدا ہوں تو آپ کا نام محمد اور احمد رکھنا۔ دیکھو دلائل النبوۃ ج اول ص ۴۰ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔"

(رسالہ عصائے حق (جس کو انجمن احمدیہ امرتسر نے وزیر ہند پریس میں چھاپا ہے) ص ۹ سطر ۴، ۵، ۶)

(۲)...... "احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو وہ شے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھ کو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین پاک کی گئی اور میری امت خیر الامم کی گئی۔" (خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۹۳، معجزات نبی الوریٰ ج ۲ ص ۵۰۶، زرقانی شرح مواہب ج ۵ ص ۲۰۵، شرح الشفاء ج ا ص ۳۶۶، مواہب اللدنیہ ج ا ص ۳۸۴، ۳۹۶، درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴)

قادیانی: "باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمادیا ہو تا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہو تا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔"

(انوار خلافت ص ۲۳)

مسلمان: آنحضرت ﷺ نے اس بشارت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور ج اول ص ۱۹۱ اور تفسیر ابن جریر ج اول ص ۳۴۹ پر) لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا:

"قد بشربی عیسیٰ ان یاتیکم رسول اسمه احمد"

قادیانی :اور الہامات میں سے الہام بشریٰ لک یا احمدی سے تو اس کی اور بھی توضیح ہوتی ہے کہ احمد موعود کی پیشگوئی اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور بشریٰ کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہی ہیں کیونکہ اس میں صاف بتایا گیا ہے کہ اے میرے احمد بشارت یعنی وہ بشارت جو عیسیٰ کی وحی کے ذریعہ دی گئی وہ تیرے لئے ہے۔ اس الہام میں بشریٰ اور احمدی کا لفظ نہایت ہی قابل غور ہے کیونکہ بشریٰ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی مبشرا برسول یاتی بعدی اسمه احمد کے الفاظ سے لفظ مبشر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو بشارت اور بشریٰ سے نکلا ہے اور احمد کا لفظ اسمہ احمد کی طرف اور احمد کی یائے تکلم اس بات کی طرف کہ خدا کا وہ موعود کہ جس کی خدا نے عیسیٰ کی معرفت بشارت دی۔ وہ یہی احمد ہے۔ جس کے احمد ہونے کی نسبت کسی غیر کی طرف نہیں بلکہ اس کے موعود ہونے کی وجہ سے خدا کی طرف ہے اور لک کا لفظ تو اور بھی اس کو نور علی نور کر دیتا ہے جس سے حقیقت کا انکشاف بتمام وکمال ظہور میں آجاتا ہے کیونکہ لک سے ظاہر ہے یہ مرکب اضافی ہے اور اسم علم کبھی یائے متکلم کی طرف بحالت علمیت مضاف نہیں ہوتا۔ کہ احمد موعود ہونے کی بشارت محض آپ (مرزا قادیانی) ہی کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے۔"

(الفضل مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۶ مولوی غلام رسول راجیکی)

مسلمان :بے شک قرآن مجید کی سورۃ الصف میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں :"ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" ﴿اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک نبی کے جو میرے بعد آئے گا جس کا اسم احمد ہے۔﴾

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

"وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ" ﴿اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے' کہ وہ دعا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ہے اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔﴾

(مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ص ۵۱۳)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

"وسمیت احمد" ﴿اور میرا نام احمد رکھا گیا۔﴾ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

"اسمی فی القرآن محمد وفی الانجیل احمد" ﴿نام میرا قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے۔﴾ (خصائص الکبریٰ ج اول ص ۱۹۲' نسیم الریاض شرح الشفاء ج ۲ ص ۴۰۸' ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۴' مواہب اللدنیہ ج اول ص ۱۹۴)

ان تحریروں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد موعود کی پیشگوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے اصلی اور حقیقی مصداق حضرت محمد مدنی ہی ہیں نہ کہ مرزا قادیانی۔ ان میں الفاظ : "وبشارة عیسیٰ" ﴿اور خوشخبری دینا عیسیٰ علیہ السلام کا﴾ اور : "سمیت احمد" ﴿میرا نام احمد رکھا گیا﴾ نہایت ہی قابل غور ہیں۔ کیونکہ بشارة کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی : "مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" کے الفاظ میں سے لفظ "مبشرا" کی طرف اشارہ کرتا ہے جو بشارت سے نکلا ہے اور "سمیت احمد" کے الفاظ "اسمه احمد" کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

قادیانی : "نرا بعدی نہیں بلکہ من بعدی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بعد ظرف کے علاوہ اسم بھی ہے جیسے جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا میں فوق باوجود ظرف ہونے کے اسم واقع ہوا اور بعد اسم ہونے کی صورت میں

آنحضرت ﷺ مراد ہوں گے اور اس صورت میں یاتی من بعدی اسمه احمد کا یہ مطلب ہوگا کہ میں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں کہ جو میرے بعد کا نہیں بلکہ میرے بعد آنے والے رسول سے ہوگا۔ یعنی آنحضرت کا امتی اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہوگا۔ (الفضل مورخہ ۱۲اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۷ 'اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء ص ۲)

مسلمان : جو بات نہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سوجھی تھی اور نہ مرزا محمود احمد قادیانی کو۔ وہ مولوی غلام رسول مرزائی راجیکی کو سوجھی ہے۔

"حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا : "یاتی من بعدی اسمه احمد" من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ کتاب ملفوظات احمدیہ مرتبہ فخر الدین قادیانی یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۷۷ 'ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۲۰۸)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں آئے ہیں :

"انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولادعلات لیس بینی وبینه نبی" ﴿میں لوگوں میں سے قریب تر ہوں ابن مریم سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔﴾

(صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۸۹ باب فی قول الله واذکرفی الکتاب مریم)

قادیانی : اگر آنحضرت ﷺ اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرماتے تو بھی کوئی بات تھی لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے بلکہ فرمایا کہ انا بشارة عیسیٰ میں عیسیٰ کی بشارت ہوں اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود نے دو خبریں دیں تھیں۔ ایک اپنی دوبارہ بعثت کی اور ایک عظیم الشان نبی کی جسے "وہ نبی" کر کے پکارا ہے اور ہمارے آنحضرت ﷺ "وہ" نبی تھے اور مسیح موعود کی

آمد حضرت مسیح کی دوبارہ بعثت تھی۔" (القول الفصل ص ۳۰،۳۱)

مسلمان :(۱)...... آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے یعنی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے۔

(دیکھو درمنثور ج ۱ ص ۹۱، ابن جریر ج ۱ ص ۴۳۹)

(۲)......(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین) پر ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

" وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم علیه السلام وبشارة عیسیٰ علیه السلام "جس طرح آنحضرت ﷺ نے " دعوة ابراهیم "فرماکر اس دعائے خلیل کی طرف اشارہ کیا ہے جو سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ میں یوں مذکور ہے :

" ربنا وابعث فیهم رسولا منهم "﴿اے ہمارے رب بھیج ان (عربوں) میں ایک رسول ان میں سے۔﴾

اسی طرح آپ ﷺ نے " وبشارة عیسیٰ " فرماکر اس نوید مسیحا کی طرف اشارہ کیا جو سورۃ الصّف میں ہے :

(۳)...... قرآن شریف، احادیث صحیحہ، انجیل برناباس اور انجیل یوحنا کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی تین طور پر خبر دی تھی۔ اول یہ فرماکر کہ :" ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد "(سورۃ صف آیت نمبر ۶)﴿اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس ایک نبی کے جو میرے پیچھے آنے والا ہے اور اس کا نام احمد ﷺ ہے۔﴾

دوم : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے برناباس سے فرمایا کہ :

" یہ بدنامی (یسوع مسیح کا مصلوب ہونا) اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد

رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔"

(انجیل برناباس ص ۳۶۷ (مطبوعہ ۱۹۱۶ء لاہور آرٹ پریس لاہور) فصل ۲۲۰ آیت ۲۰)

سوم: حضرت مسیح نے (فارقلیط) تسلی دینے والے یعنی روح حق کے آنے کی خبر دی ہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶ تا ۳۰، باب ۱۵ آیت ۲۶، ۲۷، باب ۱۶ آیت ۷ تا ۱۵)

چہارم: "اور یوحنا (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے۔ اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیاء ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو "وہ نبی" ہے۔ اس جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا کہ پھر تو ہے کون۔ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا میں جیسا یسعیا علیہ السلام نبی نے کہا ہے بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔" (انجیل یوحنا مطبوعہ ۱۹۵۱ء باب اول آیت ۱۹ تا ۲۳)

میں کہتا ہوں کہ "وہ نبی" کے آنے کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے نہیں دی تھی بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی جیسا کہ لکھا ہے:

"اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔"

(کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۷، ۱۸)

اللہ تعالیٰ اس بشارت کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے:

" انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (سورۃ المزمل آیت ۱۵)" ﴿ہم نے تمہاری طرف ایک نبی بھیجا جو تم پر گواہ

ہے جیسا بھیجا تھا ہم نے طرف فرعون کے (موسیٰ علیہ السلام) نبیﷺ

قادیانی : حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ (القول الفصل ص ۲۷) آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں۔" (انوار خلافت ص ۳۷)

مسلمان : گو مرزا غلام احمد قادیانی رئیس قادیان نے (ازالہ اوہام ص ۶۷۳، خزائن ص ۴۶۳ ج ۳، اعجاز المسیح ص ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، خزائن ص ۱۲۶ ج ۱۸ پر) اس آیت یعنی بشارت "اسمه احمد" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے مگر مرزا قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام اور اربعین میں اس بشارت "اسمه احمد" کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کیا ہے۔

(الف)...... "مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ:

"مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے۔ اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے ہوں یعنی ایک اس عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اس عالم کی طرف سے آیا۔"

(کتاب آئینہ کمالات اسلام (مطبوعہ جولائی ۱۹۲۴ء وزیر ہند پریس امرتسر) ص ۴۲، خزائن ص ۴۲ ج ۵)

نوٹ : اگر اس دلیل کے ساتھ یہ اضافہ بھی لگایا جائے کہ بقول مرزا قادیانی جس طرح اس دنیا سے جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر واپسی کے ہے اسی

طرح اس میں آنا آنحضرت ﷺ کا بھی بغیر واپسی کے ہوگا تو اس دلیل (دعویٰ مرزا بعثت ثانی) کا سارا بھر وپ کھل جائے گا۔

(ب)...... "تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں: ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: " محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم ذلك مثلهم في التوراة " دوسرا نام احمد ﷺ ہے اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی سے ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: " ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه احمد " اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ (رسالہ اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ص ۴۴۳ ج ۱۷)

(ج)...... "حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا: " یاتی من بعدی اسمه احمد " من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا............ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام احمدؐ بتلایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔" (رسالہ ملفوظات احمدیہ مرتبہ فخر الدین یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء حصہ اول ص ۱۷۷، ملفوظات احمدیہ ص ۲۰۸ ج ۲، اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

قادیانی: "خدا تعالیٰ فرماتا ہے: " فلما جاء هم باالبينت قالوا هذا سحر مبين " پس جب وہ رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آگیا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا تو لوگ ان دلائل وبراہین کو سن کر جو وہ دے گا کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ یعنی کھلا کھلا فریب یا جادو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا ہے۔ جب آپ نے زبردست دلائل اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش

بہت ظالم اس (مشرک) شخص سے جو باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ (یعنی شرک کرتا ہے) اور وہ (یعنی حالانکہ) مشرک شخص بلایا جاتا ہے طرف اسلام کے (یعنی اس دین اسلام کی طرف جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے) اور اللہ تعا' نہیں ہدایت کرتا قوم مشرکوں کو۔

حقّ اور صحیح بات یہ ہے کہ الفاظ :" وھو یدعٰی الی الاسلام" حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ احمد رسول کی نسبت نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے دشمن (مشرکین مکہ 'یہود 'نصاری' مجوسی) کی نسبت ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس آیت میں مشرک شخص کا ذکر کرتا ہے کیونکہ مشرک آدمی بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہوتا ہے۔

مرزا محمود نے لکھا ہے افتراء کہتے ہیں اس بات کو جو جان بوجھ کر بنائی جائے اور کذب اور افتراء میں یہ فرق ہے کہ کذب اس کو بھی کہیں گے جو بات غلط ہو خواہ اس نے خود نہ بنائی ہو بلکہ کسی سے سنی ہو۔ (انوار خلافت ص ۴۳)

اب ذیل میں آیات مقدسہ کے نمبرات درج کرتا ہوں جن میں مشرکین مکہ اور نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کہا گیا ہے :

(۱)...... سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸ '۴۹ '۵۰

(۲)...... سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۱

(۳)...... سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۳

(۴)...... سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۰

(۵)...... سورۃ یونس آیت نمبر ۵۹ '۶۰

(۶)...... سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۸

نوٹ : اس جگہ ان کافروں کو مفتری علی اللہ قرار دیا ہے جو بے حیائی کا کام

زیادہ سزا کا مستحق ہے پھر اگر یہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو اسے ہلاک ہونا چاہئے نہ کہ کامیاب۔ اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو بھی ہدایت نہیں کرتا تو جو شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کر کے ظالموں سے بھی ظالم تر بن چکا ہے اس کو وہ کب ہدایت دے سکتا ہے۔ پس اس شخص کا ترقی پانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھوٹا نہیں جیسا کہ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس احمد رسول کی ایسی تعیین کر دی ہے کہ ایک منصف مزاج کو اس بات کے ماننے میں کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ احمد رسول کریم ﷺ کے بعد آنے والا ہے اور نہ آپ خود رسول ہیں نہ آپ سے پہلے کوئی اس نام کا رسول گزرا ہے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شرط لگا دی ہے جو نہ آنحضرت ﷺ میں پوری ہوتی ہے نہ آپ سے پہلے کسی اور نبی میں پوری ہو سکتی ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور یہ شرط کہ حالانکہ اسلام کی طرف اسے بلایا جاتا ہے۔ ایک ایسی شرط ہے جو رسول کریم ﷺ میں نہیں پائی جاتی۔ (انوار خلاف ص ۴۱) غرض یدعٰی الی الاسلام کی شرط ظاہر کر رہی ہے کہ یہ شخص رسول کریم کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ میاں تو کافر کیوں بنتا ہے اپنا دعویٰ چھوڑ اور اسلام سے منہ نہ موڑ۔ (ص ۴۲) غرض اس آیت میں صاف طور پر بتادیا گیا ہے کہ یہ احمد رسول' رسول کریم ﷺ کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ اسلام کی طرف آ۔"

(انوار خلافت ص ۴۴، ضمیمہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء ص ۴۶)

مسلمان: قرآن کریم میں ہے:

"ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب وھو یدعٰی الی الاسلام واللّٰہ لا یھدی القوم الظلمین (سورۃ الصّف آیت نمبر ۷)" ﴿اور کون ہے

بہت ظالم اس (مشرک) شخص سے جو باندھ لیتا ہے او پر اللہ کے جھوٹ (یعنی شرک کرتا ہے) اور وہ (یعنی حالانکہ) مشرک شخص بلایا جاتا ہے طرف اسلام کے (یعنی اس دین اسلام کی طرف جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے) اور اللہ تعا' نہیں ہدایت کرتا قوم مشرکوں کو۔ ﴾

حقْ اور صحیح بات یہ ہے کہ الفاظ :" وھویدعٰی الی الاسلام" حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ احمد رسول کی نسبت نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے دشمن (مشرکین مکہ 'یہود 'نصاری' مجوسی) کی نسبت ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس آیت میں مشرک شخص کا ذکر کرتا ہے کیونکہ مشرک آدمی بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہوتا ہے۔

مرزا محمود نے لکھا ہے افتراء کہتے ہیں اس بات کو جو جان بوجھ کر بنائی جائے اور کذب اور افتراء میں یہ فرق ہے کہ کذب اس کو بھی کہیں گے جو بات غلط ہو خواہ اس نے خود نہ بنائی ہو بلکہ کسی سے سنی ہو۔ (انوار خلافت ص ۴۳)

اب ذیل میں آیات مقدسہ کے نمبرات درج کرتا ہوں جن میں مشرکین مکہ اور نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کہا گیا ہے :

(۱)...... سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸'۴۹'۵۰

(۲)...... سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۱

(۳)...... سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۳

(۴)...... سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۰

(۵)...... سورۃ یونس آیت نمبر ۵۹'۶۰

(۶)...... سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۸

نوٹ : اس جگہ ان کافروں کو مفتری علی اللہ قرار دیا ہے جو بے حیائی کا کام

کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں ایسا کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کو کہا گیا کہ
:" اتقولون علی اللہ مالا تعلمون"

(۷)...... سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۶۱

نوٹ: فرعون مصر کا دعویٰ یہ تھا کہ میں تمہارا رب ہوں اور ان کے متبعین اس کو خدا مانتے تھے۔ فرعون مدعی رسالت و نبوت نہ تھا اور نہ وحی و الہام کا مدعی تھا۔ اس آیت میں اس کو اور اس کے متبعین کو مفتری علی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

(۸)...... سورۃ یونس آیت نمبر ۱۷

(۹)...... سورۃ یونس آیت ۶۸، ۶۹

(۱۰)...... سورۃ النحل آیت نمبر ۱۱۶

(۱۱)...... سورۃ الکہف آیت ۱۳، ۱۵

ان آیات مقدسہ میں "مشرک" اور کافر شخص کو "مفتری علی اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا کہا گیا ہے۔ عرب کا بت پرست، روم و مصر کا عیسائی، شام کا یہودی اور ایران کا مجوسی، مشرک شخص ہے اور شرک کو سورۃ لقمان آیت ۱۱ میں "ظلم عظیم" کہا گیا ہے اور اسلام وہ پاک مذہب ہے جو خدا نے ایمان والوں کے لئے چن لیا تھا۔ (سورۃ المائدہ) اور آنحضرت ﷺ :"داعیاً الی اللہ باذنہ" تھے (سورۃ الاحزاب)

پس آیت مقدسہ کا صحیح مطلب یہی ہے کہ :

کون بہت ظالم ہے اس مشرک شخص سے (خواہ وہ عیسائی ہو یا عرب کا بت پرست) جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے (یعنی عیسائی مسیح کو اللہ و ابن اللہ، مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور یہودی، عزیز اللہ کو ابن اللہ کہتا ہے) شرک کر کے۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ اس مشرک کو اسلام کی طرف بلاتا ہے۔

قادیانی :اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :" یریدون لیطفئوا نوراللّٰہ بافوا ھھم "لوگ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہے گا۔ اگر چہ کافر لوگ اسے ناپسند ہی کرتے ہوں۔ یہ آیت بھی حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس پیشگوئی کے اول مصداق نہیں ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس رسول کے وقت لوگ اس کے سلسلہ کو مونہوں سے مٹانا چاہیں گے لیکن رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے حالات ہمیں بتارہے ہیں کہ آپ کے سلسلہ کو منہ سے نہیں بلکہ تلوار سے مٹانے کی کوشش کی گئی اور ایسے ایسے مظالم کئے گئے کہ الامان۔" (انوار خلافت ص ۴۴،۴۵)

مسلمان :واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿مشرک چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اور اگر چہ ناخوش رکھیں کافر۔﴾ (سورۃ الصف آیت ۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ارادہ کرتے ہیں یہ کہ بجھادیں نور اللہ کے کو ،ساتھ مونہوں اپنے کے اور نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگر چہ ناخوش رکھیں کافر۔﴾ (سورۃ التوبہ آیت ۳۲)

اب سوال یہ ہے کہ اس آیت کے پہلے مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر خیر موجود ہے کیا اس آیت میں "قادیانی سلسلہ "کا ذکر مراد سمجھا جائے گا۔ گویا جہاں مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر ہورہا ہے وہاں بھی (بقول مرزائیوں) مرزا قادیانی کا ذکر ہوتا ہے۔ سورۃ البقرہ ،سورۃ آل عمران ،سورۃ نساء ،سورۃ المائدہ ،سورۃ توبہ ،سورۃ مریم ،سورۃ

الانبیا' سورۃ مؤمنون' سورۃ زخرف' سورۃ حدید' سورۃ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر خیر موجود ہے۔ کیا یوں سمجھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں جہاں مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے وہاں مرزا قادیانی کا بھی ذکر ہے۔ (معاذاللہ)

آیات مندرجہ بالا میں "نوراللہ" سے مراد "قرآن مجید" ہے جیسا کہ :

﴿ تحقیق آئی ہے تمہارے خدا کی طرف سے ایک نور یعنی کتاب بیان کرنے والی۔ ﴾ (سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

اسی طرح سورۃ الاعراف' سورۃ الشوریٰ' سورۃ التغابن میں قرآن مجید فرقان حمید کو "نور" کہا گیا ہے۔

قادیانی : " واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون "اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ گو کہ کفار ناپسند ہی کریں۔ یہ آیت بھی احمد رسول کی ایک علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی .... پس اتمام نور مسیح موعود کے ہی وقت میں ہونا مقرر تھا۔ (انوار خلافت ص ۴۵'۴۶)

مسلمان :افسوس کہ اس قدر جرات کے کلمات (یعنی الفاظ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا اور یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ہوگا) منہ سے نکالنے کے باوجود مرزا محمود نے ایک حدیث بھی نقل نہ کی جس میں یہ لکھا ہو کہ اتمام نور مسیح موعود کے وقت میں ہوگا

اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا۔ جو روایت مرزا محمود نے پیش کی ہے اس کے الفاظ صرف اس قدر ہیں :" وہ امت کس طرح گمراہ ہو سکتی ہے جس کے ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہے۔" (ص۴۶) اس میں کہاں لکھا ہے کہ اتمام نور میرے وقت میں نہیں ہوا۔ مسیح کے وقت میں ہوگا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نور کہا ہے اور اس کے بارے میں پیچھے بحث ہو چکی ہے۔ اس کا اتمام اللہ نے فرمایا ہے یہ کہنا کہ اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت مین معلوم نہیں ہو تا بلکہ احمد (جس سے مرزا محمود کی مراد مرزا قادیانی ہیں) کا وقت اتمام نور کا وقت ہے۔ سخت جرات ہے۔

نوٹ :افسوس ہے کہ تکمیل دین تو حضور ﷺ کے عہد میں ہو اور اتمام نور قادیان کا منتظر رہا ہو۔ خوب!!!

قادیانی :" ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله "یعنی وہ خدا ہی ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو غالب کر دے باقی سب دینوں پر۔ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسیح موعود ہی کا ذکر ہے کیونکہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے کیونکہ اسی کے وقت میں اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔" (انوار خلافت ص۴۶)

مسلمان :(الف)......"ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله ولوکره المشرکون (سورۃ التوبہ آیت ۳۳)" ﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کرے اس کو اوپر سب دین کے۔﴾

(ب)...... ''هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفیٰ بالله شهیدا(سورۃ الفتح آیت ۲۸)'' ﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے نبی (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق تاکہ غالب کرے اس کو سب دینوں پر اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا۔﴾

(ج)...... ''هوالذی ارسل رسول بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین ولوکره المشرکون(سورۃ الصف آیت ۹)'' ﴿اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے بھیجا اپنے نبی کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے۔ تاکہ غالب کرے اس کو سب دینوں پر اور اگرچہ مشرک ناخوش رکھیں۔﴾

نوٹ : مرزا محمود کے الفاظ (اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے) کے صاف معنی ہیں کہ جس رسول کا ہدیٰ اور دین حق دے کر بھیجے جانے کا ذکر ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ نہیں۔ بلکہ مسیح موعود (جو مرزا محمود کے خیال میں مرزا قادیانی ہیں) مگر مرزا محمود نے مفسرین میں سے ایک مفسر کا بھی قول نقل نہ کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسیح ناصری نہ صلیب پر چڑھائے گئے اور نہ مرے بلکہ زندہ ہی اٹھائے گئے اور آج تک آسمان پر زندہ ہیں مگر آپ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق کرنا نہیں مانتے کیونکہ آپ کے مطلب کے خلاف ہے اور مرزا قادیانی کی میسحیت پر پانی پھیرتا ہے۔ سب مفسرین نے بشارت اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت ﷺ ہی کو قرار دیا ہے مگر مرزائی اسے نہیں مانتے۔ واضح ہو کہ حضرات مفسرین نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ آیت کے الفاظ : ''لیظهره علی الدین کله'' یعنی (تاکہ خدا غالب کرے دین اسلام کو سب دینوں پر) میں جو وعدہ ہے وہ مسیح علیہ السلام کے وقت میں پورا ہوگا یعنی دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا۔ ورنہ جس رسول کا ذکر خیر

الفاظ :"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق" میں ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں کیونکہ آپ ہدایت (یعنی قرآن مجید) اور دین حق (یعنی اسلام) کے ساتھ مبعوث کئے گئے تھے۔

"عن ابی ہریرۃؓ فی قولہ لیظھرہ علی الدین کلہ قال خروج عیسیٰ بن مریم (تفسیر ابن جریر ج۲۸ ص۸۸)" ﴿حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت لیظھرہ علی الدین کلہ کی نسبت کہا کہ وہ بوقت ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم ہوگا۔﴾

"یقول لیظھرہ دینہ الحق الذی ارسل بہ رسولہ علی کل دین سواء وذلك عندنزول عیسیٰ ابن مریم (تفسیر ابن جریر ج۲۸ ص۸۸)" ﴿اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی ﷺ کے سچے دین کو جس کے لئے اس نے اپنا رسول بھیجا تمام دینوں پر یکساں غالب کرے اور یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔﴾

قادیانی :" ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم "وہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جس کی وجہ سے تم عذاب الیم سے بچ جاؤ۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔ لوگ دین کو بھلا کر دنیا کی تجارت میں لگے ہوں گے چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ پس یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ ان آیات میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ہی ذکر ہے۔" (انوار خلافت ص۴۸)

مسلمان : مرزا محمود قادیانی کی اس عبارت کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زعم میں گویا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تو یہ نہیں کہا :"یآیھاالذین آمنوا

هل أدلكم علىٰ تجارة تنجيكم من عذاب اليم"مگر مرزا قادیانی نے کہا اور آپ کا یہ استدلال کہ :"یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔" کس قدر داد دینے کے قابل ہے اور اس پر یہ الفاظ :"چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی"اور اس پر مزید دلیل کہ :"یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔" سلسلہ استدلال کی تمام کڑیاں کیسی سخت فولاد کی بنی ہوئی ہیں اور کیسے پر حکمت استدلال ہیں۔ صرف ایک بات کا انتظام مرزا محمود قادیانی کو کر لینا چاہئے کہ اب دنیا کی تجارت بڑھنے نہ پائے۔ کیونکہ اگر بڑھ گئی تو کل کو ایک شخص "احمد نور"اٹھ کر یہ نہ کہہ دے کہ وہ احمد رسول تو میں ہوں کیونکہ احمد کے ساتھ ان آیات میں نور بھی آیا ہے اور میرے زمانے میں تجارت اس قدر بڑھی ہے کہ اس قدر تجارت پہلے دنیا میں کبھی نہیں ہوئی۔

اب میں بتاتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے ایمان والوں سے اس بات کا بھی عہد لیا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور آپ ﷺ کے زمانے میں بھی تجارت ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع ویذکرفیھااسمه ۰ یسبح له فیھا بالغدوا والاصال رجال لاتلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکراللّٰہ(سورۃ النور آیت ۲۹،۳۰)"﴿بیچ گھروں کے کہ حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے اور یاد کیا جاوے بیچ اس کے نام اللہ کا، تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیچ اس کے صبح و شام کو۔ وہ مرد، کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور بیچنا یاد خدا کی سے۔﴾

"واذا رأوٴ تجارة اولھوان انفضوا الیھا وترکوك قائماً قل

ماعنداللّٰه خيرمن اللهو ومن التجارة(سورۃالجمعہ آیت ۱۱)‘‘﴿اور جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشادوڑے جاتے ہیں طرف اس کے اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا فرمادیجئے جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے اور تجارت سے۔﴾

قادیانی :اس کے بعد خدا نے فرمایا.........اے وہ لوگو!جورسول پر ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے مدد کرنے والے بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں کو کہا تھا کہ تم میں سے کون ہے جو انصار اللہ ہو۔ توانہوں نے کہا کہ ہم سب کے سب انصار اللہ ہیں۔ پس ایمان لایابنی اسرائیل میں سے ایک گروہ۔ اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ پس ہم نے ان کی مدد کی جو ایمان لائے اوپر ان کے دشمنوں کے۔ پس وہ غالب ہوگئے۔اس میں دلیل ہے کہ آنے والارسول کو کہے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ لیکن رسول کریم ﷺ کی یہ آواز نہ تھی کہ اے لوگو!انصار بن جاؤ۔بلکہ آپ کے وقت میں مہاجرین وانصار دوگروہ تھے اور مہاجرین کا گروہ انصار پر فضیلت رکھتا تھا۔‘‘

(انوار خلافت ص ۴۹)

مسلمان :کسی بھوکے شخص سے پوچھا گیا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔اس بھوکے شخص نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔اس طرح مرزا محمود قادیانی کی حالت ہے۔ آیات مندرجہ بالا میں مسیح موعود قاتل دجال کا کوئی ذکر نہیں ہے مگر موصوف کہتے ہیں :

’’اس میں دلیل ہے کہ آنے والارسول لوگوں کو کہے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ‘‘

ان آیات مقدسہ میں تواللہ تعالیٰ فرمارہاہے کہ (اے ایمان والو!انصار اللہ بن جاؤ) جس طرح آنحضرت ﷺ سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضرات حوارین سے کہا تھا کہ :’’ من انصاری الی اللّٰہ ‘‘یعنی کون ہے میرا ساتھ دینے والا خدا

کے دین میں۔

آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانے میں بھی ایمان والوں (مسلمانوں) نے "نور"، یعنی قرآن مجید کی پیروی کی اور انہوں نے آپ کی مدد کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی جو نبی ﷺ ہے ان پڑھا۔ وہ جو پاتے ہیں نبی کو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کے...... پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس نبی کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور (قرآن مجید) کی جو اوتارا گیا ہے ساتھ اس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے۔﴾

(سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷)

قادیانی: "اس سورۃ صف سے اگلی سورۃ میں جو اس کے ساتھ ہی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:" هوالذی بعث فی الامین رسولا منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین"اور اس کے بعد فرماتے ہیں: " وآخرین منهم لما یلحقوا بهم وهوالعزیز الحکیم"اور اس رسول کو ایک اور جماعت میں مبعوث کرے گا جواب تک تم سے نہیں ملی۔ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے اور چونکہ احادیث سے آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے جس کی نسبت آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ اور میں ایک ہی وجود ہوں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود ہی ہے۔" (انوار خلافت ص ۵۰)

مسلمان: (۱)...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں (عربوں) میں ایک نبی انہیں میں سے۔

وہ رسول ان لوگوں پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور تحقیق (عرب کے لوگ) اس سے پہلے البتہ گمراہی ظاہر میں تھے۔ اور لوگوں کو کہ ان میں سے جو ابھی نہیں ملے ساتھ ان کے اور وہ خدا غالب اور حکمت والا ہے۔﴾ (سورۃ الجمعہ آیت ۲،۳)

ف...... یعنی یہی رسول دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے اور وہ فارس کے لوگ ہیں۔

(۲)...... ''سعید بن منصور وبخاریؒ ومسلمؒ وترمذیؒ ونسائیؒ وابن جریرؒ وابن المنذرؒ وابن مردویہ وابو نعیمؒ وبیہقیؒ'' (دلائل النبوۃ میں) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ پس آپ نے اس کو پڑھا پس جب آپ ان الفاظ پر پہنچے: ''وآخرین من لما یلحقوا بھم'' تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ لوگ کون ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا: '' لوکان الایمان عندالثریالناله رجال من ھولاء'' یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو ان فارسیوں میں سے کئی مرد اس کو پاجاتے۔ (تفسیر درمنثور ج۶ ص ۲۱۵)

اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی گئی ہے۔ (فتح الباری پارہ ۲۰ ص ۶۴۳ فیض الباری پارہ ۲۰ ص ۱۰۲)

(۳)...... مرزا محمود قادیانی کا یہ کہنا کہ (ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے) اور یہ کہ (دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہے) سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ ان آیات کی تفسیر میں کسی حدیث صحیح یا مرفوع یا اقوال صحابہؓ وتابعینؒ یا اقوال مفسرینؒ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ ان آیات میں

آنحضرت کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ اور جن احادیث صحیحہ مرفوعہ یا موقوفہ میں آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے ان احادیث صحیحہ میں عیسیٰ، مسیح، عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، اور روح اللہ کے ناموں سے خبر دی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ آپ مغل تھے۔ (تریاق القلوب ص ۱۵۸، خزائن ص ۲۸۲ ج ۱۵، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۳، حیات النبی ج اول ص ۱۸) آپ کے بزرگ مرزا ہادی بیگ برلاس مشہور قوم مغل کے تھے اور آپ کے شجرہ نسب یافث بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے۔

(احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء یا ۱۳۳۹ھ ص ۲، ۳)

واضح ہو کہ اہل فارس حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ (عسل مصفے حصہ ۲ ص ۲۸) اور حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے سام اور حام اور یافث، سام کی اولاد عرب، فارس اور روم ہیں۔ اور یافث کی اولاد یاجوج وماجوج، ترک اور صقال لوگ ہیں۔ اور حام کی اولاد، بربری، قبطی، سوڈانی ہیں۔

(دیکھو کنز العمال ج ۶ ص ۱۲۹)

چونکہ مرزا قادیانی کا شجرہ نسب مرزا ہادی بیگ مغل کے واسطہ سے یافث بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے نہ کہ سام بن نوح علیہ السلام تک۔ اس لئے آپ مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اور حکیم خدا بخش قادیانی کا یہ لکھنا کہ مرزا قادیانی فارسی الاصل ہیں اور محض ترکستان میں رہنے اور وہاں رشتہ قرابت پیدا کرنے کی وجہ سے مغل مشہور ہو گئے تھے۔ سراسر غلط ثابت ہوا۔ (عسل مصفے حصہ دوم ص ۴۶)

(۴)...... سید علی محمد "باب" بانی فرقہ "بابیہ" ملک ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے تھے۔ (کتاب حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۴) اور میرزا حسین علی بہاء اللہ مدعی مسیحیت ایران کے کیانی بادشاہوں کی نسل میں سے تھے اور ملک ایران کے شہر تہران

کے قریب ایک گاؤں "نور" میں پیدا ہوئے تھے۔(کتاب حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۱۷)اور سید مصطفےٰ البہائی نے بھی اس آیت اور اس مندرجہ بالا حدیث صحیح کو "باب" کے متبعین پر چسپاں کیا ہے کیونکہ وہ سب کے سب فارسی النسل تھے۔(دیکھو کتاب المعیار الصحیح ص ۱۳۵ تا ۱۳۷)اور مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا اس آیت اور اس حدیث صحیح کو اپنے اوپر چسپاں کرنا فرقہ بابیہ و بہائیہ کے راستے پر قدم مارنا ہے۔

قادیانی : ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک اور رنگ بھی اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انجیل میں فارقلیط کی جو خبر دی گئی ہے اس سے اسمہ احمد کی پیشگوئی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارقلیط سے احمد نام ثابت ہوتا ہے ......سو اس کا جواب یہ ہے کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے۔ اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔(انوار خلافت ص ۲۵) اسمہ احمد کے ساتھ فارقلیط والی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں...... ان دونوں میں کوئی تعلق دلائل سے ثابت نہیں کہ ہم ان دونوں پیشگوئیوں کو ایک ہی شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور ہوں۔ (انوار خلافت ص ۲۷)

مسلمان :اگر مرزا محمود قادیانی اپنے اس اقرار پر قائم ہیں کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے تو فارقلیط اور احمد کی پیشگوئیوں کا ایک ہی ذات اقدس حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے ہونا خود اس شخص کی زبانی (یعنی مرزا قادیانی کی زبانی) ثابت ہے جس کی طرف احمد کی پیشگوئی کا حقیقی اور اصل مصداق ہونا منسوب کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ بڑی صفائی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے اس پیشگوئی کا مصداق حضرت نبی کریم ﷺ کو سمجھا ہے۔

''بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ جب فارقلیط کے معنے حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو :'' مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد ''والی پیشگوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے وہ انجیل میں کہاں ہے ؟۔

فرمایا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے یہ پیشگوئی نکالتے پھریں وہ محرف مبدل ہوئی ہے جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔ فارقلیط کی پیشگوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنخضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب القرآن ہیں۔

اور پھر اعوذباللّٰه من الشیطان الرجیم میں لفظ لیط بھی آ گیا ہے جس کے معنی شیطان کے ہیں۔ بہر حال فارقلیط آنخضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے۔ احمد کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والا اور آنخضرت ﷺ سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہوگا ؟ کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہی حمد کرسکتا ہے جو حق وباطل میں فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کرے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال قائم کرنے والا ہو۔ پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں۔ گویا فارقلیط والی پیشگوئی بھی احمد ہی کے حق میں ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ج ٦ نمبر ٤١ مورخہ ٧ انومبر ١٩٠٢ء ص ٥)

قادیانی :''جس انجیل میں آنخضرت ﷺ کو محمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے وہ برنباس کی انجیل ہے اور نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی اپنی تفسیر فتح البیان ج ٩ میں اسمہ احمد والی پیشگوئی کے نیچے لکھتے ہیں کہ برنباس کی انجیل میں جو خبر دی گئی

ہے اس کا ایک فقرہ یہ ہے :"لکن هذه الاهانة والاستهزا بتقيان الى ان يجبى محمد رسول الله"یعنی حضرت مسیح نے فرمایا کہ میری یہ اہانت اور استہزاء باقی رہیں گے یہاں تک کہ محمد رسول اللہ تشریف لائیں۔ یہ حوالہ ہمارے موجودہ اختلاف سے پہلے کا ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ پس یہ حوالہ نہایت معتبر ہے بہ نسبت ان حوالہ جات کے جواب ہم کو مد نظر رکھ کر گھڑے جاتے ہیں اور اس حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا نام انجیل میں محمد آیا ہے پس جبکہ اگر کوئی نام رسول کریم ﷺ کا انجیل میں بھی آیا تو وہ محمد نام ہے۔"

(انوار خلافت ص ۲۴، ۲۵)

مسلمان : کتاب برنباس کی انجیل (مطبوعہ ۱۹۱۰ء حمیدیہ پریس لاہور) ص ۲۹۷ تا ۳۰۷ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوئے بلکہ صلیب پر چڑھائے بھی نہ گئے۔ آپ کی جگہ یہودا اسکریوطی مارا گیا اور خدا نے آپ کو زندہ ہی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا اور ص ۳۰۶ فصل ۲۲۰ آیت ۱۹، ۲۰ میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ :

"یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔"

اور یہ الفاظ آپ نے اس وقت بیان فرمائے تھے جبکہ آپ اپنی ماں کو تسلی دینے کے لئے آسمان سے زمین پر تشریف لائے تھے اور یہ بات بھی اسی کتاب میں لکھی ہے اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ برنباس کی انجیل میں آپ کا اسم مبارک محمد آیا ہے۔

اقوال حضرات صحابہ کرامؓ

پچھلے صفحوں میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ اب بعض صحابہ کرامؓ کے اقوال مبارکہ اس بارے میں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :

(۱)...... ''ابن عساکرؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایاپانچ نبی ایسے ہوئے ہیں کہ جن کی پیدائش سے پہلے ان کے آنے کی بشارت دی گئی (اول) اسحٰق علیہ السلام۔ (دوم) یعقوب علیہ السلام جیسا کہ لکھاہے کہ ہم نے ابراھیم علیہ السلام کوبشارت دی ساتھ اسحٰق علیہ السلام کے اور اسحٰق علیہ السلام کے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی۔ (سوم) یحییٰ علیہ السلام تحقیق' اللہ تجھے اے زکریا! بشارت دیتاہے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے۔ (چہارم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحقیق' اللہ تجھے اے مریم! بشارت دیتاہے اپنے ایک کلمہ کے ساتھ (پنجم) حضرت محمد ﷺ (جیساکہ مسیح نے فرمایا تھا) اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کے ساتھ جو میرے بعد آئے گا اور اس کا اسم مبارک احمد ہے۔ پس یہ وہ بزرگ ہیں جن کی نسبت ان کی پیدائش کے پہلے خبر دی گئی۔ (خصائص الکبریٰ ج اول ص ۱۴ مکتبہ المدنی)

(۲)...... ''ابن مردویہؒ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نجاش کے ملک کی طرف حضرت جعفر بن ابو طالبؓ کے ہمراہ ہجرت کر جاویں۔ نجاشی نے پوچھا کہ مجھے سجدہ کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟۔ میں نے کہا ہم سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے کہا تحقیق اللہ نے ہم میں اپنا نبی مبعوث کیا اور وہ نبی وہ ذات اقدس ہے جس کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا

اس کا نام احمد ہے۔ پس اس نبی نے ہم کو خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک نہ کریں۔"

(تفسیر درمنثور ج ٦ ص ٢١٤، امام ابو نعیمؒ کی کتاب دلائل النبوۃ ج اول ص ٨٤)

(٣)......"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ہم کو نجاشی کی طرف بھیجا اور ہم قریب ٨٠ مرد کے تھے۔ ان میں سے عبداللہ بن مسعودؓ و جعفرؓ و عبداللہ بن رواحہؓ و عثمان بن مظعونؓ و ابو موسیٰ اشعریؓ تھے اور قریش نے عمرو بن عاص و عمارہ بن ولید کو ہدیہ دے کر بھیجا۔ پھر جب یہ دونوں نجاشی کے پاس آئے تو انہوں نے نجاشی کو سجدہ کیا پھر اس کی طرف مبادرت کی اس کے داہنے اور بائیں طرف پھر اس سے کہا کہ ایک گروہ ہمارے بنی عم سے تیری زمین میں آیا ہے اور ہم سے اور ہماری ملت سے منہ پھیر لیا ہے۔ نجاشی نے کہا پھر وہ کہاں ہیں۔ کہا کہ وہ تیری زمین میں ہیں۔ پس تو ان کی طرف آدمی بھیج دے۔ پس ان کی طرف آدمی بھیجا تو جعفرؓ بولے کہ میں آج تمہارا خطیب ہوں پھر وہ ان کے تابع ہوئے۔ پس جعفرؓ نے سلام کیا اور سجدہ نہ کیا تو ان لوگوں نے ان سے کہا تجھے کیا ہے کہ تو بادشاہ کو سجدہ نہیں کرتا ہے۔ جعفرؓ بولے کہ ہم تو سجدہ نہیں کرتے ہیں مگر واسطے اللہ کے۔ کہا یہ کیا ہے جعفرؓ نے کہا بے شک اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا سو اس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم سجدہ نہ کریں واسطے کسی کے مگر واسطے اللہ کے اور ہم کو امر کیا ہے نماز و زکوٰۃ کا۔ عمرو بن عاص بولے پس بے شک یہ مخالفت کریں گے تیری، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق میں۔ نجاشی نے کہا تم کیا کہتے ہو حق میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے اور ان کی ماں کے۔ جعفرؓ کے ساتھیوں نے کہا ہم کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اللہ کا کلمہ ہے اور خدا کی طرف سے ایک پاک روح ہے جس کو اللہ نے القا کیا طرف عذرا، بتول، (حضرت مریم علیہا السلام) کے کہ جس کو نہ چھوا کسی بشر نے اور نہ عارض ہوا

اس کو کوئی ولد۔ پس نجاشی نے ایک لکڑی زمین سے اٹھائی پھر فرمایا: او حبشه وقسیسن ورہبان کے گروہ! واللہ نہیں زیادہ کرتے ا پر جو ہم اس کے حق میں کہتے ہیں۔ اتنا جو اس کے برابر ہے۔ مرحبا ہے تم کو اور اس کو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ اللہ کا نبی ہے اور بے شک وہ وہی ہے۔ جس کو ہم انجیل میں پاتے ہیں اور بے شک وہ وہی ہے جس کی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ تم ٹھہرو اور رہو جہاں چاہو۔ واللہ اگر نہ ہوتا وہ ملک جس میں میں ہوں تو البتہ میں اس کے پاس جاتا یہاں تک میں خود اس کی جوتیاں اٹھاتا اور اس کو وضو کراتا اور دوسرے ان دو شخصوں کے ہدیہ کے متعلق حکم دیا۔ تو وہ ان کی طرف پھیر دیا گیا۔"

(مسند احمد ج اول ص ۴۶۱، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۶، ۳۹۷، ابن کثیر ج ۹ ص ۴۵۰)

(۴)......"اخرج ابن ابی حاتم عن عمرؓ وبن مرة قال خمسة سموا قبل ان یکونوا محمد۔ ومبشرا برسول یأتی من بعده اسمه احمد ویحییٰ علیه السلام انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ علیه السلام وعیسیٰ علیه السلام مصداقا بکلمة من الله واسحق ویعقوب فبشرنا هاباسحق ومن وراء اسحق یعقوب"

(تفسیر اتقان ج دوم ص ۲۳۹ طبع مصر)

نتیجہ

قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث نبویہ اور آثار صحابہؓ سے یہ بات روز روشن کی طرح صاف ظاہر کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک احمد تھا اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے: "ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" کہہ کر آپ ﷺ ہی کے لئے بشارت دی تھی۔

حکیم نور دین بھیروی کا پاؤں دو کشتوں پر

مرزائی جماعت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد حکیم نور دین بھیروی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حکیم صاحب کی پیدائش ۱۲۵۸ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ ضلع شاہ پور تھا۔ مرزا قادیانی نے جب بیعت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے لدھیانہ میں حکیم صاحب نے آن کر بیعت کی۔ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے حکیم صاحب نے ہی لبیک کی آواز نکالی اور ان کو مسیح موعود تسلیم کر لیا۔ بقول حکیم خدا بخش مرزائی حکیم صاحب کو مرزا قادیانی سے بے حد عشق تھا۔ (عسل مصفیٰ حصہ ۲ ص ۷۰۹، ۷۱۰) مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہوئے تھے۔ (عسل مصفیٰ حصہ ۲ ص ۷۱۱) ان کے بعد حکیم صاحب مرزائی جماعت کے (پہلے نام نہاد) خلیفہ بنائے گئے تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جمعہ کے روز ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر آپ فوت ہوئے تھے۔ (عسل مصفیٰ حصہ ۲ ص ۷۳۱)

اب ذیل میں اس بات کو لکھا جاتا ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے متعلق حکیم نور دین صاحب کا کیا عقیدہ تھا۔ حکیم صاحب نے ایک کتاب "فصل الخطاب لمقدمۃ اہل کتاب" نامی لکھی تھی۔ یہ کتاب ۱۳۰۵ھ میں مطبع مجتبائی دہلی میں دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں (جو مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے لکھی گئی تھی) حکیم صاحب نے بشارت اسمہ احمد کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر چسپاں کیا تھا۔ اور جب حکیم صاحب مرزائی ہو گئے اور مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد مرزائی جماعت کے پہلے نام نہاد خلیفہ مقرر ہوئے تو قادیان میں درس قرآن مجید دیتے ہوئے اس بشارت کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیا۔

کشتی نمبر ۱

" اذقال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد "اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اس کو جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آوے گا مجھ سے پیچھے اس کا نام ہے احمد۔(سورۃ صف پارہ ۲۸ رکوع ۹) اس بشارت کو یوحنا نے اپنی انجیل میں لکھا ہے۔ دیکھو یوحنا ۱۴ باب درس ۱۵، ۱۷ امیرے کلموں پر عمل کرو۔ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ قرآن نے کہا ہے مسیح علیہ السلام نے احمد کی بشارت دی اور یہ بشارت نبی عرب نے عیسائیوں کے سامنے پڑھ سنائی اور کسی کو انکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ (فصل الخطاب حصہ ۲ ص ۴۷)

کشتی نمبر ۲

(۱)...... "حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) نے کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میں: "مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق مانتا ہوں۔ کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود ہی کے متعلق ہے اور وہی (مرزا) احمد رسول ہیں۔" (الحکم ۱۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

(۲)...... "من بعدی اسمه احمد" احمد نبی کریم ﷺ میں دو قسم کے صفات تھے۔ ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا اور دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا۔ اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعے ہوا۔ جس کا نام ہے (احمد) ھوالذی ارسل رسوله مفسرین نے بالاتفاق لکھا

ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود ہے یہ بھی قرینہ ہے اس بات پر کہ اوپر کی پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔" (ضمیمہ بدر مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء ج ۱۰ نمبر ۴۲ ص ۲۶۲)

مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا مثیل نہیں

مرزا کا دعویٰ: ایک غلطی کا ازالہ نامی اشتہار کے حوالے سے لکھا ہے کہ

مرزا قادیانی نے کہا:

"میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: " وآخرين منهم لما يلحقوا بهم "بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔"

(کتاب حقیقت النبوۃ حصہ اول، ص ۲۶۵)

" جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔" (ص ۲۶۶)

نوٹ: (۱) "چونکہ رسول کریم ﷺ سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے اس لئے آپ کے بروز میں بھی سب کمال پائے جائیں گے اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے رہے کہ میں ہی آؤں گا گویا میرے کمال اس آنے والے میں ہوں گے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں، میں مسیح ہوں، میں کرشن ہوں، میں زرتشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے۔ اس لئے آپ رسول کریم ﷺ کے عکس تھے۔" (اخبار الفضل مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء ص ۷)

(۲)...... "غرض محمد رسول اللہ خدا کا نمونہ تھے اور آپ کا کامل نمونہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں۔" (اخبار الفضل مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء ص ۵ کالم ۱)

مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی حضور ﷺ کے مثیل نہیں۔

(۱) آنحضرت ﷺ: " ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔"

(ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۱) مرزا قادیانی: "بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔"

(کتاب البریہ ص ۱۴۸، ۱۴۹ حاشیہ خزائن ص ۱۷۹، ۱۸۰ حاشیہ ج ۱۳)

(۲) آنحضرت ﷺ: "اور آنحضرت ﷺ کا امی اور ان پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں۔"

(براہین احمدیہ ص ۴۷۱، ۴۷۲، ۴ خزائن ص ۵۶۲ ج ۱)

(۲) مرزا قادیانی: "اور ان آخرالذکر مولوی صاحب (یعنی گل علی شاہ) سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔"

(کتاب البریہ ص ۱۵۰ حاشیہ، خزائن ص ۱۸۱ ج ۱۳ حاشیہ)

(۳) آنحضرت ﷺ: "آنحضرت ﷺ نے اصل میں کسی انسان سے فیض حاصل نہیں کیا۔"

(اخبار الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء ص ۶)

(۳)**مرزا قادیانی**: ''حضرت مسیح محمدی نے محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔'' (کتاب حقیقت النبوۃ ص ۱۳۷)

(۴)**آنحضرت ﷺ**: ''اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔'' (ملخص) (اربعین نمبر ۴ ص ۱۵، خزائن ص ۴۴۶ ج ۱۷)

(۴)**مرزا قادیانی**: ''خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ کا دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷، ۱۸، خزائن ص ۴۴۸، ۴۵۰ ج ۱۷)

(۵)**آنحضرت ﷺ**: ''ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے (کہ ہمارے نبی ﷺ) نے اپنی آمد اول میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔'' (ص ۱۲۵، خزائن ص ۲۹۳ ج ۲۱)

(۵)**مرزا قادیانی**:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹، خزائن ص ۷۷ ج ۱۷)

(۶)**آنحضرت ﷺ**: ''آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے بعد کافروں اور مشرکوں کے ساتھ جہاد کیا۔ حضور ﷺ نے سلطنت اور حکومت بھی کی۔''

(۶)**مرزا قادیانی**: مرزا غلام احمد قادیانی ساری عمر غیر مسلم (یعنی

مسیحی) حکومت کے ماتحت رہا۔ اس نے کبھی سلطنت نہ کی۔

(۷) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا۔

(اخبار الحکم قادیاں مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۰ کالم نمبر ۳)

(۷) **مرزا قادیانی**: مرزا قادیانی کو باوجود تین لاکھ کے قریب روپیہ آنے کے ساری عمر حج نصیب نہ ہوا۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ص ۲۲۱ ج ۲۲)

(۸) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا۔

(۸) **مرزا قادیانی**: مرزا قادیانی نے خود اپنی نسبت لکھا کہ: "حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔"

(کتاب نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ، خزائن ص ۴۳۴ ج ۱۹، رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ حاشیہ)

(۹) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**: حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسا نہیں فرمایا۔

(۹) **مرزا قادیانی**: مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ مجھے بیماری مراق اور کثرت بول ہے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

(۱۰) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اس مرض سے پاک تھی۔

(۱۰) **مرزا قادیانی**: مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مرزائی نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (کتاب سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳)

(۱۱) آنحضرت ﷺ : اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد ﷺ کو ان سب بیماریوں سے محفوظ رکھا تھا۔

(۱۱) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی کو دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ مرض تھے اور ان کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۱۲) آنحضرت ﷺ : حضرت محمد ﷺ نے کبھی ایسا نہ فرمایا۔

(۱۲) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ میں ایک دائم المریض آدمی ہوں۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ص ۴۷۰ ج ۱۷)

(۱۳) آنحضرت ﷺ : الغرض آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ ایسے تھے کہ : "انك لعلىٰ خلق عظيم" قرآن میں وارد ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں بد زبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا ان کے لئے دعا کی۔
(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۹۹)

(۱۳) مرزا قادیانی : یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئیں ہیں۔ (تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۶۵، مجموعہ اشتہارات ص ۶۲۴ ج ۲)

(۱۴) آنحضرت ﷺ : کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے

ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس تفسیر کی ہے: "لانبی بعدی" کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (حمامتہ البشریٰ مترجم ص۶۶، ۶۷، خزائن ص۲۰۰ ج۷)

(۱۴) مرزا قادیانی: وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ص۷۰ ج۱۶)

(۱۵) آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کے دعوؤں کی بنیاد کسی پہلے نبی کی وفات پر نہ تھی۔

(۱۵) مرزا قادیانی: مرزا کے دعویٰ کی بنیاد وفات مسیح علیہ السلام پر ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ ص۵۶، خزائن ص۲۴۶ ج۲۰)

قادیانی مغالطے اور ان کی تردید

مغالطہ نمبر۱: "پھر سوال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "انا بشارت عیسیٰ" فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی: "مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" والی پیشگوئی اور بشارت کے مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں تو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ بشارت عیسیٰ کے مصداق ہیں لیکن چونکہ حضرت عیسیٰ نے دو موعودوں کے متعلق پیشگوئی کی تھی جن میں سے ایک کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں اور دوسری کے مصداق حضرت مسیح موعود اس لئے آنحضرت ﷺ کا انا بشارت عیسیٰ فرمانا اس پیشگوئی کے متعلق ہے جو حضرت مسیح موعود کی نسبت فرمائی گئی۔ کیا

کوئی بتا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ فرمایا ہو کہ میں احمد والی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ جب یہ کہیں یہ ثابت نہیں تو اپنی طرف سے بات بناکر پیش کرنا کیونکر قابل اعتبار ٹھہرا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے مصداق ہیں لیکن وہ احمد والی پیشگوئی نہیں بلکہ وہ وہی پیشگوئی ہے جو انجیل یوحنا کے باب اول آیت ۲۱ میں یوں لکھی ہے: ''تب انہوں نے اس (یوحنا) سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہیں...... انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے 'نہ الیاس' اور نہ وہ نبی۔ پس کیوں بپتسمہ دیتا ہے۔''

''انجیل کے ان الفاظ میں ''وہ نبی'' کا لفظ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی میں ہے جس کے متعلق یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶، ۲۶ میں ''تسلی دینے والا'' اور یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰ میں ''اس جہان کا سردار آتا ہے'' اور لوقا باب ۲۴ آیت ۴۹ میں ''اپنے باپ کو اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں'' وغیرہا الفاظ میں بھی پیشگوئی کی گئی یہ وہ پیشگوئی ہے کہ جس کے مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جس کے مصداق ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انا بشارت عیسیٰ کا فقرہ فرمایا۔ اب اس پیشگوئی کے متعلق ہم مبائعین میں سے خدا کے فضل سے کسی کو بھی کلام نہیں لیکن حضرت مسیح کی دوسری پیشگوئی کہ جس میں انہوں نے اپنے دوبارہ آنے کے متعلق پیشگوئی فرمائی جیسا کہ متی باب ۲۴، ۲۵ وغیرہ مقامات سے ظاہر ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر متی باب ۲۵ آیت ۳۱ کو دیکھو وہاں لکھا ہے کہ جب ابن آدم اپنے جلال سے آوے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قوم اس کے آگے حاضر کی جائے گی............ الخ۔

اب اس مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی جو العود احمد کی مصداق ہے اس کا مصداق

حضرت مسیح موعود کا وجود ہے۔ (اخبار الفضل مورخہ ۱۲اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۶٬۷)

جواب: قرآن مجید میں سورۃ صف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے :"ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" کہہ کر اپنے بعد ایک رسول کی خبر دی تھی نہ کہ دو کی۔ حضرت مسیح نے یہ نہ کہا کہ :"میں دو رسولوں کی بشارت دینے والا ہوں ان میں سے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام غلام احمد ہوگا۔" حضرت مسیح نے اسمه احمد کہا اسمہما نہیں کہا۔ مرزا قادیانی کے پہلے بھی ایک شخص احمد نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میرے لئے ہے۔(دیکھو امام ابن حزمؒ کی کتاب الفصل ج ۳ ص ۱۹۸)خداوند تعالیٰ نے فلما جاء هم بالبینٰت قالوا هذا سحرمبین فرما کر اس بات کی تصریح کر دی کہ احمد رسول ﷺ آچکا ہے۔

(۲)......(مسند احمد ج ۴ص ۷ ۱۲٬ ۱۲۸٬ مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۲٬ مشکوٰۃ٬ لمعات٬ مرقاۃ٬ مظاہر حق٬ تفسیر ابن جریر٬ تفسیر ابن کثیر٬ تفسیر کبیر٬ غرائب القرآن٬ ابی السعود٬ روح المعانی٬ روح البیان٬ خازن٬ مدارک٬ فتح البیان٬ ترجمان القرآن٬ مواہب الرحمٰن٬ بیضاوی٬ جامع البیان٬ جلالین٬ بحر المحیط٬ الدر القیط٬ تفسیر سراج منیر٬ کتاب الوجیز٬ اتقان٬ جمل٬ عرائس البیان٬ معالم التنزیل٬ بحر مواج٬ حسینی٬ قادری٬ درمنثور٬ اکسیر اعظم٬ فتح المنان٬ اعظم التفاسیر٬ تفسیر محمدی٬ کتاب الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح٬ زرقانی٬ شرح مواہب٬ شرح الشفاء٬ فتح الباری٬ شرح صحیح بخاری٬ خصائص الکبریٰ وغیرہ) کتب اہل سنت میں بشارت عیسیٰ علیہ السلام٬ اسمه احمد کا مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کو مانا گیا ہے۔

(۳)......آنحضرت علیہ السلام نے وانابشارة عیسیٰ (مشکوٰۃ) فرما کر صاف طور پر اپنے آپ کو اس بشارت اسمه احمد کا مصداق قرار دیا۔ اگر قادیانی لوگ ان صریح حوالوں کے ہوتے ہوئے بھی بشارت اسمه احمد کا مصداق آنحضرت ﷺ کو نہ مانیں تو کہنا پڑے گا کہ :" بل هم قوم خصمون "سچی بات یہ ہے کہ نیچری اور مرزائی لوگ بڑے ضدی ہوتے ہیں۔

(۴)...... بے شک انجیل یوحنا باب اول آیت ۲۱ میں ''وہ نبی'' کے الفاظ آئے ہیں مگر اسی مقام پر حاشیہ پر تورات کے پانچویں حصے کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵' ۱۸' کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت انجیل یوحنا باب ۱۴' ۱۶ میں ہے۔ انجیل برنباس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

(۵)...... انجیل متی باب ۲۴ حوالہ تو مرزائی مولوی نے دے دیا مگر اصل عبارت پوری نقل نہ کی۔ انجیل متی باب ۲۴ میں ہے :

(۳)...... اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔ (۴) تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ (۶) اور تم لڑائیوں اور لڑائیوں کی افواہوں کی خبر سنو گے۔ خبردار مت گھبرائیو کیونکہ ان سب باتوں کا ہونا ضرور ہے پر اب تک اخیر نہیں ہے۔ (۷) کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھ آئے گی اور کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔ (۸) یہ سب کچھ مصیبتوں کا شروع ہے .... (۲۳) تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا۔ (۲۴) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔''

نوٹ : حکیم خدا بخش مرزائی کتاب (عسل مصفی ج ۲ ص ۲۱۲' ۲۱۲) پر جو کچھ لکھا ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

(۱)...... "دسویں صدی ہجری میں شیخ محمد خراسانی نے دعویٰ کیا کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں جس کے آنے کا احادیث نبویہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔"

(۲)...... "دائرہ میاں نعمت میں ایک شخص ابراھیم بزلہ نامی نے دسویں صدی ہجری میں عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔"

(۳)...... "دسویں صدی ہجری میں شیخ بھیک نے بھی مسیح کا دعویٰ کیا۔ ایک مدت تک اس دعویٰ پر جما رہا مگر بالآخر اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دعویٰ سے رجوع کر لیا۔"

(۴)...... "تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ شہر لندن میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام مسٹر وارڈ تھا۔ چونکہ یہ شخص فصاحت وبلاغت میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اس کی تقریر کا اثر لوگوں کے دلوں پر پڑتا تھا۔ اس بنا پر اس نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔"

(۵)...... "جزیرہ جمیکا میں ایک حبشی شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہے۔ جس کی انتظار میں ایک مخلوق لگی ہوئی ہے۔"
(ص ۱۲۶)

(۶)...... "ملک روس میں بھی ایک فرنگی نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ بن مریم ہے۔"

(۷)...... "پگٹ نے شہر لندن میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔"

(۸)...... "ایسا ہی ایک شخص چراغ دین نامی جموں میں ہوا ہے۔ اس نے بھی دعوے کیا کہ میں مسیح ہوں۔"
(ص ۲۱۴، ۲۱۵)

(۹)...... "حال میں ایک اور شخص یورپین لوگوں میں سے اٹھا ہے جس نے اول اول الیاس ہونے کا دعویٰ کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد کہنے لگا کہ میں مسیح موعود ہوں۔"
(ص ۲۱۶)

(۱۰)...... ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ فرانس میں ایک شخص نے مسیح موعود

ہونے کا دعویٰ کیا۔"(ص ۲۱۸)

میں کہتا ہوں کہ تیرھویں اور چودھویں ہجری میں فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ دو بڑے بھاری فتنے ہوئے ہیں۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی (جس کی پیدائش ۱۸۱۷ء میں، دعویٰ ۱۸۵۳ء میں، اور وفات ۱۸۹۲ء میں ہوئی تھی) اور مرزا غلام احمد قادیانی (جس کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں اور وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی) نے مسیحیت، رسالت اور وحی وکلام الٰہی پانے کے دعوے کئے تھے۔ اور آج ۱۹۳۳ء یعنی ۱۳۵۴ھ تک فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ کے لوگ موجود ہیں۔ ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا جاتا ہے کہ جن جھوٹے مدعیوں کی بابت یسوع یعنی مسیح علیہ السلام ناصری نے خبر دی تھی۔ ان میں سے ایک مرزا قادیانی بھی ہیں۔

نوٹ: مرزا حسین علی بہاء اللہ بھی مدعی مسیحیت تھا۔

(مرزا کی کتاب لیکچر لاہور ٹائٹل پیج ص ب، خزائن ص ۱۴۶ ج ۲۰)

(۱)......بہتیرے میرے نام پر آئیں گے۔

(۱)......یادرہے کہ انجیلوں میں دو قسم کی پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح کے آنے کے متعلق ہیں ایک وہ جو آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ ہے۔ وہ وعدہ روحانی طور پر ہے اور وہ آنا اس قسم کا ہے جیسا کہ ایلیا نبی مسیح کے وقت میں دوبارہ آیا تھا۔ سو وہ ہمارے اس زمانہ میں ایلیا کی طرح آچکا اور وہ یہی راقم ہے جو خادم نوع انسان ہے جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۳۶، خزائن ص ۳۸ ج ۱۵)

(۲)......اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔

(۲)......آنے والا مسیح میں ہی ہوں............آخری زمانے میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ص ۱۵۳ ج ۲۲) مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور

آنے والا مسیح میں ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ص ۱۵۹ ج ۲۲)

منم مسیح ببانگ بلندمے گوئم

(تریاق القلوب ص ۲، خزائن ص ۱۳۲ ج ۱۵)

(۳)......اور کہیں گے کہ میں وہی ہوں۔ (مرقس ۱۳ : ۶)

(۳)......مرزا قادیانی نے لکھا ہے : ''سو میں وہی ہوں۔''

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

(۴)......اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

(۴)...... لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۴، خزائن ص ۹۶ ج ۲۱)

(۵)...... جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔

(۵)......

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا

منم محمدو احمد که مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۳، خزائن ص ۱۳۴ ج ۱۵)

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۶ ج ۲۲) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲)

(۶)......بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے۔

(۶)...... میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ص ۷۰ ج ۲۲)

مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کی غلط بیانی

مغالطہ نمبر ۲ : مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھاہے :

''اور ہر ایک شخص سمجھ سکتاہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیاکہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسادعویٰ نہیں ہواکہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونیکادعویٰ کیا تھااور کچھ تھوڑاعرصہ ہوا ہے کہ ایک عیسائی نے امریکہ میں بھی مسیح ابن مریم ہونے کادم مارا تھالیکن ان مشرک عیسائیوں کے دعویٰ کو کسی نے قبول نہیں کیا۔ ہاں ضرور تھاکہ وہ ایسا کرتے۔ تاانجیل کی وہ پیشگوئی پوری ہو جاتی کہ بہترے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے اخیر میں آئے گااور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی کہ تم نے آخر کار منتظر رہنامیرے آنے کایعنی میرے نام پر جو آئے گا۔ اس کا نشان یہ ہے کہ اس وقت سورج اور چاند تاریک ہو جائے گااور ستارے زمین پر گر جائیں گے۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۸۳، ۶۸۴، خزائن ص ۴۶۸ ج ۳)

جواب : (۱)...... مرزاغلام احمد قادیانی کا یہ لکھناکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسادعویٰ نہیں ہواکہ میں مسیح موعود ہوں سراسر غلط ہے اور خلاف واقعہ ہے۔ حکیم خدابخش مرزائی کی کتاب (عسل مصفیٰ حصہ ۲ ص ۱۲۵، ۱۲۶) پر لکھاہے کہ کئی ایک مسلمانوں نے بھی مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے تھے جیساکہ میں پیچھے لکھ آیاہوں۔

(۲)...... مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھاہے کہ :

''شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں

نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔"

(حقیقت الوحی ص ۴۰ ۴ ۳'خزائن ص ۵۳ ۳ ج ۲۲)

(۳)...... "آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہشمند ہیں۔"

(تقریروں کا مجموعہ (یعنی لیکچر لاہور مطبع ضیاءالاسلام قادیان تاریخ طبع ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء) خزائن ص ۱۴۶ ج ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جگہ فرقہ بہائیہ کے بانی مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی کو مسیحیت کا مدعی مانا ہے۔ (قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۴' الحکم مورخہ ۱۰' ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۱۹ پر بھی لکھا ہے کہ) بہاء اللہ نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہا۔

(۴)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے الفاظ "یعنی میرے نام پر جو آئے گا" اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔ ورنہ انجیل متی باب ۲۴ میں اصل عبارت یوں ہے۔

(۳)...... "اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔ (۴) تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے...... (۲۳) تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔"

پس اس خبر کے مطابق ایرانی اور قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت ورسالت میں سچے نہیں ہیں۔

مغالطہ نمبر ۳: "پیغام صلح ۱۹ جنوری کے پرچہ میں انہوں نے از

مولوی عمر الدین شملوی لکھ کر غیر احمدیوں کے قائم مقام ہو کر اور ان کے روح رواں اور ان کا قلب اور زبان بن کر ہم پر سوالات کئے ہیں ان سوالات کی عبارت گو بہت سی لغو اور بے معنی ہے لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ قریباً سب کی سب نقل کر دی جائے تا جولبات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ (اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۵)

سوال نمبر ا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ :" ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد "سب سے پہلے لفظ رسول قابل توجہ ہے قرآن مجید کی اصطلاح میں یہ لفظ مستقل اور تشریعی نبیوں کے لئے آیا ہے اور عیسیٰ کی زبان میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو ہی نہیں سکتی اور صف اولیٰ میں نبوت ورسالت سے جو مراد ہے وہی نبوت ورسالت حضرت عیسیٰ کی مراد ہے۔ پس اس پیشگوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں نہ کہ حضرت مرزا قادیانی جو اصطلاح صف اولیٰ میں نہ نبی ہیں نہ رسول۔

جواب :اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ کی زبان میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو نہیں سکتی۔ دوم یہ کہ جب صحف اولے میں نبوت ورسالت سے مراد ظلی نبوت ورسالت ہو ہی نہیں سکتی بلکہ حقیقی ہے تو اس پیشگوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی یعنی آنحضرت ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ جولباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحیح مسلم کی حدیث میں جو نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہو گا اور ایک ہی حدیث میں اسے چار دفعہ نبی اللہ کے لقب سے یاد فرمایا اور یہ ثابت ہے کہ اس آنے والے مسیح موعود سے مراد مسیح اسرائیلی جو فوت شدہ ثابت ہیں وہ تو ہو نہیں سکتے تو اس صورت میں کیا مسیح موعود سے جو آیت استخلاف کے الفاظ منکم اور کما کی رو سے اور حدیث امامکم منکم کی رو سے مسیح

محمدی اور امت محمدیہ کا ایک فرد ثابت ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ قرآن کی اصطلاح میں لفظ نبی اور رسول مستقل اور تشریعی نبیوں کے لئے آیا ہے اسے مسیح موعود پر چسپاں ہونے نہیں دیں گے۔

اقول :(۱)...... قرآن مجید میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ اور مسیح اس نبی ورسول کے لئے آئے ہیں جو مریم صدیقہ کے بیٹے تھے اور جن پر انجیل شریف اتری تھی۔ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، توبہ، الانبیاء، مؤمنون، احزاب، زخرف، حدید، صف، میں ان کا ذکر خیر آیا ہے۔ صحاح ستہ شریف، مسند احمد، مستدرک، حاکم، کتاب الاسماء والصفات، کنزالعمال، مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں جو حدیثیں مسیح موعود کے آنے کے بارے میں ہیں ان میں بھی الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ، مسیح، روح اللہ، موجود ہیں۔ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں مثیل مسیح کے الفاظ نہیں آئے ہیں اور نہ کسی مثیل مسیح نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

(۲)......اس میں کوئی شک نہیں کہ صحیح مسلم شریف ج ۲ص ۴۰۰، ۴۰۱ میں حضرت نواسؓ بن سمعان صحابی سے ایک مرفوع روایت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دمشق کے شرقی طرف سفید مینارہ کے نزدیک نازل ہونے اور باب لد پر دجال کے قتل ہو جانے کے بارے میں موجود ہے مگر فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

(الف)...... ”یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ص ۲۱۰، ۲۰۹ ج ۳)

(ب)......”آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔ اب حاصل

کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواسؓ راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۲۲۳ ۷، خزائن ص ۲۲۰ ج ۳)

(ج)......از انجملہ ایک یہ ہے کہ مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدیثت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۰۱، خزائن ص ۴۷۸ ج ۳)

(د)......اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔ اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو جو محدیثت کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۸۶، ۵۸۷، خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

(۳)...... مرزا قادیانی کی کتابوں میں اور مرزائی لٹریچر میں الفاظ تشریعی نبی، غیر تشریعی نبی، نبوت تامہ، نبوت کاملہ، نبوت جزوی، بروزی نبی، امتی نبی، ظلی نبی، مجازی نبی وغیرہ آئے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ یہ الفاظ قرآن کریم اور کسی صحیح حدیث میں نہیں آئے ہیں۔

مغالطہ نمبر ۴ :"پس یہ معنی کہ احمد رسول بعد والا رسول نہیں بلکہ بعد والے رسول محمد سے بشان احمدیت ظاہر ہونے والا ہے تو یہ معنی درست ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں احمد کی احمدیت چونکہ اس بات کی مقتضی ہے کہ اس کے لئے کوئی محمد ہو۔ اور محمد کی محمدیت چاہتی ہے کہ اس کے لئے کوئی احمد ہو۔ پس اس لزوم کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ احمد رسول کی پیشگوئی بوجہ تعلق ولزوم کے محمد کی پیشگوئی پر بھی مشعر اور

دال ہے۔ لیکن احمد رسول جو محمد رسول کا نائب ہے مسیح علیہ السلام نے اپنی مماثلت کے لحاظ سے اسے ظاہریت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور محمد رسول کی جو مغیب ہے اس کا ذکر اشارہ اور کنایہ کے طور پر اور اس کا سبب یہ ہے کہ احمد رسول اسرائیلی اور محمد رسول اسماعیلی خاندان کا رسول ہے۔ پس مسیح اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کرتا ہوا انہی معنوں میں اسرائیلوں کے لئے مبشر ہو سکتا تھا کہ جس احمد رسول کی وہ بشارت دیتا ہے وہ بنی اسرائیل کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو لیکن اگر احمد رسول سے محمد رسول مراد لیا جائے جو نہ نسلی لحاظ سے اسرائیلی ہیں نہ ہی مذہبی اور ملی لحاظ سے تو اس صورت میں مسیح کا اسرائیلوں کو مخاطب کر کے ایسے احمد رسول کی بشارت سنانا جس کے آنے پر اسرائیلوں کی شریعت کا خاتمہ ہو جانا تھا اور نسل کے لحاظ سے بھی وہ اسرائیلی نہ تھا ان کے لئے خوش کن نہ ہو سکتی تھی۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اگرچہ مذہبی اور ملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہو سکتا ہو۔ جیسے کہ مسیح موعو(مرزا قادیانی) جو نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں ان کا احمد رسول ہونا اسرائیلوں کے لئے واقعی ایک خوش کن بشارت ہے اور العود احمد کا فقرہ بھی آپ ہی کو بشارت احمد رسول کا مصداق ٹھہراتا ہے۔ اس طرح پر کہ مسیح اسرائیلی قوم کے رسول ہیں اور مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی کے مسلمان اور عیسائی سب منتظر ہیں جس سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی والا رسول ہی اپنے عود کی وجہ سے احمد رسول کے معنوں کا مصداق ہو سکتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا مصداق کسی نے بھی آنحضرت ﷺ کو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس رسول کو ٹھہرایا ہے جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد آنا ہے اور پھر اسے مسیح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اب اگر یہ امر واقع ہے کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو چکے ہیں اور انہوں نے بعینہ نہیں آنا بلکہ ایلیا کی دوبارہ آمد کی طرح ان کا آنا مثیل کی صورت میں

ہوتا ہے تو اس صورت میں مسیح کا دوبارہ آنا العود احمد کا مصداق اس شخص کو ٹھہرائے گا جو مسیح کی دوبارہ آمد کا مظہر ہوگا۔ اور اس کا خاندانی اور نسلی لحاظ سے اسرائیلی سلسلہ سے تعلق رکھنا اور پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی قوم سے ہی ظاہر ہونا یہ امر بھی اس کو العود احمد کا مصداق ٹھہراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو نہ کہ اسماعیلی۔" (اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶)

اقول :(۱)...... "تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ جو خدا کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ عمارت ہیں سیسہ پلائی ہوئی اور جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنی قوم کو اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ پس جب ٹیڑھے ہو گئے خدا نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے توریت سے ہے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی کہ میرے بعد آئے گا اس کا (صفاتی) نام ہوگا احمد۔ پس جب وہ احمد رسول ان کے پاس کھلے کھلے دلائل لے کر آیا تو مخالفوں نے کہا کہ یہ جادو ہے ظاہر۔" (پارہ ۲۸ سورۃ صف رکوع اول)

نوٹ : پہلے اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے لوگوں کی تعریف کی ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر خیر کیا ہے جنہوں نے جہاد کیا، تلوار اٹھائی، کافروں کا مقابلہ کیا، حکومت کی، یعنی آپ جلالی نبی تھے۔ پھر اللہ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر خیر کیا جو جمالی نبی تھے۔ انہوں نے تلوار نہ اٹھائی، جہاد نہ کیا، حکومت نہ کی، پھر حضرات حوارین کی تعریف کی۔ یہ سیاق و سباق چاہتا ہے کہ

احمد رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا ایسا نبی ہو جس میں جلال اور جمال دونوں صفتیں ہوں۔

(۲)...... حضرت امام زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جلالی نبی تھے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جمالی نبی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نبی نے اپنی اپنی صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے خبر دی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور پرنور کے جلالی نام محمد کے ساتھ خبر دی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضور پرنور کے جمالی اسم احمد کے ساتھ خبر دی۔ واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی کے دو حصے ہیں ایک مکی اور دوسرا مدنی۔ مکہ شریف میں صبر کیا گیا۔ مخالفوں کا مقابلہ تلوار سے نہ کیا گیا نرمی اختیار کی گئی۔ ہجرت فرمانے کے بعد مدینہ طیبہ میں جہاد کا حکم آیا۔ حضور ﷺ نے اسلام کو بچانے کے لئے مشرکوں کا مقابلہ کیا۔ تلوار اٹھائی۔ حکومت و سلطنت کی۔ سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپ کی مکی زندگی جمالی تھی اور جمالی اسم احمد کو ظاہر کرتی تھی۔ حضور ﷺ کی مدنی زندگی جلالی رنگ کی تھی اور اسم محمد کا ظہور تھا۔ غرض یہ کہ حضرت خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ جلالی اور جمالی دونوں صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی تلوار نہ اٹھائی۔ نہ کبھی حکومت و سلطنت کی بلکہ ساری عمر غیر مسلم (یعنی مسیحی) حکومت کے تابع رہے۔ پس بشارت اسمہ احمد کے حقیقی اور اصل مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

(۳)...... "فلما جاء هم بالبینٰت قالوا هذا سحرمبین (سورۃ صف)" اس بات پر نص قطعی ہے کہ وہ احمد رسول صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہیں جو اس کے خلاف کہے وہ حق سے دور ہے۔

(۴)...... مرزائی مولوی نے (الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶ کے کالم نمبر ۲ میں) الفاظ "العود احمد" تین دفعہ لکھے ہیں سو واضح ہو کہ یہ تو نہ قرآن شریف میں کسی آیت کے الفاظ ہیں اور نہ کسی صحیح حدیث مین ہیں۔

(۵)...... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول جو محمد ﷺ کا نائب ہے۔ قابل غور ہیں سورۃ صف میں یہ کہیں نہیں نہ لفظاً نہ اشارۃً کہ احمد رسول محمد رسول کا نائب ہے۔

(۶)...... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول اسرائیلی ہے۔ بے دلیل ہیں قرآن مجید کی سورۃ صف میں یہ قید اور شرط نہیں ہے کہ احمد رسول اسرائیلی ہوگا۔

(۷)...... مرزائی مولوی کے الفاظ مسیح موعود جو نسلاً بنی اسرائیل سے ہے بھی سراسر غلط ہے۔ قرآن مجید میں (لفظاً یا اشارتاً) اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ مسیح کا ایک مثیل اس امت میں سے ہوگا اور وہ مثیل مسیح بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔

(۸)...... مرزائی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مثیل مسیح یقین کرتا ہے اور بنی اسرائیل میں سے لکھتا ہے حالانکہ (کتاب تریاق القلوب ص ۱۵۸، خزائن ص ۲۸۲ ج ۱۵ میں) مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو قوم مغل میں سے مانا ہے۔ در حقیقت مرزا قادیانی مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

(۹)...... قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں حضرت ایلیا (یعنی الیاس) نبی علیہ السلام کے رفع اور نزول روحانی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور یہ بھی ذکر نہیں کہ حضرت یحییٰ نبی مثیل ایلیا نبی تھے۔ پہلے اس بات کو قرآن اور حدیث نبوی سے ثابت کرو پھر بطور نظیر کے اہل اسلام کے سامنے پیش کرو۔

شیخ مبارک احمد مرزائی کا نامبارک عقیدہ اور اس کی تردید

عرض یہ ہے کہ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء بدھ کے دن مجھے دفتر اخبار اہل حدیث

امر تسر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں نے اخبار فاروق قادیان کا فائل دیکھنا شروع کیا تو ۲۱ مارچ کے پرچے کے ص ۴ پر نظر پڑی۔ ایک مرزائی شیخ مبارک احمد مولوی فاضل جامعہ کا ایک مضمون بہ عنوان "بشارت احمد کا مصداق" ص ۴ پر شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ظاہری طور پر لاہوری مرزائیوں کے مقابل پر لکھا گیا ہے مگر در حقیقت قرآن مجید کی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح اور احادیث صحیحہ نبویہ اور اجماع امت کے خلاف ایک گمراہ کن کفریہ عقیدہ کی اشاعت کی گئی ہے۔ ذیل میں اس کی تردید کی جاتی ہے: " وما توفیقی الا باللّٰه علیه وتوکلت الیه انیب"

قادیانی: مبائعین اور غیر مبایعین میں مجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: " ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" میں جس رسول کی بشارت دی گئی ہے اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے۔

غیر مبائعین کے نزدیک جس احمد رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے اس کے مصداق حضرت رسول کریم ﷺ ہیں لیکن مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس بشارت کے مصداق ہیں۔

مسلمان: ہم مسلمانوں اور مرزائیوں میں مجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" میں جس احمد رسول کی بشارت دی گئی ہے اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے مرزائیوں کے نزدیک جس احمد رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے اس کے اصل مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں لیکن ہم مسلمانوں کے نزدیک اس بشارت کے اصل و حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں نہ اور کوئی۔

قادیانی: پیشتر اس کے کہ اصل مدعا کو ثابت کیا جائے اس بحث کو صحیح طور

پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس پیشگوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے کیا مراد ہے کیونکہ عربی زبان میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔

مسلمان :پارہ ۲۸ (سورۃ صف کے رکوع اول) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: "ومبشرا برسول یاتی من بدی اسمه احمد" احادیث صحیحہ نبویہ (جو صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد، مؤطا امام مالک، مشکوٰۃ میں آئی ہیں) سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد، حاشر، ماحی اور عاقب آنحضرت ﷺ کے صفاتی نام ہیں۔ پس اس پیشگوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے مراد وصفی نام ہے اور عربی زبان اور قرآن مجید میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔

قادیانی : ہمارے نزدیک ایک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد وصف نہیں بلکہ نام ہے کیونکہ یہ پیشگوئی یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے صرف عیسائی کے لئے قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

مسلمان : (۱) ہمارے نزدیک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد صفاتی نام ہے کیونکہ حدیث صحیح نبوی میں آچکا ہے کہ میرا نام احمد ہے۔

(۲) " واذقال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد (سورۃ صف آیت ۶)" حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے تین باتیں بیان کیں: (۱) میں تمہاری طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔ (۲) میں توریت کو خدا کی کتاب مانتا ہوں۔ (۳) میں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد

ایک رسول آئے گا جس کا صفاتی نام احمد ہے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے خبر دی تھی نہ کہ صرف عیسائیوں کے لئے۔

(۳)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ وہی نبی ہے جس کا انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۲۴۳ حاشیہ، خزائن ص ۲۹۳ ج ۲)

واضح ہو کہ فارقلیط کے آنے کی خبر انجیل متی میں نہیں ہے بلکہ انجیل یوحنا باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ہے۔ اور فارقلیط آنحضرت ﷺ کا صفاتی نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اسم ذاتی یا علم، محمد ﷺ ہے۔

قادیانی: جاننا چاہئے کہ اسم اور نام سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی پر بولا جائے اور وہاں پر اس لفظ کے معنے مد نظر نہ ہوں اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "مبشرا بکلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم" اس آیت میں لفظ اسم علم یعنی عیسیٰ لقب یعنی مسیح اور کنیت یعنی ابن مریم پر بولا گیا ہے۔ اس طرح اسم کا لفظ تخلص اور ان تمام الفاظ کو کہا جاتا ہے جہاں کوئی مسمی معانی سے قطع نظر کرتے ہوئے مراد لیا جائے۔ اسم اور نام کی اس تعریف کے بعد ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا حضرت رسول کریم ﷺ کا نام دعویٰ سے قبل احمد تھا یا نہیں کیونکہ دعویٰ کے بعد کا نام عیسائیوں پر حجت نہیں ہو سکتا لیکن باوجود پوری تحقیق و تفتیش کے آنحضرت ﷺ کا نام، کنیت، علم، لقب کسی طرح بھی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ پس جب لفظ احمد نہ آپ کا علم ہے اور نہ ہی کنیت اور لقب تو کس طرح اسمہ احمد کی بشارت کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں آپ کے احمد ہونے سے انکار ہے بلکہ انکار اس امر کا ہے کہ ایسے طریق پر آپ کا نام احمد نہیں جس سے عیسائیوں پر حجت پوری ہو سکے۔ پس جب آنحضرت ﷺ کا نام احمد ثابت

نہیں ہے تو لازماً اس پیشگوئی کو آپ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

مسلمان:" اذقالت الملائکة یٰمریم ان اللّٰه یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم(سورۃ آل عمران آیت۴۵)"﴿جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام تحقیق اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔﴾

اس آیت میں لفظ اسم آیا ہے حالانکہ حضرت روح اللہ کا اسم علم عیسیٰ ہے اسم صفاتی مسیح ہے اور کنیت ابن مریم۔

اسم اور نام کی اس تعریف اور قادیانی تحریف کے بعد ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا نام براہین احمدیہ نامی کتاب لکھنے سے قبل احمد تھا یا نہیں کیونکہ دعویٰ کے بعد کا قول ان کے مخالفوں پر حجت نہیں ہو سکتا لیکن باوجود پوری تحقیق و تفتیش کے مرزا قادیانی کا نام 'کنیت، علم' لقب کسی طرح بھی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ پس جب لفظ احمد نہ مرزا غلام احمد کا علم ہے اور نہ ہی کنیت اور لقب تو کس طرح اسمہ احمد کی بشارت کا مصداق مرزا کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا نام احمد ثابت نہیں ہے تو لازماً اس پیشگوئی کو مرزا قادیانی کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

قادیانی: اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا لفظ احمد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام ہے یا نہیں۔ تو ظاہر ہے کہ آپ کا علم غلام احمد اور آپ کے والد کا نام غلام مرتضیٰ 'بھائی کا نام غلام قادر اور چچاؤں یا چچازاد بھائیوں کے نام غلام محی الدین اور غلام جیلانی وغیرہ ہیں۔ ان تمام افراد کے ناموں میں مشترک لفظ غلام ہے............ پس ہم احمد کو آپ کا علم نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمد حضرت مسیح موعود

مسلمان :اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ آیا لفظ احمد آنحضرت ﷺ کا نام ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کا نام جو پیدائش کے وقت رکھا گیا تھا وہ محمد ہے۔ پس ہم احمد کو آپ ﷺ کا علم نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کا صفاتی اسم ہے۔

قادیانی :مزید بر آں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کا واضح اور روشن ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد ماجد نے دو نئے گاؤں بسائے اور دونوں کا نام اپنے بیٹوں کے نام پر رکھا جن میں سے ایک کا نام احمد آباد اور دوسرے کا نام قادر آباد رکھا جانا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ لفظ احمد سے مرزا قادیانی ہی مراد ہیں۔

مسلمان :گاؤں کا نام رکھنے میں اختصار منظور ہوتا ہے دیکھ لیجئے دوسرے گاؤں کا نام قادر آباد رکھا گیا تو کیا اس سے یہ لازم آسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا اصل نام قادر تھا؟ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔

(ازالہ اوہام حصہ اص ۱۷۶ ' ۱۷۷ حاشیہ 'خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

قادیانی :اس کے بعد ایک اور مثال بھی قابل غور ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے صاحبزادوں کے نام سلطان احمد' محمود احمد 'بشیر احمد اور شریف احمد رکھے اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ احمد ہے............ ان تمام ناموں میں لفظ احمد کا مشترک ہونا بھی حضرت موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر نام احمد نہ ہوتا تو آپ کے صاحبزادوں کے ناموں میں لفظ مشترک احمد نہ بنایا جاتا۔

مسلمان : شہر امرتسر میں اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام عطاء اللہ ہے۔ عطاء اللہ صاحب کے بیٹوں کے نام ہیں رضاء اللہ ' ذکاء اللہ ' بہاء اللہ ' ضیاء اللہ ' میرا نام ہے حبیب اللہ اور میرے خسر کا نام تھا عبداللہ ان کے بیٹوں کے نام عبیداللہ اور عنایت اللہ (عنایت اللہ فوت ہو چکا ہے) اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ اللہ ہے۔

قادیانی : اس کے علاوہ قرآن میں جہاں اس بشارت اور پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہاں کا سیاق اور سباق خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

مسلمان : قرآن مجید میں جہاں اس بشارت اور پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہاں کا سیاق اور سباق خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے اور حق بات یہ ہے کہ اس بشارت کے اصل اور حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ حضور پرنور ﷺ نے خود فرمایا: " وبشارة عيسىٰ "

(مسند احمد ص ۱۲۷ ج ۵ 'مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳) چنانچہ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۵ء ص ۵ پر ہے)

"مسیح کی بشارت میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ابتک تمہارا ساتھ رہے یعنی روح حق ' یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵ '۱۷ قرآن مجید اس کی تصدیق فرماتا ہے : " مبشرا برسول يأتى من بعدى اسمه احمد "

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی خبر دی تھی ؟

آج مورخہ ۳ جون ہفتہ کے روز دفتر نہر امرتسر میں تعطیل تھی بادشاہ

جارج پنجم حکمران دولت برطانیہ کی پیدائش کے دن کے سبب دفتر بند تھااور میں گھر پر ایک مضمون لکھ رہا تھا۔(قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۶ پر) ایک عنوان ''احمد کی بعثت''میری نظر سے گزرا۔ اس کو درج کر کے ساتھ ہی جواب بھی لکھا جاتا ہے مرزائی مولوی نے لکھا ہے :

''قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے اور بائیبل کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنے مثیل کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ نبی مبعوث ہوگا۔ لوگوں کو سخت انتظار رہا حتیٰ کہ یہود نے مسیح ناصری سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے مگر آپ نے اس کا انکار کیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رسول کریم ﷺ کے ظہور کی خبر لوگوں کو مدت سے سنادی تھی۔ آپ کے تیرہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا :'' ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' اے لوگو! میں تمہیں احمد رسول کی خوشخبری سناتا ہوں۔ نہ قرآن میں 'نہ حدیث میں 'نہ تاریخ میں۔ غرض کسی جگہ بھی رسول کریم ﷺ کا ذاتی نام احمد نہیں آتا۔ البتہ صفاتی نام احمد ضرور تھا۔ مگر وہ ایسا ہی تھا جیسے عاقب وغیرہ صفاتی نام آپ کو عطا کئے گئے تھے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسولوں کی خوشخبری دی اگر احمد سے مراد رسول کریم ﷺ ہوتے تو کس طرح ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس خبر کو خوشخبری کے طور پر سناتے۔ کیا کہنے والے نہیں کہہ سکتے کہ یہ کونسی خوشخبری ہے یہ تو ہمیں پہلے ہی معلوم ہے۔ دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ ہمارے پاس ایک شخص آئے اور وہ ہمیں کوئی خوشخبری سنائے لیکن اس کے بعد دوسرا آئے اور کہے تو یہ کہ میں تمہیں ایک عظیم الشان خوشخبری سناتا ہوں مگر سنائے وہی بات جو پہلا سنا چکا ہے۔ پس اگر احمد رسول سے مراد صرف رسول کریم ﷺ ہیں تو یہ خبر بہت پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام دے چکے تھے۔ اب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کونسی بشارت دی۔ حق یہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی بشارت دی۔ پس اس لئے سنت اللہ کے مطابق بشارت الٰہیہ کے عین موافق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہوئے آپ کا اسم مبارک بھی احمد تھا۔" (الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

جواب :(۱) تورات کے پانچویں حصے میں صاف اور صریح الفاظ میں آیا ہے کہ :

"اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔"
(کتاب استثناباب ۱۸ آیت ۱۷، ۱۸)

آیت ۱۵ میں الفاظ ہیں :"میری مانند ایک نبی" اور آیت ۱۸ میں الفاظ ہیں :"تجھ سا ایک نبی" پارہ ۲۹ سورۃ مزمل کی آیت :" انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا "میں بھی لفظ کما آیا ہے۔ توریت کے اس مقام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ابن عمران دوبارہ آئے گا۔ قرآن مجید میں بھی کسی آیت میں حضور پرنور کو موسیٰ علیہ السلام ابن عمران نہیں کہا بلکہ لفظ کما فرما کر آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی قرار دیا گیا ہے۔

(۲)...... "اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے ؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے کیا تو ایلیا ہے ؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کہا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں۔"
(انجیل یوحنا باب اول آیت ۱۹ تا ۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی اللہ سے یہود نے سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے۔ حضرت مسیح ناصری سے یہود نے یہ سوال نہیں کیا تھا جس طرح کہ مرزائی مولوی نے لکھا ہے۔

(۳)...... ''اور پھر وہ کتاب کسی ناخواندہ کو دیں اور کہیں اس کو پڑھ اور وہ کہے میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔'' (صحیفہ یسعیاہ نبی باب ۲۹ آیت ۱۲)

قرآن مجید کی سورۃ الاعراف پارہ ۹ میں آنحضرت ﷺ کو رسول نبی امی (یعنی ان پڑھ) کہا گیا ہے۔ سورۃ بقرہ کے رکوع اول میں قرآن مجید کو کتاب کہا گیا ہے۔ تیسویں پارہ میں ہے: '' اقراء باسم ربك الذی خلق '' مشکوٰۃ شریف باب المبعث وبدء الوحی فصل اول ص ۵۲۱ میں ہے کہ غار حرا میں حضرت علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا: ''فقال اقرا فقال مانا بقاری '' پس کہا پڑھ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھ نہیں سکتا۔''

ان دلائل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحیفہ یسعیاہ نبی باب ۲۹ آیت ۱۲ میں جس ایک ان پڑھ کی خبر دی گئی ہے وہ حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔

(۴)...... انجیل یوحنا باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں تسلی دینے والے اور روح اللہ (یعنی فارقلیط) کے آنے کی بشارت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے دی ہے اور مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ فارقلیط کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۱۸۶، خزائن ص ۲۹۳ ج ۲)

(۵)...... حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

''اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔'' (انجیل برنباس (جس کا ذکر خیر مرزا قادیانی نے سرمہ چشم آریہ تریاق القلوب، کشف الغطا، مسیح

ہندوستان میں اور چشمہ مسیحی میں کیاہے) کی فصل ۲۲۰ص ۔ ۳۶ مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

حضرت مسیح نے فرمایارسول اللہ کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔"

(انجیل برنباس ص ۱۴۵ اسٹیم پریس لاہور طباعت ۱۹۱۶ء)

(۲)......" واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالمابین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحرمبین"

(پارہ ۲۸ سورۃ صف آیت نمبر ۶)

ان آیات سے کسی طور پر (نہ لفظاًنہ اشارتاً) یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے مثیل ہونے کی بشارت دی تھی۔ کسی صحیح حدیث نبوی میں یا قول صحابی میں بھی کسی مثیل عیسیٰ کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔ مرزا قادیانی مثیل مسیح بھی نہ تھے اور مرزا قادیانی کو مسیح سے مشابہت تامہ نہیں ہے۔

(۷)...... حضرت کلیم اللہ نے میری مانند ایک نبی کہا تھا۔ حضرت یسعیاہ نبی علیہ السلام نے ایک ان پڑھ کے آنے کی خبر دی۔ حضرت روح اللہ نے فارقلیط محمد رسول اللہ اور احمد رسول کے الفاظ فرما کر آپ ﷺ کے آنے کی بشارت دی تھی۔

مرزا قادیانی نہ نبی تھا نہ رسول

نقلی دلیل :اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" وماکان لنبی ان یغل(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۱)"﴿اور نہیں لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے۔﴾

دعویٰ مرزا قادیانی

(۱)...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء اور مرزا محمود احمد کی کتاب حقیقت النبوۃ حصہ اول ص ۲۱۳)

(۲)...... ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۶، ۴۰۷ ج ۲۲)

(۳)...... ''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۱، خزائن ص ۴۲۷ ج ۱۸)

(۴)...... ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۵)...... ''ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ص ۴۲۶ ج ۱۸)

(۶)...... ''پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۹، خزائن ص ۳۶۱ ج ۲۱)

(۷)...... ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔'' (بحوالہ آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) (کتاب حقیقت النبوۃ ص ۲۱۲)

نوٹ: مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت تھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کا نبی امانت دار ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو اور پھر امانت سے کام نہ لے تو وہ اپنے دعاوی میں سچا نہیں ہے۔

حدیث رسول ربانی

''وفی حدیث ابن عباسؓ ذکرہ صاحب کنزالعمال بلفظ

سمعت رسول الله يقول ينزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماماهادیا وحکما وعادلا علیه برنس له مربوع الخلق أصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال - · الحرب اوزارها"

(کتاب حج الکرامہ (مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شاہجہانی بھوپال) ص ۴۲۳)

نوٹ : یہ حدیث (بحوالہ ابن عساکر و اسحٰق بن بشیر کتاب کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۷۲۶ اور کتاب منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج ۶ ص ۵۶) پر بھی ہے :

اقوال مرزا قادیانی

"وکذلك اختلف فی موضع نزوله وفی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم علی جبل افیق اماماهادیا حکما عادلا بیده حربة لقتل الدجال وتضع للحرب اوزارها"

(کتاب حمامۃ البشریٰ ص ۸۸ (مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع منشی غلام قادر صاحب سیالکوٹی) خزائن ص ۳۱۲ ج ۷)

"فلاشك ان حربة قتل الدجال حربة روحانیة منزلة من السماء کمایدل علیه حدیث روی عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ ینزل اخی عیسیٰ بن مریم علی جبل افیق اماماحادیا حکما عادلا بیده حربة یقتل به الدجال" (حمامۃ البشریٰ ص ۹۷، خزائن ص ۳۱۴ ج ۷)

نوٹ : مرزا قادیانی نے اس جگہ امانت سے کام نہیں لیا ہے۔ حدیث نبوی کو نقل کرتے ہوئے "من السماء" اور الفاظ "علیه برنس له مربوع الخلقة اصلت سبط الشعر" نہیں لکھے ہیں۔ پس امانت سے کام نہ لینے والا شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا ہے۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجددؒ الف ثانی (دفتر دوم مطبع ایجوکیشنل سعید ایچ ایم کمپنی کراچی مکتوب ۵۱ ص ۱۴۲) پر ہے :

" الحمدلله وسلام على عباده الذين اصطفى اعلم ايها الاخ الصديق ان كلامه سبحانه مع البشرقد يكون شفاها وذلك لافراد من الانبياء عليهم الصلوات والتسليمات وقد يكون ذلك لبعض الكمل من متابعيهم بالتبعية والوراثة ايضاً واذا كثرهذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمى محدثاكما كان اميرالمومنين عمرؓ"

﴿بداں اے برادرمحب که به تحقیق کلام حق سبحانه وتعالیٰ بابشرگاہے روبارو بود وایں‌نوع از کلام مرآجا انبیاء راست علیہم الصلوات والتسلیمات وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے را ازکمل متابعان ایشاں نیز به تبعیت ووراثت میسرے گرد دوایں قسم از کلام بایکے ازیشاں ہرگاہ بکثرت واقع گرد دآنکس محدث(بفتح دال وتشدیدان) نامیده مے شود چنانچه امیرالمومنین عمرؓ محدث این امة بوذه﴾

الفاظ مرزا قادیانی

"اصل میں ان کی اور ہماری تو نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کا تو یہ لوگ خود بھی اقرار کرتے ہیں۔ مجدد صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں۔"

(اخبار الحکم قادیان ج ۱۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲، ملفوظات ص ۲۱۴ ج ۱۰)

نوٹ :مکتوبات شریف میں الفاظ "وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں" نہیں ہیں۔ صرف یہ الفاظ ہیں :"واذا كثرهذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمى محدثا" مرزا قادیانی نے الفاظ "اور نبی" اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔

عقلی دلیل

خدا کے نبی اور رسول کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے۔ ان کا حافظہ صحیح ہوتا ہے۔ خدا کے نبی اور رسول دماغی امراض مثلاً جنون، مالیخولیا، مرگی، سوداء، مراق اور ہسٹریا (یعنی باؤ گولہ) سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبی و رسول نے خود کبھی یہ اقرار نہیں کیا کہ مجھے مراق ہے۔ قرآن مجید میں یہ لکھا ہے کہ دشمنوں نے نبی و رسول کو مجنون و ساحر وغیرہ کہا لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ کسی نبی یا رسول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے جنون ہے یا مراق ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزائی لٹریچر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔ دشمنوں کا طعن کرنا اور چیز ہے اور ایک مدعی نبوت و رسالت کا خود اقرار کرنا اور چیز ہے۔

مراق اور مرزا قادیانی

(۱)...... "فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۵ء ص ۵، ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸)

(۲)...... "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے

بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔" (کتاب منظور الٰہی (جس میں منظور الٰہی نے مرزا قادیانی کے اقوال اکٹھے کئے ہیں) مطبوعہ ۱۳۴۲ھ مفید عام پریس لاہور ص ۳۴۸) —

(۳)...... "حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۴)...... "واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل اور بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

نوٹ :واضح ہو کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر میاں محمود احمد (مرزا قادیانی کے بیٹے) تھے اور اخبار بدر قادیان کے مدیر مفتی محمد صادق مرزائی تھے۔ کتاب منظور الٰہی کے مرتب کرنے والے محمد منظور الٰہی لاہوری مرزائی ہیں۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ اور ج ۲۶ نمبر ۵ میں) مضامین لکھنے والے ڈاکٹر محمد شاہنواز خان قادیانی مرزائی ہیں۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مغرب کے پادریوں نے آنحضرت ﷺ کو مجنون کہا ہے۔ (ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۲) تو جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود ایسا ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے۔ مغرب کے پادری یا دوسرے مسیحی لوگ تو آنحضرت ﷺ کے دشمن اور سخت مخالف ہیں۔ مگر جن لوگوں کے نام میں نے لکھے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کے مرید ہیں اور مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھے مراق ہے۔

نبی اور مراقی میں فرق

(۱)...... "اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۲)......"نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

مرزا کی بیوی کو مراق

"میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

مرزا کے بیٹے کو مراق

"حضرت (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۹)

مرض ہسٹیریا اور مرزا

مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قادیانی مرزائی نے لکھا ہے کہ:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا پرانا مخلص خادم تھا اب مر گیا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا

کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی حالت ہو گئی۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۶)

اس کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی پڑھ لیجئے:

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے۔" (رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

نتیجہ خود ہی نکال لیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ مرض ہسٹیریا (یعنی باؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ کتاب مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹ پر لکھا ہے کہ اس مرض میں شاذ و نادر طور پر مرد بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ مرض مراق، ہسٹیریا، مرگی، مالیخولیا، نبوت و رسالت کے کیوں منافی ہیں؟۔ تو جواب یہ ہے کہ: "ان امراض میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔" (رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹، ریویو ج ۲۵ نمبر ۶، ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اور نبی کو جذبات پر پورا پورا قابو ہوتا ہے۔ (رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اگر کوئی سوال کرے کہ کیا مراق مرض مالیخولیا کی ایک نوع ہے؟۔ تو جواب یہ ہے:

"مراق ایک قسم کا مالیخولیا ہے۔"

(کتاب مخزن حکمت ج ۲ ص ۱۰۰۴، کتاب اصل بیاض نور الدین ج ۲ ص ۲۱۱)

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں:

(۱)مراق (۲) ہسٹیریا (۳)سر درد

(۴)دوران سر (۵) کثرت پیشاب (۶)ذیابیطس

(۷)اسہال (۸) تشنج دل (۹) خواب

(۱۰)کمزور حافظہ (۱۱)بد ہضمی (۱۲)دائم المریض

نتیجہ

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت یعنی آیت مقدسہ :" ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" کے اصل اور حقیقی مصداق خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین ،شفیع المذنبین، سیدالمرسلین، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس بشارت کے ہرگز مصداق نہیں ہیں۔ اور جو شخص حضور پرنور ﷺ کے سوا کسی اور شخص کو اس بشارت کا مصداق مانے وہ شخص حق سے دور ہے اور گمراہ ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کو یاد کرلیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جماعت مرزائیہ کو ہدایت نصیب ہو اور وہ باطل کو چھوڑ کر حق کو قبول کریں۔

خادم دین

عاجز حبیب اللہ

مرزا قادیانی نبی نہ

(ایک مناظرہ)

عرض حال

الحمدلله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلیٰ
آلہ واصحابہ اجمعین

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی۔ اور وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ مرزا غلام احمد نے محدث، ملہم، مامور من اللہ، مجدد، رجل فارسی، مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ کے تیس سے زائد دعاوی کیئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں نے بابیوں، بہائیوں کی طرح قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کی باطل تاویلیں اور غلط معنے کر کے خدا کے بندوں کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خاص دماغ اور خاص حافظہ عطا فرمایا اور اس باطل فرقے کی تردید کی توفیق عطا کی: "ذالك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم" اس کتاب میں مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کی تردید نقلی اور عقلی دلائل سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا اس کتاب کو مرزائیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ
عاجز: حبیب اللہ کلرک محکمہ انہار امرتسر

مرزا قادیانی نبی نہ

گرمی کا موسم ہے اور گرمی شدت کی ہے۔ ابھی بارش کا آغاز نہیں ہوا ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ میں دروازہ مہاں سنگھ واقع ہے۔ دروازہ کے اندر داخل

ہونے کے بعد ایک وسیع جگہ ہے۔ اس جگہ پہلے ایک بڑا کنواں ہوتا تھا اور یہ کنواں ۱۹۰۸ء میں بند کیا گیا تھا۔ اس کو "چوڑا چاہ" کے نام سے پکارتے تھے۔ اس جگہ سے ایک بازار سیدھا کوتوالی کی طرف جاتا ہے اور دوسرا بازار بائیں طرف کوچہ غزنویہ کی طرف جاتا ہے۔ اس راستے کو یہاں کے رہنے والے لوگ "کچی سڑک" کے نام سے پکارتے ہیں۔ دوپہر کے وقت ایک جوان آدمی اس کچی سڑک پر جارہا ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ میں لاٹھی ہے، سر پر ٹوپی ہے، آنکھوں پر عینک لگائے ہوئے ہے، چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پنجاب کا باشندہ نہیں بلکہ اس کا وطن یوپی ہے۔ یہ جوان ایک مکان کے دروازے پر جاکر بلند آواز سے کہتا ہے: بابو صاحب! بابو صاحب!

دروازہ کھلتا ہے اور ایک بتیس سالہ جوان باہر آتا ہے۔ اس کا چہرہ گورے رنگ کا ہے، قد لمبا ہے، سر پر سفید پگڑی ہے، پاؤں میں سلیپر، سیاہ داڑھی ہے، اس کو دیکھ کر نو وارد آدمی بلند آواز سے کہتا ہے: بابو صاحب! السلام علیکم!

اس کے جواب میں دوسرے جوان نے کہا: وعلیکم السلام! گھر کے دروازے کے سامنے ایک چارپائی پر دونوں جوان بیٹھ گئے اور آپس میں کچھ مذہبی باتیں کرنے لگے۔ ان میں سے نو وارد آدمی مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں میں سے ہے اور دوسرا جوان اہل سنت والجماعت حنفی المذہب ہے۔ ان کی گفتگو میں متانت اور نرمی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید کو "قادیانی" اور اس کے مخالف کو "مسلمان" کے نام سے لکھا جاتا ہے اور جو گفتگو ان دونوں کے درمیان ہوئی اس کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مسلمان: حافظ صاحب آپ اور آپ کی جماعت اپنے مخالفوں کو کیا سمجھتی ہے؟۔

قادیانی : حضرت خلیفہ (نام نہاد)دوم مرزا محمود نے کہا ہے کہ :"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں کیونکہ وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص ۹۰)

مسلمان : میں تو مرزا قادیانی کو نہ نبی مانتا ہوں نہ رسول۔ کسی دعویٰ میں ان کو سچا نہیں مانتا۔

قادیانی : آپ نے اب تک مرزا قادیانی کو خدا کا نبی اور رسول نہ مانا کیا آپ کے پاس اس انکار پر کوئی دلیل ہے ؟۔

مسلمان : میرے پاس خدا کے فضل و کرم سے بہت دلائل ہیں۔ مگر اس وقت میں ایک نئی اور عجیب و غریب دلیل پیش کرتا ہوں۔

قادیانی :وہ نئی دلیل کیا ہے ؟بیان تو کیجئے۔ میں بھی سنوں۔

مسلمان : فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ :"مجھے مراق کی بیماری ہے۔" مراقی آدمی خدا کا نبی ور سول و ملہم نہیں ہو سکتا۔

قادیانی :احمدیہ لٹریچر میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہے۔اگر سچے ہو تو حوالہ پیش کرو۔

مسلمان : میرے پاس بہت حوالے ہیں ذرا غور سے سنئے :

(ا)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا :"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو

اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج اول نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ اور اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم نمبر ۲، ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸)

(۲)...... مرزا قادیانی نے کہا: "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔" (اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶ کالم نمبر ۱ اور کتاب منظور الٰہی (مرتبہ وشائع کردہ محمد منظور الٰہی مرزائی) ص ۳۴۸، ملفوظات ص ۳۷۶ ج ۲)

(۳)...... "حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

(۴)...... "حضرت (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۵)...... "واضح ہو کہ حضرت (مرزا قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۲۶)

قادیانی: ممکن ہے کہ مرض مراق سے مراد دوران سر کی بیماری ہو۔

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو مراق بھی تھا اور دوران سر کی بیماری بھی تھی۔ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں:

(۱)...... مراق۔

(۲)...... دوران سر۔

(۳)...... سر درد۔

(۴)...... کثرت پیشاب (یعنی ذیابیطس) سو سو بار پیشاب آتا تھا۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳،۴ ص ۴، خزائن ص ۷۱ ۴ ج ۱۷)

(۵)...... اسہال۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

(۶)...... تشنج دل۔ (اربعین نمبر ۳، ۴ ضمیمہ ص ۴، روحانی خزائن ص ۷۱ ۴ ج ۱۷)

(۷)...... کمی خواب۔

(۸)...... حافظہ اچھا نہیں تھا۔ (نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ، خزائن ص ۴۳۹ ج ۱۹)

(۹)...... مرض ضعف دماغ کے دورے پڑتے تھے۔

(فتح اسلام ص ۷ ۲ حاشیہ، خزائن ص ۷ اج ۳)

(۱۰)...... ہاضمہ اچھا نہیں تھا۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

(۱۱)...... مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹)

(۱۲)...... مرزا صاحب دائم المریض آدمی تھے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ص ۴۷۰ ج ۱۷)

حافظ صاحب! بتلایئے کہ خدا کے کسی نبی و رسول نے کبھی خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیجئے۔

قادیانی: قرآن مجید کی سورۃ یٰسین آیت نمبر ۳۰ میں ہے:

''یٰحسرة علی العباد مایاتیهم من رسول الاکانوا به یستهزؤن'' بندوں پر افسوس کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اس کے استہزا کرتے۔

سورۃ المومنون آیت نمبر ۷۰ میں ہے :

"ام یقولون به جنة" یعنی مخالف کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے۔

قرآن مجید میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ سے پہلے نبیوں کو لوگوں نے ساحر، مسحور اور مجنون کہا۔

مسلمان : حافظ صاحب! یہ تو بتلائیے کہ قرآن مجید میں یہ بھی کہیں آیا ہے کہ خدا کے کسی نبی ور سول نے کبھی خود اقرار کیا ہو کہ (معاذاللہ) مجھ میں جنون ہے یا یہ کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

قادیانی : قرآن مجید میں صرف اتنا آیا ہے کہ مخالفوں یعنی کافروں اور مشرکوں نے ایسا کہا۔ مگر یہ تو کسی آیت میں نہیں ہے کہ خدا کے کسی نبی ور سول نے خود ایسا ہونے کا اقرار کیا ہو۔

مسلمان : شاباش حافظ صاحب! پس یہ بات خوب یاد رکھئے کہ دشمنوں کا کہنا اور بات ہے اور کسی مدعی نبوت ورسالت کا خود تسلیم کرنا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور بات ہے۔ اب آپ سمجھے کہ میں نے کیا عرض کیا ہے ؟۔

قادیانی : طب کی رو سے مراق کی تشریح کیجئے۔

مسلمان : "یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے بد ہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے۔ مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں

رہتا۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

قادیانی: کیا مراقی آدمی نبی نہیں ہو سکتا؟ اگر نہیں ہو سکتا تو بتلائیے نبی اور مراقی میں کیا فرق ہے؟۔

مسلمان: حافظ صاحب بات یہ ہے کہ خدا کے نبی ورسول کو جنون، مرگی، مالیخولیا، مراق اور ہسٹیریا جیسی دماغی مرض نہیں ہو سکتی۔ خدا کا نبی اور رسول ان مرضوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس مدعی نبوت ورسالت میں ان مرضوں میں سے ایک مرض بھی ہو وہ اپنے دعوؤں میں جھوٹا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ پس مرزا قادیانی نہ نبی ہیں نہ رسول اور نہ ملہم۔

(۱)...... : "مگر یہ بات یا تو بالکل جھوٹا منصوبہ اور یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔" (کتاب البریہ ص ۲۳۸، ۲۳۹ کے حاشیہ، خزائن ص ۲۷۴ ج ۱۳ پر مرزا قادیانی نے یسوع مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چلا جانے کی بابت لکھا ہے)

جب مراقی عورت کی بات قابل اعتبار نہیں تو مراقی آدمی کے دعوؤں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟۔

(۲)...... : "اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

"نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

قادیانی: میں تو قادیان سے کسی کام کے لئے امرتسر آیا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ بابو حبیب اللہ کلرک دفتر نہر سے ملوں۔ آپ تو میرے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اب چھوڑتے نہیں۔

مسلمان: حافظ صاحب! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کو بھی مراق کی بیماری تھی۔

قادیانی: اگر سچے ہو تو حوالہ بتاؤ۔ کس کتاب یا کس احمدی اخبار میں لکھا ہے

مسلمان مرزا قادیانی نے کہا: "میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔" (قادیانی اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴ پر زیر عنوان "حضرت اقدس گورداسپور میں" کالم نمبر ۳)

قادیانی: یہ باتیں میں نے آج سنی ہیں۔ اس سے پیشتر ہمارے کسی مخالف نے مراق کی بیماری کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی محمد صاحب لدھیانوی، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہل حدیث وغیرہ نے ہمارے خلاف کتابیں، اخبار اور رسالے لکھے اور شائع کئے مگر جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ کسی نے نہ بیان کیا۔

مسلمان: بات یہ ہے کہ مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر کی مہربانی سے مجھے اخبار بدر قادیان کا فائل بابت ۱۹۰۶ء مطالعہ کے لئے ملا تھا۔ (۷ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ ص ۵ کالم نمبر ۲) میں مراق کی بیماری کا ذکر آیا ہے۔

حافظ صاحب اب اور سنئے آپ کے موجودہ (نام نہاد) خلیفہ قادیان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

قادیانی: یہ کہاں لکھا ہے۔ حوالہ بتاؤ۔

مسلمان: " حضرت خلیفة (نام نہاد) المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ (لعنہ

اللہ) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

قادیانی :"حضرت صاحب کو کبھی ہسٹیریا کا دورہ نہ ہوا تھا۔"

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۹)

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ ہوا تھا۔

قادیانی : مرض ہسٹیریا یعنی باؤ گولہ تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔

مسلمان :"یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔" (کتاب مخزن حکمت ج دوم (طبع چہارم) ص ۹۶۹)

قادیانی : اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی مرزائی نے لکھا ہے کہ :"مرزا قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳، نمبر ۱۹)

قادیانی : کتاب سیرت المہدی کی اس روایت سے صرف اس قدر معلوم ہوا کہ آپ کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا لیکن اس کی کیا دلیل ہے کہ مرض ہسٹیریا نبوت و رسالت کے منافی ہے ؟۔

مسلمان : (ا)......"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

(۲)......"ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹)

(۳)......"ان امراض (یعنی مالیخولیا، ہسٹیریا، مرگی) میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا اور تخیل بڑھ جاتا ہے۔"

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۵)

قادیانی: اب میں جاتا ہوں اور جو کچھ آپ نے بیان کیا یہ میرے لئے بالکل نئی باتیں ہیں ان پر غور کروں گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قائم فرمائی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانیت کے خاتمہ کی مہم پر ہے۔

اغراض و مقاصد

اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی مرزائی فرقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے، قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کیے ہیں اس ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کیلیے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا مرکزی لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے زیر تکمیل ہیں جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا رہے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر خان محمد امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ ملتان
پاکستان، فون ۴۰۹۷۸

نزول مسیح علیہ السلام

عرض حال

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم النبین و علیٰ آله واصحابه اجمعین ۰

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ کو دین اسلام کا خادم بنایا اور مجھے خاص حافظہ و خاص ذہن عطا فرما کر تحریر و تقریر کے ذریعے دین کی خدمت کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں میں میری تقریریں اور تحریریں مقبول ہوئیں۔ میری پہلی تصنیف "عمر مرزا" کے نام سے ایک رسالہ انجمن اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ نے جون ۱۹۲۴ء میں شائع کیا تھا۔ میری دوسری تصنیف رسالہ "مراق مرزا" ماہ اپریل ۱۹۲۹ء میں دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوا۔ میری تیسری تصنیف "مرزائیت کی تردید بطرز جدید" نامی کتاب ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی اور لوگوں میں مقبول ہوئی۔ میری چوتھی تصنیف "حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں" نامی کتاب ماہ فروری ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی ہے اور پانچویں تصنیف "بشارت احمد" نامی جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپ گئی ہے۔ چھٹی تصنیف رسالہ واقعات نادرہ "نامی نومبر ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ اب ساتویں "نزول مسیح علیہ السلام" کے نام سے ایک کتاب پیش کرتا ہوں۔ اس کتاب میں: "وانه لعلم للساعة (سورہ زخرف آیت نمبر ۶۱)" کی تفسیر کی گئی ہے۔ اور احادیث نبویہ اور حضرات صحابہؓ و تابعینؒ و مفسرینؒ کے اقوال سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ناظرین میری کتابوں کو پڑھ کر میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا سچا خادم بنائے۔

حبیب اللہ

پہلا باب

آیت کریمہ "وانه لعلم للساعة" کی تفسیر

قرآن مجید کی آیات مقدسہ 'احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہؓ و تابعینؒ سے عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوبارہ نازل ہونے پر کچھ لکھا جاتا ہے: " وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب"

آیات قرآنی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون ۰ وقالوا الهتنا خیرام هوماضر بوه لك الا جدلابل هم قوم خصمون ۰ ان هوالا عبدانعمنا علیه وجعلناه مثلا لبنی اسرائیل ۰ ولونشاء لجعلنا منکم ملائکة فی الارض یخلفون ۰ وانه لعلم للساعة فلا تمترن بهاوا تبعون ۰ هذا صراط مستقیم ۰ (سورۃ الزخرف آیت ۵۷ تا ۶۱)"

﴿اور جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔ ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں۔ یا (حضرت) ابن مریم! تیری قوم کے لوگ اس بات کو تیرے واسطے بیان نہیں کرتے مگر جھگڑنے کو۔ بلکہ وہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ نہیں (حضرت) مسیح علیہ السلام مگر ایک بندہ کہ جس پر ہم نے انعام کیا۔ اور ہم نے مسیح علیہ السلام ابن مریم کو قوم بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو البتہ تم میں سے فرشتے کرتے کہ زمین میں جائے نشین ہوتے: "وانه لعلم للساعة" اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے۔ پس قیامت کے ساتھ شک مت کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔﴾

نوٹ :ان آیات مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ذکر خیر ہے۔ ضمیرین جو :''منه'هو'ماضربوه'عليه'وجعلناه'' میں آئی ہیں۔ سب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی کی طرف پھرتی ہیں۔ پس سیاق و سباق اور قرائن کے لحاظ سے آیت مقدسہ :'' وانه لعلم للساعة''کا صحیح ترجمہ یوں ہے :

﴿اور تحقیق حضرت عیسیٰ ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے۔﴾

اس آیت مطہرہ کی صحیح تفسیر انشاء اللہ آگے چل کر لکھی جائے گی۔ پہلے قادیانی تفسیر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

دوسرا باب

اقوال مرزا قادیانی

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت مقدسہ :'' وانه لعلم للساعة '' کے متعلق یوں گوہر افشانی کی ہے :

''حق بات یہ ہے کہ انه کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے۔اور آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے۔ کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہورہے ہیں۔ قبروں میں گلے سڑے ہوئے باہر نکلتے آتے ہیں۔ اور خشک ہڈیوں میں جان پڑتی جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۴'خزائن ص ۳۲۲ ج ۳)

(۲)......''فاعلم انه تعالىٰ قال وانه' لعلم للساعة وما قال انه سيكون علما للساعة فالاٰ ية تدل على انه علم للساعة من وجه كان حاصلا له بالفعل لا ان يكون من بعدفى وقت من اوقات والوجه الحاصل هو تولده من غيراب والتفصيل فى ذالك ان فرقة من اليهوداعنى الصدوقين كا نوا كافرين بوجود القيامة فاخبر هم الله

علی لسان بعض انبیائه ان انبامن قومهم یولد من غیراب وھذا یکون ایته لهم علیٰ وجود القیامة فالیٰ ھذا اشار فی آیة وانه لعلم للساعة وکذالك فی اٰیة ولنجعله آیة للناس ای للصدوقین"

(حمامۃ البشریٰ ۹۰ خزائن ص ۳۱۶ ج ۷)

(۳)...... "سیقول الذین لایتدبرون ان عیسیٰ علم للساعة وان من اھل الکتاب الا لیئومنن به قبل موته ذالك قول سمعوامن الا باء وما تدبروه کالعقلاء مالهم لا یعلمون ان المراد من العلم تولده من غیراب علیٰ طریق المعجزة کما تقدم ذکره فی الصحف السابقة"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۴۹ خزائن ص ۲۷۶ ج ۲۲)

(۴)...... حضرت مسیح کے متعلق جو قرآن شریف میں آیا ہے کہ :"انه لعلم للساعة "اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح، حضرت رسول کریم ﷺ کے آنے کی خوش خبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا۔ساعت سے مراد ہے ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا، یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ اسرائیلیوں میں آخری نبی ہے اور اب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا۔"

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء ص ۱۱ ج ۵ نمبر ۵ اور رسالہ ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۷)

(۵)...... "پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے :"انه لعلم للساعة" جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرانا چاہئے۔ کہ نیم ملاں خطرہ ایمان۔اے بھلے مانسو کیا آنحضرت ﷺ علم للساعة نہیں ہیں۔جو فرماتے ہیں کہ بعثت انا والساعة کھاتین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے :"اقتربت الساعة وانشق القمر" یہ کیسی بدبودار نادانی ہے۔جو اس جگہ لفظ ساعة سے قیامت سمجھتے ہیں۔اب مجھ سے سمجھو کہ ساعة سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل

میں اس ساعت کی خبر دی ہے۔ اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ : "مثلا لبنی اسرائیل "یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور ان کے لئے وہ ساعت ہو گئی۔ قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں۔ سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہو گی۔ پس وہ نشان ظہور میں آگیا۔ اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہو گئی۔ اور نیز اس زمانہ میں طاعون بھی ان پر سخت پڑی۔ اور در حقیقت ان کے لئے وہ واقعہ قیامت تھا۔ جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے' ہزارہا طاعون سے مر گئے۔ اور باقی ماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہو گئے۔ قیامت کبریٰ تو تمام لوگوں کے لئے قیامت ہو گئی۔ مگر یہ خارص یہودیوں کے لئے قیامت تھی۔ اس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : "انه لعلم للساعة فلاتمترن بها" یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ قیامت کیا چیز ہے اس کے مثل تمہیں دی جائے گی یعنی : ' مثلا لبنی اسرائیل' وہ قیامت تمہارے پر آئے گی۔ اس میں شک نہ کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جواب تک نہیں آئی۔ اس کی نسبت غیر موزوں تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نہ کرو اور تم اس کو دیکھو گے۔ اس زمانہ کے یہودی تو سب مر گئے۔ اور آنے والی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی۔ کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی۔ سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے۔ جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی۔" (اعجاز احمدی ص ۲۰'۲۱' خزائن ص ۱۲۹' ۱۳۰ ج ۱۹)

نوٹ : بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی (حمامۃ البشریٰ ص ۹۰ پر) آیت : " انه لعلم للساعة " کے لفظ "ساعة " کے معنی "قیامت" کے کرتے ہیں۔ اور (اعجاز احمدی ص ۲۱ خزائن ص ۱۲۹ ج ۱۹ پر) لکھتے ہیں :

"یہ کیسی بدبودار نادانی ہے۔ جو اس جگہ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔"

مرزا قادیانی نے سچ لکھا ہے۔ اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ "حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔" (ریویو ج ۲ نمبر ۴ ص ۱۵۳ حاشیہ اور نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ خزائن ص ۴۳۹ ج ۱۹)

مرزا قادیانی کے بیان کردہ چاروں معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اصل میں بات وہی ہے۔ جو مرزا قادیانی نے اپنی نسبت خود تسلیم کی ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱ نمبر ۲ ص ۵ ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸) اور اس مرض مراق میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) حالانکہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

تیسرا باب

سید سرور شاہ مرزائی کی تفسیر بالرائے

(الف)...... "انہ لعلم للساعۃ" اس کے یہ معنی بھی اگر کئے جائیں کہ مسیح علامت ہے قیامت کے لئے، تو بھی نزول کہاں سے ثابت ہوگا۔ اور پھر بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مسیح کی بے باپ ولادت دلیل قیامت ہے۔ ہزارہا سال بعد ہونے والی بات دلیل کس طرح بن سکتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک تو اس کے معنی آسان ہیں۔ کہ وہ مثیل، مسیح ساعت کا علم ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۱ء)

(ب)...... "سورۃ زخرف میں جو آتا ہے:" ولما ضرب ابن مریم مثلا...... الخ " میری یہ تحقیق ہے کہ یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے۔" (الفضل قادیان ۴ جنوری ۱۹۲۳ء ص ۲ کالم ۳)

(ج)...... "مسیح موعود (مرزا قادیانی) بروز مسیح و محمد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب مسیح بن مریم کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا

مثیل آخری زمانہ میں آئے گا۔ تو مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ خدا انسان میں حلول نہیں کر سکتا۔ مگر خود یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح کا بروز آئے گا۔"

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۴ء ص ۵)

نوٹ: سید سرور شاہ قادیانی نے جو تفسیر آیت: "وانہ لعلم للساعۃ" کی یہ کی ہے کہ:

"مسیح کا مثیل آخری زمانہ میں آئے گا"۔

سو یہ مطلب اس آیت کا نہ تو حضرت رسول خدا ﷺ نے بیان فرمایا اور نہ آپ ﷺ کے کسی صحابیؓ نے بلکہ سید سرور شاہ کے پیرومرشد کو بھی یہ تفسیر نہ سوجھی۔

سید محمد احسن امروہی کی تفسیر بالرائے

"دوستو! یہ آیت (یعنی آیت: "وانہ لعلم للساعۃ...... عدومبین")

۲۵ پارہ سورہ زخرف میں ہے۔ اور بالاتفاق تمام مفسرین کے حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کے واسطے ہے۔ اس میں کسی مفسر کو اختلاف نہیں۔ البتہ ان کے نزول ثانوی کے شان نزول میں اختلاف ہے...... اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس آیت میں بالضرور مسیح محمدی (مرزا قادیانی) ہی کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔...... چونکہ اس سورۃ میں مسیح محمدی (مرزا قادیانی) کے دوبارہ آنے کا ذکر بالاتفاق مفسرین کے ہے۔ اسی لئے اس کے زمانہ کی طرف ایک بڑے اشارہ لطیفہ کے ساتھ نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ تاکہ مومن عبرت پکڑنے والے کو سورۃ کے نام سے ہی پتہ لگ جائے۔ کہ مسیح محمدی اس وقت آئے گا۔ کہ اس زخارف دنیوی کی ایسی کثرت اور ترقی اس آخر زمانہ میں ہوگی۔ کہ کبھی پہلے ویسی ترقی نہ ہوئی ہوگی۔

(اخبار الحکم مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء ص ۲)

نوٹ : مرزائی کے "مسیح محمدی" کے الفاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہیں۔ جن کو وہ مسیح موعود اور مثیل مسیح مانتے ہیں۔ اوپر کا اقتباس سید محمد احسن مرزائی امروہی کی اس تقریر کا ہے۔ جو اس نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ پر کی تھی۔

کسی بھوکے سے پوچھا گیا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ "چار روٹیاں" یہی حالت ان مرزائی مولویوں کی ہے۔ جو تفسیر بالرائے کی وعید سے نہ ڈرتے ہوئے آیت : "وانه لعلم للساعة" سے مرزا قادیانی کے آنے پر استدلال کرتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہی سید محمد احسن مرزائی امروہی دسمبر ۱۹۰۸ء سے کئی سال پہلے آیت مقدسہ کی تفسیریوں کر چکے ہیں کہ :

"آیت دوم میں تسلیم کیا کہ ضمیرانه طرف قرآن مجید یا آنحضرت ﷺ کے راجع نہیں۔ حضرت عیسیٰ ہی کی طرف راجع ہے۔ تو اس کے ظاہری معنی یہی ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مفید ہے۔ علم ساعۃ کو' یا حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا جو دلالت کرتا ہے اللہ کے احیاء موتےٰ پر قیامت میں دلیل و موجب علم ہے بعث و نشر قیامت کے وغیرہ وغیرہ۔" (اعلام الناس حصہ دوم ص ۵'۲)

دیکھئے کہ (اعلام الناس نامی کتاب حصہ دوم ص ۵ پر) آیت مقدسہ : "وانه لعلم للساعة" سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یا آپ کا مردوں کو زندہ کرنا لکھا گیا ہے۔

چوتھا باب
قرآن مجید کی تفسیر کے اصول

اس زمانہ میں سر سید احمد خاں صاحب' عبداللہ چکڑالوی' مرزا غلام احمد قادیانی' میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ جماعت قادیانی' محمد علی ایم' اے امیر جماعت

مرزائیہ لاہوریہ اور مولوی احمد الدین امرتسری نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف تفسیریں کی ہیں۔ اور ایسے معنی کئے ہیں۔ جو احادیث نبویہ اور اقوال صحابہؓ و تابعینؒ کے مطابق نہیں ہیں۔ اس لئے (تفسیر ابن کثیر ج اول ص ۴ تا ۷، تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان ج اول ص ۱۶، ۱۷، ۱۸ سے) ذیل میں قرآن مجید کی تفسیر کے اصول لکھے جاتے ہیں۔

(۱)...... قرآن کریم کی تفسیریوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اس لئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے۔ وہ دوسری جگہ تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

(۲)...... جو تفسیر قرآن مجید کی حضرت رسول خدا ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے۔ اس کے خلاف ہر گز کہنا یا کرنا نہ چاہئے۔ اس کی پیروی سب پر واجب ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے کہا ہے۔ کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے جو حکم دیا ہے۔ وہ قرآن سے سمجھ کر دیا ہے۔

(۳)...... سو جب تفسیر قرآن کی قرآن و حدیث سے ہاتھ نہ لگے۔ تو پھر حضرات صحابہؓ کے اقوال سے لینا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں نے احوال و قرائن اس وقت کے دیکھے بھالے ہیں۔ جس وقت نزول قرآن کے وہ حاضر و موجود تھے۔ فہم تام، علم صحیح، عمل صالح، رکھتے تھے۔

(۴)...... جب تفسیر قرآن شریف کی قرآن پاک یا سنت صحیحہ یا قول صحابی میں نہ ملے تو اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ تابعین کے قول کو لیوے۔

(۵)...... جب قرآن کریم کی تفسیر کرے۔ تو حتی الامکان اول قرآن پاک ہی سے کرے۔ پھر سنت مطہرہ سے، پھر قول صحابیؓ سے، پھر اجماع تابعینؒ سے، پھر لغت عرب سے، یہ پانچ مرتبے ہوئے۔ اپنی طرف سے ہرگز کوئی بات نہ کرے۔ اگرچہ اچھی ہی کیوں نہ ہو۔ رائے سے تفسیر کرنے والے کو جہنمی فرمایا ہے۔

(۶)...... حدیث ابن عباسؓ میں مرفوعاً آیا ہے۔ کہ جس نے کچھ کہا قرآن میں اپنی رائے سے یعنی عقل و قیاس سے یا جو بات وہ نہیں جانتا تھا۔ تو وہ شخص اپنی جگہ آتش دوزخ میں مقرر کرے۔ اس کو ترمذی نے حسن کہا ہے۔ نسائی اور ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے۔ (ترجمان القرآن ج اول ص ۱۸)

مرزا قادیانی کے مقرر کردہ معیار

(۱)...... "جاننا چاہئے کہ سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں .... ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں......۔

(کتاب برکات الدعا ص ۱۳، ۱۴، ۱۵، خزائن ص ۱۷ تا ۱۹ ج ۶)

(۲)...... دوسرا معیار رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے۔ کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

(۳)...... تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے نوروں کے حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے۔ اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا۔ اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

(۴)...... چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔

(۵)...... پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اسقدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغت عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔

الحمد لله کہ مرزا قادیانی کے اپنی کتاب(برکات الدعا ص ۱۳'۱۴'۱۵) پر اہل سنت کے مقرر کردہ معیاروں میں سے چار معیار تسلیم کر لئے ہیں۔ صرف تابعینؒ کی فرمودہ تفسیر کا ذکر نہیں کیا۔باقی معیار اول' دوم' سوم' پنجم کو مانا ۔بلکہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "تفسیر بالرائے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ قرآن کی تفسیر کی 'اور اپنے خیال میں اچھی کی' تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔ (برکات الدعاء ص ۱۴'۱۵ اخزائن ص ۱۹ اج ۶)

پانچواں باب

احادیث نبوی

حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی

(۱)......"حضرت خدیفہؓ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم پر حضرت رسول خدا ﷺ نے جھانکا۔اس حال میں کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا باتیں کرتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک تم اس سے پیشتر دس نشانیاں دیکھو گے۔ پس آپ ﷺ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا۔ دجال کا نکلنا' دابۃ الارض کا نکلنا' اور مغرب کی طرف سے سورج کا نکلنا' حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا' یا جوج ماجوج کا نکلنا' اور تین خسفوں کا ہونا' ایک خسف مشرق میں' ایک خسف مغرب میں' ایک عرب میں' اور وہ نشانی کہ سب کے بعد ہو گی' ایک آگ ہو گی۔ جو عدن کے پرلے کنارے سے نکلے گی۔ اور لوگوں کو زمین حشر کی طرف ہانکے گی۔" (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن و شرائط الساعۃ ' مشکوۃ ص ۴۷۲ کتاب الفتن باب علامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال' منتخب کنز العمال بر حاشیہ 'مسند احمد ج ۶ ص ۲۴' مسند احمد ج ۴ ص ۷ ' مظاہر حق ج ۴ ص ۳۴۸' کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۱ حدیث نمبر ۳۸۶۵۰)

(۲)......"عن ابن شهاب ان سعیدؒ بن المسیب سمع

ابوھریرۃ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتیٰ لا یقبله احدحتیٰ تکون السجدۃ والواحدۃ خیر من الدنیاوما فیھاثم یقول ابو ھریرۃ واقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیئومنن به قبل موته ویوم القیٰمة یکون علیھم شھیداً "(صحیح بخاری شریف ج۱ص ۴۹۰ صحیح مسلم ج۱ص ۸۷، فتح الباری پارہ ۱۳ص ۲۸۱، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۵۱، ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۸، ۴۱۹ مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ السلام ص ۴۷۹، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۷۶)

﴿حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ تحقیق تم میں ناز . . . حضرت ابن مریم علیہ السلام اس حال میں کہ وہ حاکم عادل ہونگے۔ پس صلیب کو توڑ دیں گے۔ اور قتل کریں گے سور کو۔ اور جنگ کو بند کر دیں گے۔ (اور مسلم میں ہے کہ جزیہ رکھ دیں گے) اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ پس پڑھ لو اگر تم چاہو (یہ آیت کہ) اور نہیں کوئی اہل کتاب میں مگر یہ کہ البتہ ضرور ایمان لادے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے کے پہلے اور وہ ان پر دن قیامت کے گواہ ہوگا۔﴾

(۳)......"یحدث ابوھریرۃ عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا اومعتمرا اولیثنیھما"
(صحیح مسلم شریف ج اول ص ۴۰۸ کتاب الحج باب جواز التمتع فی الحج والقران)

﴿حضرت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور گزرے گا ابن مریم علیہ السلام روحاء کے راستے سے حج کرتے

ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے یا دونوں۔﴾

(نیز دیکھو کنز العمال ج۱۱ص ۵۰۳حدیث ۳۲۳۵۲ و مسند احمد ج دوم ص ۲۷۲)

(۴)......''ابو یعلیٰ'' نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ ضرور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے۔ کہ اے محمد ﷺ! تو میں ضرور ان کو جواب دونگا۔'' (کتاب انتباہ الاذکیا فی حیاۃ الانبیاء ص ۴'۵ مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴ الحاوی ج ۲ ص ۱۶۳ روح المعانی تفسیر آیت خاتم النبیین ج ۲۲ ص ۳۲' التصریح ص ۲۴۴ طبع مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

نوٹ: اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ آنے والے ابن مریم علیہ السلام سے حدیث میں مسیح ناصری مراد نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی اور ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ ابن مریم علیہ السلام سے مراد کوئی اور ابن مریم علیہ السلام ہے۔ جس کو بوجہ مشابہت تامہ ہونے کے ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ دو چیزوں میں مشابہت کے پاجانے سے مشبہ کو مشبہ بہ کا نام دیدیا کرتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی وہ مسیح موعود ہیں۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۱۶'۱۹'۲۱'۳۰ کا خلاصہ) تو اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث (مندرجہ صحیح بخاری ج ۱ص ۴۹۰' صحیح مسلم ج ۱ص ۸۷' صحیح مسلم ج ۱ص ۴۰۸' وانتباہ الاذکیا ص ۴'۵) میں الفاظ: ''والذی نفسی بیدہ'' ﴿قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے﴾ اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے ورنہ استثناء ہے۔ ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے؟۔ چنانچہ اس امر کو مرزا قادیانی ان الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے ایسے ارشاد کا کب خلاف ہو سکتا ہے جو وحی الٰہی ہے اور مؤکد بہ حلف ہو اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں

کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء اور نہ قسم میں کونسا فائدہ۔

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص ۱۴، ۴۳، ۴۴ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۷)

(۵)......"قال ابن عباسؓ قال رسول الله ﷺ فعند ذالك ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماما هادیا وحکما عادلا علیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال فاذا قتل لدجال یضع الحرب وزارها فکان السلم فلیقی الرجل الاسد فلا بهیجه ویاخذالحیة فلا تضره وتنبت الارض کنبا تها علی عهد آدم یومن به اهل ارض ویکون الناس اهل ملة واحدة۰ (روایت کیا اس کو اسحاق بن بشیرو ابن عسا کرنے نیز دیکھو حجج الکرامه ص ٤٢٣)"

(کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶، کتاب منتخب کنزالعمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۶ ص ۵۶)

نوٹ نمبر ۱: اس حدیث نبوی میں "آسمان" کا لفظ موجود ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا یہ قول کہ "اس قوم پر سخت تعجب ہے کہ نزول مسیح سے یہی خیال کرتی ہے کہ وہ آسمان سے اترے گا اور آسمان کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر دیتے ہیں اور کسی حدیث میں اس کا کوئی اثر و نشان نہیں۔" (حمامتہ البشریٰ ص ۱۸ حاشیہ، خزائن حاشیہ ص ۱۹۲ ج ۷) ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔ (خزائن ص ۲۰۲ ج ۷، حمامتہ البشریٰ ص ۲۱) سر اسر غلط ٹھہرا۔

چھٹا باب

تفسیر صحابہؓ

حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر

ذیل میں آیت مقدسہ :" وانه لعلم للساعته "کی صحیح تفسیر جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے درج کی جاتی ہے۔ اور ناظرین پر واضح ہو گا کہ حضرت ابن عباسؓ قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۴۷ خزائن ص ۲۲۵ ج ۳)

(۱) "حضرت ابن عباسؓ نے آیت :" وانه لعلم للساعة " کے معنی یہ بیان فرمائے کہ یہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا آنا ہے۔" (مسند احمد ج اول ص ۳۱۸ '۳ ابن کثیر ج ۹ ص ۱۴۴' درمنثور ج ۶ ص ۲۰ فتح البیان ج ۸ ص ۳۱۱ '۳۱۲' ترجمان القرآن ج ۱۴ ص ۶۶ مواہب الرحمن پارہ ۲۵ ص ۱۰۳ 'مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۴۸)

(۲)...... "حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آیت :" وانه لعلم اللساعة " کی تفسیر یہ کی۔ کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نازل ہوں گے۔" (تفسیر ابن جریر ج ۲۵ ص ۴۸ '۴۹ کا خلاصہ)

(۳)...... "محدثین مثلاً فریابی و سعید بن منصور 'مسدود' عبد بن حمید 'و ابن ابی حاتم و طبرانیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ :" وانه لعلم للساعة " کے معنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔"
(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

(۴)...... "عن ابن عباسؓ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ علیه السهلام قبل یوم القیامة " حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس

آیت : ''وانه لعلم للساعة'' کے معنی یہ ہیں قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خروج کریں گے یعنی نکلیں گے۔''

(نظام الدین مرزائی کی کتاب المسیح الموعود وامام المہدی المسعود حصہ اول ص ۴۰)

ان مندرجہ بالا چار تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت سید المفسرین عبداللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب تھا کہ آیت : ''وانه لعلم للساعة '' مراد قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ کی تفسیر

(۱)...... ''محدث عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ : ''وانه لعلم للساعة'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے وہ زمین میں چالیس سال رہیں گے۔''
(تفسیر در منثور ج ۶ ص ۲۰)

(۲)...... نظام الدین مرزائی نے تسلیم کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ آیت : '' وانه لعلم للساعة'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا لیتے ہیں۔

(کتاب المسیح الموعود والامام مہدی المسعود حصہ اول ص ۴۰، ۴۱)

ساتواں باب

اقوال تابعین

اب میں ذیل میں تابعین میں سے حضرت حسن بصریؒ، حضرت مجاہدؒ، حضرت قتادہؒ، حضرت ضحاکؒ، حضرت ابن زیدؒ کا مذہب درج کرتا ہوں :

(۱)...... حضرت ابو مالکؒ اور حضرت حسنؒ نے فرمایا۔ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔
(تفسیر ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۰ در منثور ص ۲۰، ۲۱ ج ۶)

(۲)...... حضرت مجاہد نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

قیامت سے پہلے آنا علامت ہے قیامت کی۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۰، درمنثور ص ۲۰، ۲۱ ج ۶)

(۳)...... حضرت ضحاکؒ نے فرمایا: " وانه لعلم للساعة " سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ... میں گے اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱)

(۴)...... حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱ درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

(۵)...... حضرت ابن زیدؒ نے فرمایا کہ: " وانه لعلم للساعة" سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱)

آٹھواں باب

حافظ ابن کثیرؒ کا فیصلہ

"قول صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔اس لئے سیاق کلام انہیں کے ذکر میں ہے پھر مراد اس سے ان کا نزول ہے قبل قیامت کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی، کے یعنی موت عیسیٰ کی، کے اور دن قیامت کے ہو گا عیسیٰ ان پر گواہی دینے والا اس معنے کی مؤید دوسری قرات وانه لعلم للساعة ہے۔یعنی وہ علامت و نشانی و دلیل ہے قیامت کے وقوع پر، مجاہدؒ نے فرمایا یعنی نشانی ہے واسطے قیامت کے خروج حضرت عیسیٰ ابن مریم کا قبل روز قیامت کے، اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، وابو العالیہ وابو مالک وعکرمہ، حضرت حسنؒ وقتادہ وضحاکؒ سے بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے حدیثوں سے تواتر ہوا ہے اس بات پر کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے قبل روز قیامت کے،

کہ وہ امام عادل و حکم مقسط ہو کر نازل ہوں گے۔"

(تفسیر ابن کثیر مع البغوی ج ۹ ص ۴۰۸، ترجمان القرآن ج ۱۴ ص ۶۲، مواہب الرحمٰن ج ۲۵ ص ۱۴۵)

نواں باب

مفسرین کے اقوال

اب ذیل میں حضرات مفسرین اہل سنت والجماعت کے اقوال درج کئے جاتے ہیں:

(۱)......"وانه یعنی عیسیٰ علیه السلام لعلم للساعة للعلامة من علامات القیامة کما جاء فی الحدیث انا اولی الناس بعیسیٰ لیس بینی وبینه نبی وانه نازل یکسر الصیب ویقتل الخنزیر ویقاتل الناس علی الاسلام" (تفسیر غرائب القرآن ج ۲۵ ص ۲۴)

(۲)......" والظاہر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة یعود علی عیسیٰ اذ الظاہر فی الضمائر السابقة انها عائدة علیه وقال ابن عباس و مجاہد وقتادة والحسن والسدی والضحاك وابن زید ای وان خروجه لعلم للساعة یدل علی قربها قیامها اذخروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخرالزمان"

(بحرالمحیط ج ۸ ص ۲۵)

(۳)......" واالظاہر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة یعود علی عیسیٰ اذا الظاہر فی عائدة علیه وقراء ابن عباس وجماعة لعلم ای لعلامة للساعته یدل علی قرب میقاتها اذ خروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخرالزمان" (النہرالمادج ۸ ص ۲۴)

(۴)......"او انه ای عیسیٰ علیه السلام لعلم للساعة ای انه

بنزوله شرط من اشراطها" (روح المعانی جز ۲۵ ص ۸۷)

(۵)......"(وانه) ای عیسیٰ علیه السلام بنزوله فی آخر الزمان (لعلم للساعة) شرط من اشراطها یعلم به قربها"

(روح البیان ج ۳ ص ۵۸۴)

(۶)......"(وانه) ای عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) ای نزوله سبب للعلم بقرب الساعة التی نعم الخلائق کلهم بالموت فنزوله من اشراط الساعة یعلم به قربها" (سراج منیر ج ۳ ص ۵۷۰)

(۷)......"(وانه) ای وان عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) ای بنزوله یعلم قیامة الساعة" (کتاب الوجیز ج ۲ ص ۲۷۸)

(۸)......" وانه لعلم للساعة ای وان عیسٰی لشرط من اشراط الساعة والمعنی ان نزول عیسیٰ من السماء علامة علی قرب الساعة " (مراح لبید ج ۲ ص ۲۷۸)

(۹)......"(وانه لعلم للساعة) هذه الایة التی یفهم منها ان نزول عیسٰی یدل علی قرب القیٰمة و ذالك لان اکثر المفسرین علی ان الضمیر (وانه) راجع الی عیسٰی المذکور سابقا"(التفسیر الاحمدیہ ص ۶۵۲)

(۱۰)......" وانه نزول عیسیٰ بن مریم علم للساعة "

(جامع البیان جز ۲۵ ص ۹۰)

(۱۱)......" (وانه) ای عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) تعلم بنزوله والمعنی و ان نزوله علامة غلی قرب الساعة "

(فتوحات الٰہیہ ج ۴ ص ۹۵)

(۱۲)......" وان عیسیٰ علیه السلام (لعلم اللساعة) ای شرط من اشراطها تعلم به فسمی اشرط علما الحصول العلم به و قراء

ابن عباس لعلم وهو العلامة" (کشاف جز۴ص۲۶۱طبع بیروت زیر آیت لعلم للساعة)

(۱۳)......" (وانه) یعنی عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) یعنی نزوله من اشراط الساعة یعلم به قربها" (خازن جز۶ص۱۱۶)

(۱۴)......" (وانه لعلم للساعة) وان عیسیٰ ممایعلم به مجیٔی الساعة و قرا ابن عباس لعلم للساعة وهو العلامة ای وان نزوله لعلم للساعة" (مدارک التنزیل ج۴ص۱۰۹)

(۱۵)......" (قوله وانه لعلم للساعة) ای نزوله علامة علی قرب الساعة" (الجزاء الرابعة حاشیة العالم علامة باللہ تعالی الشیخ احمد الصاوی المالکی علی تفسیر الجلالین ص۴۴)

(۱۶)......"(وانه)الضمیر لعیسیٰ علیه السلام (لعلم) وقری لعلم بفتح العین واللام (للساعة) فعلی الاولیٰ علم یعلم بنزوله قرب الساعة وعلی الثانیة علامة علی الاخریٰ" (تاج التفاسیر ج۲ص۱۴۱)

(۱۷)......"(وانه) عیسیٰ علیه السلام (لعلم الساعة) ای علامة القیامة وقال الله تعالی وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ بعد نزوله عند قیام الساعةفیصیر الملل واحدة وهی ملة الاسلام الحنیفة "(شرح فقہ اکبر المعروف بہ شرح ملا علی قاری ص۱۳۶)

(۱۸)......"(وانه) وان عیسی علیه السلام (لعلم للساعة) ای انه بنزوله شرط من اشراطها" (ابی السعود ج۸ص۵۲)

(۱۹)......"(وانه)وان عیسی علیه السلام (لعلم للساعة) لان حدوثه اونزوله من اشراط الساعة یعلم به دنوها ولان احیاء الموتیٰ یدل علی قدرة الله تعالی علیه" (بیضاوی ج۲ص۲۸۴)

(۲۰)......"(وانه) یعنی عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة)

يعنی نزوله من اشراط الساعة يعلم به قربها" (معالم التنزیل ج۴ ص۵۰)

(۲۱)...... " ان عیسیٰ علیه السلام لم یمت بل یموت فی آخرالزمان ویؤمن به کل اهل الکتاب وقد ذکر الله تعالی فی کتابه ان نزوله الی الارض من علامات الساعة قال الله تعالی وانه لعلم للساعة وقال الامام ابن کثیر فی التفسیره الصحیح ان الضمیر عائد الی عیسیٰ فان السیاق فی ذکره وان المراد نزوله قبل یوم القیامة کما قال تعالی وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ "(عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج۴ ص ۲۰۳)

(۲۲)......"وفی التنزیل فی صفته عیسیٰ صلوات الله علی نبینا وعلیه وانه لعلم للساعة وهی قرأة اکثر القراء وقرء بعضهم وانه لعلم للساعة المعنی ان ظهور عیسی و نزوله الی الارض علامة تدل علی اقترب الساعة "(لسان العرب ج۱۵ ص ۳۱۴)

(۲۳)......"وان عیسیٰ لعلم للساعة ای شرط من اشراطها تعلم به فسمی الشرط الدال علی الشی علما لحصول العلم به و قرأ ابن عباس لعلم وهو العلامة و قری للعلم وقراء ابی الذکر وفی الحدیث ان عیسیٰ ینزل علی ثنیة فی الارض المقدسة یقال لها افیق وبیده حربة وبها یقتل الدجال فیاتی بیت المقدس والناس فی صلاة الصبح والامام یؤم بهم فیتا اخرالامام فیقدمه عیسیٰ ویصلی خلفه علی شریعة محمد ﷺ ثم یقتل الخنازیرویکسر الصلیب ویحزب البیع والکنائس ویقتل النصاری الامن آمن به" (مفاتیح الغیب جز ۷ ص ۳۰۷)

(۲۴)......"(وانه لعلم للساعة) قال مجاهد والضحاك

والسدی وقتادة ان المراد المسیح وان خروجه ای نزوله ممایعلم به قیام الساعة ای قربها لکونه شرطامن اشراطها لان الله سبحانه ینزله من السماء قبیل قیام الساعة" (فتح البیان ج ۴ ص ۲۱۲)

(۲۵)...... "وانه "اور تحقیق وہ عیسیٰ علیہ السلام :"لعلم للساعة"البتہ علم ہے واسطے قیامت کے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس سے جانا جائے گا۔اس واسطے کہ اترنا اس کا آسمان سے قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

(اہل تشیع کی تفسیر عمدۃ البیان ج ۲ ص ۴۲۲)

(۲۶)......امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں :"اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول :"وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته "ہے یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اہل کتاب ان پر جمع ہوں گے اور انکار کیا معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں :"وانه لعلم للساعة"اور لفظ علم کو عین کی زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔اور ضمیر بیچ "انه" کے 'راجع ہے طرف حضرت عیسی علیہ السلام کے 'اور حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے کہا اللہ تعالیٰ نے :"بل رفع الله الیه" بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا۔"

(کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم بحث ۶۵ ص ۱۴۶)

(۲۷)......" (وانه لعلم للساعة) فیه نزول عیسی قربها روی الحاکم عن ابن عباسؓ فی قوله وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ علیه السلام" (اکلیل بر حاشیہ جامع البیان ص ۳۵۹)

(۲۸)...... "(وانه لعلم للساعة) و قرى (لعلم) بالتحريك اى امارة دليل على اقتراب الساعة و ذالك لانه ينزل بعد خروج المسيح الدجال فيقتله الله على يديه كماثبت فى الصحيح ان الله ماانزل داء الا انزل له شفاء"
(تفسیر ابن کثیر ج سوم ص ۲۳)

(۲۹)...... " (وانه لعلم للساعة) اى ان عيسىٰ عليه السلام ممايعلم به القيامة الكبرىٰ وذلك ان نزوله من اشراط الساعة "
(عرائس البیان ج ۲ ص ۲۶۳)

(۳۰)...... "باب هفتم دربيان نزول حضرت روح الله عيسىٰ ابن مريم عبدالله وكلمته عليه السلام وايں يكے ازا شراط قريبه قيام ساعت قال تعالى وان اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته وقال تعالى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها"
(حج الکرامہ ص ۴۲۲)

(۳۱)...... "(وانه) اى عيسىٰ (لعلم للساعة) تعلم بنزوله"
(تفسیر جلالین ص ۴۰۹)

(۳۲)...... "(وانه لعلم للساعة)اى من اشراطها ينزل بقربها"
(تفسیر تیسیر الرحمان و[illegible] المنان ج ۲ ص ۲۵۷)

(۳۳)...... "وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها" یعنی عیسیٰ قیامت کے لئے علم ہے کہ ان کے سبب سے قیامت کا نزدیک اور قریب ہونا جانا جائے گا کیونکہ قیامت کی علامت میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول کرنا ہے۔
(اعظم التفاسیر حصہ ۲۵ ص ۳۱۸)

(۳۴)...... (اور البتہ عیسیٰ جو ہے تو قیامت کی ایک نشانی ہے)اور نیز وہ قیامت کی نشانی ہے کہ قریب قیامت کے دنیا پر اترے گا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا
(فتح المنان ج ششم ص ۲۳۰)

(۳۵)...... "ثم رجع سبحانه الٰی ذکر عیسیٰ فقال (وانه لعلم للساعة)یعنی ان نزول عیسیٰ من اشراط لساعة یعلم بهاقربها (فلاتمترن بها) ای بالساعة فلاتکذبوا بها ولا تشکوافیها"

(تفسیر مجمع البیان ج ۲ص ۴۳۳ یہ تفسیر اہل تشیع کی ہے)

(۳۶)...... "وانه "اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام :" علم اللساعة "علم ہے ساعت کے واسطے یعنی ان کے سبب سے جانو گے کہ قیامت نزدیک ہے اس واسطے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کااترنا ہے۔"

(تفسیر قادری ج ۲ص ۴۰۸)

حضرات مفسرین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے بھی یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ آیت :" وانه لعلم للساعة "کی تفسیر یہ ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کانازل ہونا بھی ہے۔

دسواں باب

قادیانی مغالطّوں کاجواب

آیت مقدسہ :" وانه لعلم للساعة "کی تفسیر صحیح لکھنے کے بعد اب ذیل میں مرزائیوں کے مغالطّوں کاجواب درج کیاجاتا ہے :

قادیانی :" بعض علماء اور بعض مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت :"وانه لعلم للساعة "مسیح کے حق میں ہےاوروہ اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ مسیح قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے۔بنابریں وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے قریب ہوگالیکن ہمارے نزدیک یہ بات بالکل قابل تسلیم نہیں۔

(عسل مصفی حصہ اول ص ۴۹۳)

مسلمان: حضرت امام عبدالوہابؒ شعرانی لکھتے ہیں کہ: "اگر تو سوال کرے کہ عیسٰی کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ مسیح کے نزول پر دلیل یہ آیت ہے: "وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته" یعنی جب مسیح نازل ہوگا اور لوگ اس پر اکٹھے ہوں گے اور معتزلہ وفلاسفہ ویہود و نصاریٰ نے حضرت مسیح کے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے انکار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں: "وانه لعلم للساعة" اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کی زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انه میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔" (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶)

آیت: "وانه لعلم للساعة" سے حضرت مسیح ابن مریم کے نزول پر استدلال کرنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ مسند احمد کی ج اول ص ۳۱۷، ۳۱۸ پر ابن عباسؓ سے بسند صحیح روایت آئی ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں۔ بلکہ وہ بزرگ ہیں جن کو رسول ﷺ نے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر یہ دعا کی تھی: "اللهم فقه فى الدين وعلمه التاويل" یعنی اے اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ اور قرآن شریف کی حقیقی تفسیر سکھلا دے جس شخص کے حق میں خود رسول ﷺ دعا کریں۔ وہ کیونکر رد ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حضرت ابن عباس کے معنی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر قابل سند ہیں۔ (عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۲۲۴)

اور تابعین میں سے حضرت مجاہد، حضرت قتادہ، حضرت ابی مالک، حضرت حسن بصری اور حضرت ضحاکؒ سے بھی یہی تفسیر ثابت ہے اور حافظ ابن کثیر جیسے جلیل القدر اور بزرگ مفسر (جن کو سید محمد احسن مرزائی امروہی اپنی کتاب مسک العارف ص ۲۲ پر مقتداء اہل حدیث تسلیم کرتے ہیں) بھی انہی معنوں کو مانتے ہیں اور یہ سب

بزرگان دین چودہویں صدی کے مرزائی حکیم خدا بخش مصنف عسل مصفے سے زیادہ عالم اور دیندار تھے۔

قادیانی: اور ضمیرانہ کی جب مسیح کی طرف پھیری جائے۔ تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے اور آیت: " وعنده علم للساعة واليه ترجعون" ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ہاں ہے تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے اس بشری لوازمات سے پاک ہوتا ہے جس کا نام موت ہے۔ (عسل مصفے حصہ اول ص ۴۹۳)

مسلمان: بے شک قرآن مجید کی سورہ زخرف میں ہے: " وعنده علم للساعة واليه ترجعون" ﴿یعنی قیامت کا علم خدا کے پاس ہے اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے۔﴾

اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کا علم یعنی قیامت کے آنے کا وقت اللہ ہی جانتا ہے خدا کے سوا کوئی اس وقت کو نہیں جانتا حضرت مسیح کا نزول قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے۔ حضرت مسیح کے نزول سے پتہ لگ جائے گا کہ اب قیامت قریب ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مسیح کو قیامت کے آنے کا علم ہے اور اسکے دن کی خبر ہے۔ جس طرح سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کا نازل ہونا بھی ایک علامت ہے۔

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۲۹۹ باب خروج الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم) حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک روایت آئی ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شب اسرا میں حضرت رسول خدا ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور قیامت کا ذکر ہوا۔ ان تینوں نبیوں نے صاف

صاف فرمادیا کہ قیامت کا علم تو خدا ہی جانتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اتنا زیادہ کیا کہ دنیا میں دجال خروج کرے گا۔ اور فتنہ پھیلائے گا پھر میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ یہ روایت مرفوعاً (مسند احمد مطبوعہ مصرج اص ۳۷۵ پر) ابن مسعودؓ سے آئی ہے۔ اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پیشتر دجال کو قتل کرنے کے لئے وہی عیسیٰ نازل ہوگا۔ جو آنحضرت ﷺ کو شب اسرا میں آسمان میں ملا تھا۔

قادیانی: جب خود مفسرین کا اتفاق نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی طرف انہ کی ضمیر راجع ہے تو پھر اس زمانہ کے علماء کس برتے پر زور دیتے ہیں کہ ضمیر مسیح کی طرف راجع ہے۔ (عسل مصفیٰ حصہ اول ۴۹۶)

انہ کی ضمیر قرآن شریف کی طرف ہے مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔
(عسل مصفیٰ حصہ اول ۴۹۵)

مسلمان: جب خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (مثلاً ازالہ اوہام ص ۴۲۴، حمامۃ البشریٰ ص ۹۰ اور اعجاز احمدی ص ۲۱) پر تین مختلف معنی کئے ہیں۔ (جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے) تو حکیم خدا بخش مرزائی نے اہل سنت والجماعت مفسرین پر کس طرح اعتراض کر دیا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب (عسل مصفیٰ حصہ اول ص ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۸، ۴۹۹) پر: "وانہ لعلم للساعۃ" کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے اور پھر اسی کتاب (ص ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۹) پر وانہ کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا گیا ہے۔

سورہ زخرف رکوع ۱، ۳، ۴ میں بے شک قرآن مجید کا ذکر خیر آیا ہے۔ مگر رکوع ۶ جہاں یہ آیت واقع ہے میں قرآن شریف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

قادیانی: "غیر احمدیوں کا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ انہ کی ضمیر کا

مرجع ابن مریم ہے وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائیں گے پس وہ زندہ ہیں۔"

الجواب الاول :انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا المسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئیں گی۔ مثلاً :

(۱)...... اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے :" ھذا صراط مستقیم" یعنی یہ صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ نعوذباللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے۔ تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہوگا حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کی رو سے حیات و وفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں اور اس کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک' حضرت امام ابن حزم' حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی' حضرت محی الدین صاحب ابن عربی حضرت عائشہ صدیقہؓ' حضرت ابن جریر' حضرت امام جبائی وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ خود حضرت ابوبکرؓ و حضرت امام حسنؓ کو جنہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذباللہ ضال اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ پس ثابت ہوا کہ انہ کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ فافہم۔

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ ج ۱۴ ش ۲۱)

مسلمان : قادیانی نامہ نگار کے ان مغالطوں کا جواب ذیل میں مختصر طور پر دیا جاتا ہے :" وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب"

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی زبانی

قادیانی نامہ نگار نے آپ ﷺ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔" حالانکہ آپ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، مسند احمد، کتاب الاسماء والصفات، مستدرک حاکم، مشکوۃ، مرقاۃ، لمعات، مظاہر حق، فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری، کنز العمال، منتخب کنز العمال وغیرہ کتب حدیث اور اہل سنت کی تفسیروں مثلاً ابن کثیر و تفسیر ابن جریر و درمنثور) میں بہت سی صحیح مرفوع حدیثیں اس بارے میں آئی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم قیامت کے پہلے نازل ہوں گے۔ ان احادیث نبویہ میں کہیں مثیل مسیح کے الفاظ نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح، روح اللہ، عیسیٰ آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ کبھی نہ فرمایا کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

(الف)......"قال الحسن قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسىٰ لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة" ﴿حضرت حسن نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہود کے واسطے کہ تحقیق عیسیٰ نہیں مرے اور تحقیق وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے دوبارہ تشریف لائیں گے۔﴾ (تفسیر جامع البیان ج سوم ص ۲۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶ من طریق آخر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶ ابن جریر فی تفسیرہ جامع البیان ج ۳ ص ۲۸۹، تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ عیسیٰ وفات پاگئے ہیں اور قیامت سے پہلے نہ آئیں گے اور حضرت رسول خدا ﷺ نے یہود کی تردید کی۔

(ب)......"الستم تعلمون ان ربنا حيى لايموت وان عيسىٰ

یاتی علیه الفناء"﴿یعنی ہمارا رب ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔﴾ (تفسیر ابن جریر ج سوم ص ۱۶۳ تفسیر درمنثور ج دوم ص ۳ پر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کے مقابل پر فرمایا تھا)

(ج)......"ان اباهریرۃؓ قال قال رسول له ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم واما مکم منکم "﴿تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم آسمان سے اترے گا تم میں اور تمہارا امام، تم میں سے ہوگا۔﴾ (کتاب الاسماء والصفات ص ۳۰۱)

قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت :" وجعلنا ابن مریم وامه آیة واوینٰهما الی ربوة ذات قرار ومعین"اور سورہ زخرف کی آیت :"ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون" میں ابن مریم سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں۔

(د)......ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ ابن مریم سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے (صحیح بخاری ج اول ص ۴۸۹) دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا :" لیس بینی وبین "یعنی" عیسیٰ علیه السلام نبی وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض"

(ابو داؤد ج ۲ ص ۲۳۸ کتاب الفتن باب خروج الدجال)

ان دونوں روائتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آنے والا عیسیٰ وہی مسیح ابن مریم ہے جو آپ ﷺ سے پہلے تھا اور جس کے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

(۲)حضرت امام حسنؓ کا قول

"ان علیا قتل صبیحة احدی و عشرین من رمضان قال فسمعت الحسنؓ بن علی یقول وھویخطب وذکر مناقب علی فقال قتل لیلة انزل القرآن ولیلة اسری بعیسیٰ ولیلته قبض موسیٰ قال وصلی علیه الحسن بن علی "تحقیق حضرت علی ماہ رمضان کی ۲۱ کی صبح کو شہید ہوئے تھے۔ راوی حدیث نے کہا کہ میں نے امام حسنؓ سے سنااور وہ وعظ کرتے تھے اور حضرت علیؓ کے مناقب بیان کرتے تھے۔ پس امام حسنؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ اس رات شہید ہوئے جس میں قرآن شریف اترااور جس رات میں حضرت عیسیٰ اٹھائے گئے۔ اور اس رات میں حضرت موسیٰ نے وفات پائی۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام حسنؓ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی۔" (کتاب مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۴۳)

(۳)حضرت امام مالکؒ کا قول

اگر کوئی مرزائی کہے کہ ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتیبه میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری وفات پا چکے ہیں۔ (عسل مصفیٰ ج اول ص ۱۵) تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزائی (کتاب اکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اول ص ۲۶۵ کی) عبارت تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر (ص ۲۶۶ کی) عبارت نقل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں یہ بھی لکھا ہے:

" وفی العتبیة قال مالك بینا الناس قیام یستمعون لاقامة الصلوة فتغشا ھم غمامة فاذا عیسیٰ قدنزل............الخ"

اور واضح ہو کہ کتاب عتیبه حضرت امام مالکؒ کی نہیں ہے۔ بلکہ امام

عبدالعزیزاندلسی قرطبی کی ہے جس کی وفات ۴۵۴ ہجری میں ہوئی ہے۔
(دیکھو کتاب کشف الظنون ج اول ص ۱۰۶' ۷۰۱)

(۴) ابن حزم کا مذہب

(۱) ..... "(۱۲) مسالة الا ان عیسیٰ ابن مریم علیه السلام سینزل عن ابن جریج قال اخبرنا ابوالزبیرانه سمع جابرؓ بن عبدالله یقول سمعت النبی ﷺ یقول ولا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسٰی بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امرأتکرمة الله هذه الامة" (کتاب المحلی ج اول ص ۹'۸)

(۲)......"قد صح عن رسول ﷺ بنقل الکواف التی نقلت بنبوة واعلامه و کتابه انه اخبرانه لا نبی بعده الاماجأت الاخبار الصحاح من نزول عیسیٰ علیه السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیهود قتله وصلبه وجب الا قرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده علیه السلام باطل"

(کتاب الفصل فی الملل ولا هواء وانحل ج ۱ ص ۷۷)

(۳)......"ولکن رسول الله و خاتم النبین وقول رسول ﷺ لانبی بعدی فکیف یستجیز مسلم ان یثبت بعده علیه السلام نبیاً فی الارض حاشاما استثناه رسول ﷺ فی الآثار المسندة الثابة فی نزول عیسٰی بن مریم علیه السلام فی آخرالزمان"

(کتاب الفصل ج ۴ ص ۱۸۰)

نوٹ: ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم حضرت عیسٰی مریم علیه السلام

کے دوبارہ آنے کے قائل ہیں۔

(۵) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا عقیدہ

(الف)...... "لیکن اٹھانا اور لے جانا عیسیٰ کا آسمان پر۔ ہمارے پیغمبر کو شب معراج میں بالاتر اس سے 'اس جگہ لے گئے کہ کسی کو نہ لے گئے تھے۔"

(کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوۃ ج اول ص ۲۴۰)

(ب)...... "ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہماالسلام یاد کرد آنحضرت ﷺ فرو آمدن عیسیٰ ازآسمان بزمین"

(کتاب اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۴۴)

(ج)...... "به تحقیق ثابت شده است باحادیث صحیحه که عیسیٰ السلام فرو مے آید از آسمان بزمین ومے باشد تابع دین محمد ﷺ را وحکم مے کند بشریعت آنحضرت ﷺ"

(اشعة اللعمات ج ۴ ص ۳۷۳)

(د)...... "سوگند بخدائے تعالی که بقائے ذات من دردست قدرت اوست ہر آئینه نزدیك ست که فرو آید از آسمان دراہل دین و ملت شماعیسیٰ پسر مریم علیها السلام" (اشعة اللمعات ج ۴ ص ۳۷۳)

(۶) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا مذہب

(الف)...... "فاستفتح جبریل السماء الثانية كما فعل الاولیٰ وقال وقيل له فلما دخل اذا بعیسیٰ علیه السلام بجسد عینه فانه لم یمت الی الاٰن بل رفعه الله الی هذه السماء واسكنه بهاوحكمه فيها............الخ"

(فتوحات مکیہ ج سوم باب ۳۶۷ ص ۳۴۱)

(ب)...... "(فلما توفیتنی) ولما كان التوفی ظاهر فی الاماتة

وعیسٰی لم یمت بل رفعه الله الی السماء فسره رضی الله تعالٰی عنه بقوله (ای رفعتنی الیك)" (کتاب فصوص الحکم مع شرح جامیؒ ص ۳۱۳)

(ج)...... حضرت مہدی کے ذکر میں ہے:"ینزل علیه عیسٰی ابن مریم بالمنارة البیضاء بشرقی دمشق مهروزتین متکأ علی ملکین ملك عین یمینه و ملك عن یساره یقطر راسه ماء مثل الجمان یتحدر کانما خرج من دیماس والناس فی الصلاة العصر"

(فتوحات ج سوم باب ۳۶۶ ص ۳۲۷)

نوٹ : کتاب (فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۷۳ ص ۳ ج اول باب ۲۴ ص ۱۸۵ ج اول ۲۲۴ ج ا باب ۱۰ ص ۵-۱۳۵، ص ۴۴ ج ۲ ص ۹،۴۹ ج ۲ ص ۱۲۵ ج سوم، ص ۴۱ ۳ و ۵۱۳، ۵۱۴) میں بھی حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر موجود ہے۔

(۷) حضرت عائشہؓ صدیقہ کی روایت

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کبھی نہیں فرمایا کہ عیسٰی ابن مریم فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی نہ فرمایا کہ مسیح نازل نہ ہوگا۔ بلکہ آپ سے (مسند احمد ج ششم ص ۷۵ پر) روایت ہے:

"حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا سلیمان بن داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحییٰ بنُ ابی کثیر قال حدثنی الحضرمی بن لاحق ان ذکوان ابا صالح اخبره ان عائشة اخبرته قالت دخل علی رسول الله ﷺ وانا ابکی فقال مایبکیبك قلت یارسول الله ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول الله ﷺ ان یخرج الدجال واناحیی کفیتکموه وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعورانه یخرج فی یہودیة اصبهان حتیٰ یاتی المدینة فینزل ناحیتها ولها

يومئذ سبعة ابواب على كل نقب منها ملكان فيخرج اليه شرا اهلها حتى الشام مدينه بفلسطين' باب لد قال ابوداؤد مرة حتىٰ ياتى فلسطين باب لد فينزل عيسىٰ عليه السلام فيقتل ثم يمكث عيسىٰ عليه السلام فى الارض اربعين سنة اماماعدلا وحكما مقسطاً "(نیز دیکھو کنز العمال ج ۱۴ص ۳۱۳ ۳حدیث نمبر ۸۹ ـ ۳۸ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۴۱ ۳ اقامتہ البرہان ص ۵۵' در منثور ج ۲ص ۲۴۲)

(۸)حافظ ابو جعفرؒ محمد بن جریر کا عقیدہ

اخبار (الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ کالم ۲حاشیہ) پر صرف اتنی عبارت نقل کی گئی ہے :

"قدمات عیسیٰ "(ابن جریر ج ۳ ص ۱۰۹ طبع مصر ۱۹۵۴ ص ۱۶۴)

حالانکہ (تفسیر ابن جریر ج سوم ص ۱۰۱پر) اصل عبارت یوں ہے :

"حدثنا محمد بن حميد قال حدثنا مسلمة بن الفضل قال ثنى محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبير الحيى الذى لايموت وقدمات عيسىٰ وصلب فى قولهم " (از عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۹۱۵)

یہاں تو صاف لکھا ہے کہ نصاریٰ کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گیا۔ اور صلیب پر چڑھایا گیا۔

(الف)...... اب رہا حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبریؒ کا اپنا عقیدہ۔ سو اس کی بابت ان کی (تفسیر ابن جریر حصہ ششم ص ۱۸) ملاحظہ ہو۔ جہاں انہوں نے آیت :"وان من اهل الكتاب الاليئومنن به قبل موته" پر بحث کی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کو مانا ہے۔

(ب)......"عن ابى هريرة ان نبى الله ﷺ قال الا نبياء

اخوة لعلات امها تهم شتی ودینهم واحدوانی اولیٰ الناس بعیسیٰ بن مریم لا نه لم یکن بینی و بینه نبی وانه نازل فاذا ارایتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الشعرکان راسه یقطر وان لم یصبه بلل بین ممصرتین فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض مال ویقاتل الناس علی الاسلام حتیٰ یهلك الله فی زمانه مسیح الضلالة الکذاب الدجال وتقع الامنه فی الارض فی زمانه حتیٰ ترتع الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم وتلعب الغلمان والصبیان بالحیات لایضربعضهم بعضا ثم یلبث فی الارض ماشاء الله وریما قال اربعین سنة تم یتوفی ویصلی علیه المسلمون ویدفونه“

(تفسیر ابن جریر حصہ ۶ ص ۲۲ ‘حصہ سوم ص ۲۹۱)

(ج)...... ”قال الحسنؒ قال رسول الله ﷺ للیهودان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة“

(تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۲۸۹)

(د)...... حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”الستم تعلمون ان ربنا حیی لا یموت وان عیسیٰ علیه السلام یاتی علیه الفناء“

(تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۱۶۳)

(ر)...... ”عن ابن عباسؓ انه کان یقراء وانه لعلم للساعة قال نزول عیسیٰ ابن مریم علیه السلام“ (تفسیر ابن جریر حصہ ۲۵ ص ۹۰)

(س)...... ”وقوله لیظهره علی الدین کله‘ یقول لیظهر دینه الحق الذی ارسل به رسوله علی کل دین سواه وذالك عند نزول عیسیٰ علیه السلام ابن مریم وحین تصیر الملة واحدة فلایکون

دین غیر الاسلام" (تفسیر ابن جریر حصہ ۲۸ ص ۸۸)

(ش)......"قال ابو جعفر واولی هذا لاقوال باالصحته عندناقول من قال معنی ذلك انی قابضك من الارض ورافعك الی التواتر الاخبار عن رسول الله ﷺ انه قال ینزل عیسیٰ بن مریم علیه السلام فیقتل الدجال ثم یمکث فی الارض مدة ذکرها اختلفت الروایة فی مبلغها ثم یموت فیصلی علیه المسلمون وید فنونه"
(تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۲۹۱)

نوٹ : امام جیلانی معتزلی تھااور فرقہ معتزلہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا منکر تھا۔ (دیکھو کتاب الیواقیت والجواہر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶اور نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ص ۴۰۱)

قرآن مجید' احادیث صحیحہ نبویہ' اقوال صحابہؓ و تابعینؒ' اہل سنت واہل تشیع مفسرین کی تفسیروں سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا قیامت سے پیشتر نازل ہونا ثابت ہے۔پس جو اس عقیدہ کا منکر ہے وہ گمراہ ہے۔

قادیانی : دوسری قباحت یہ ہے کہ آگے چل کر فرمایا :" لا تمترن بها واتبعون " کہ تم آپس میں شک نہ کرو۔اور میری پیروی کرو۔کیوں ؟۔اس لئے کہ اس کا ثبوت یکساں تعداد زمانہ کے بعد دیا جائے گا۔گویا دعویٰ تو اس وقت منوایا جاتا ہے۔ اور دلیل ۱۹۰۰ء سال کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔چہ خوب۔
(الفضل قادیان مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸)

مسلمان : آیت :" وانه لعلم للساعة "کی تفسیر خود حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ صحابی نے یہی کی ہے کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہے ۔(مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۷'ص ۳۱۸ اور تفسیر ابن جریر ج ۲۵ ص ۹۰ درمنثور ج ۶ ص ۳۰) پس

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نبی اللہ کا نزول قیامت کی نشانی ہے: "وانه لعلم للساعة" میں عین اور لام کو زبر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔(الیواقیت والجواہر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶)اور قیامت کا ماننا ضروری ہے۔

قادیانی: تیسری قباحت یہ لازم آئے گی۔کہ اس آیت کے ساتھ والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت" اگر انه کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہوتا تو پھر ضمیر کے بعد دوبارہ مرجع کے نام لینے کے کیا معنی؟ اور یہ تو فصاحت وبلاغت کے بھی صریح خلاف ہے۔پس ثابت ہوا کہ انه کی ضمیر کا مرجع ابن مریم نہیں کچھ اور ہے۔چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے: "وقیل ان معناه ان القرآن لدلیل للساعة لانه آخر الکتاب" کہا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف قیامت کی دلیل ہے۔کیونکہ وہ آخری کتاب ہے۔پھر تفسیر معالم التنزیل میں بھی اس آیت کے نیچے لکھا ہے: "قال الحسن و جماعة وانه یعنی ان القرآن لعلم للساعة" کہ امام حسن اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ قرآن علم للساعة ہے۔پھر تفسیر جامع البیان میں بھی اس کے ماتحت لکھا ہے: "وقیل الضمیر للقرآن" پس انه کا مرجع القرآن ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا: "هذا صراط مستقیم" (الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸)

مسلمان: ابی علی فضل بن حسن بن فضل طبرسی نے لکھا ہے:

"قوله عزوجل وانه لعلم للساعة القرا ته فی اشواد قراءة ابن عباسؓ وقتادة والضحاك وانه لعلم بفتح العین واللام ای امارة وعلامة والمعنی ثم رجع سبحانه الی ذکر عیسیٰ علیه السلام فقال انه لعلم للساعة یعنی ان نزول عیسیٰ علیه السلام من اشراط

الساعة یعلم بهاقر بها (فلا تمترن بها) ای بالساعة فلا تکذبوابها ولا تشکو افیها عن ابن عباس وقتادة ومجاہد والسدی وقال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیرانه سمع جابر بن عبدالله یقول سمعت النبی ﷺ یقول ینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرهم تعال صل بنا فیقول ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة من الله هذه الامة راوه مسلم فی الصحیح وفی حدیث آخر کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم وقیل ان الها فی قوله وانه یعودالی القران ومعناه ان القران لدلا لة علی قیام الساعة والبعث یعلم به ذالك عن الحسنؒ وقیل معناه ان القرآن لدلیل الساعة لانه آخر الکتب انزل علی آخرالانبیاء عن ابی مسلم" (تفسیر مجمع البیان(مطبوعہ ایران ج دوم ص ۲۳۴)

نوٹ : تفسیر مجمع البیان کی اصل عبارت آپ نے ملاحظہ کی۔ مرزائی نامہ نگار کی لیاقتِ علمی ملاحظہ ہو کہ مفسر کا جو اپنا مذہب تھا۔ اس کو نقل نہیں کیا۔ اور جو عبارت نقل کی اس کے بعد کے الفاظ :"انزل علی آخرالانبیاء عن ابی مسلم" بھی چھوڑ دیئے۔ الفاظ "وقیل " کے معنی مرزاغلام احمد نے خود یہ کئے ہیں :

"اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے۔"(الحق مباحثہ دہلی ص ۵۶ خزائن ص ۱۸۶ ج ۴) پس الفاظ "وقیل" آپ کے لئے مفید نہیں ہے۔ اور یہی جواب تفسیر جامع البیان کے الفاظ :"وقیل الضمیر للقرآن "کے متعلق ہیں۔

قادیانی : الجواب الثانی :" لماضرب ابن مریم مثلا" میں مثیل مسیح مراد ہے نہ کہ اصل مسیح کیونکہ مثل کے معنی مانند' مساوی سب صفتوں میں (کریم اللغات ص ۱۳۵) کے مانند وہمتا کے ہیں۔(منتہی الارب فی لغات العرب ج ۴ ص ۱۶۲) پس اس آیت میں

مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی ملعون) کی چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تصدیق شرح عقائد کی مندرجہ ذیل سے بھی ہوتی ہے:

"قال مقاتل بن سلیمان ومن تابعه من المفسرین فی تفسیر قوله تعالیٰ (وانه لعلم للساعة) قال هوالمهدی یکون فی آخرالزمان وبعد خروجه تکون امارات الساعة "(دیکھو نبراس شرح عقائد ص ۴۴۷ حاشیہ) علامہ ابن سلیمان اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ:" انه لعلم للساعة " سے مراد مہدی ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور اس کے ظہور کے بعد قیامت کے نشانات ہونگے۔ پس اس سے مراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں نہ کہ عیسیٰ بن مریم جن کی وفات شمس النہار کی طرح واضح ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۸ کالم نمبر ۳)

مسلمان: سورہ زخرف کی ان آیات مقدسہ میں "مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی" نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حضرت "ابن مریم" کے قیام سے پیشتر تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ جن کا نام نامی اسم گرامی "عیسیٰ" ہے۔ صفاتی نام "مسیح" ہے۔ جن کو خدا نے بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا تھا۔ جیسا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" وجعلنه مثلاً لبنی اسرائیل" سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۹ میں اسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں آیا ہے:" ورسولاً الی بنی اسرائیل "یعنی اللہ نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سورۃ الصّف آیت ٦ میں آیا ہے:"واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم"یعنی جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ آیت مقدسہ:" ولما ضرب ابن

مریم مثلاً ''میں مثیل مسیح مراد نہیں ہے۔بلکہ وہی نبی مسیح، عیسیٰ ابن مریم مراد ہے جس کا ذکر خیر سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۵۰ :''وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآوینهما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین''میں ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے۔کہ ''مثل کے معنے 'مانند۔مساوی' سب صفتوں میں سو واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔اور یہ لکھا تھا کہ :''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔''(کشتی نوح ص ۴۹ خزائن ص ۵۳ ج ۱۹)اور یہ کہ :''اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔''(براہین احمدیہ ص ۴۹۹ خزائن ۵۹۴ ج ۱) حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح نہیں ہے۔نہ اس کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔اور نہ ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔مقاتل بن سلیمان کی تفسیر سراسر غلط ہے۔اور صحابہؓ تابعینؒ کی تفسیر کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

حضرت امام عبدالوہابؒ شعرانی کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراض

''آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے یہ آیت ہے :''وما جعلنا هم جسدالا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین''یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔''(مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۳۲۵، ۳۴۸، ۳۳۸، ۴۳۹، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۱۲، ۶۱۳ تحفہ گولڑویہ ص ۵، دافع الوساوس ص ۴۵ اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۱۶، ۲۱۷ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ)

مرزا قادیانی کے اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر میں ناظرین کی توجہ کو

مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش لاہوری مرزائی مصنف کتاب عسل مصفے کے ایک دھوکے کی طرف منعطف کرتا ہوں۔ حکیم خدا بخش مرزائی کے دھوکے کی تردید کرتے ہوئے............ مرزا قادیانی کے مندرجہ بالااعتراض کا جواب بھی ساتھ ہی آجائے گا: "وما توفیقی الا باالله علیه توکلت والیه انیب"

حکیم خدا بخش مرزائی کا دھوکہ

حکیم خدا بخش مرزائی اپنی کتاب عسل مصفے حصہ اول (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) کے باب آٹھویں کی سترھویں فصل میں بعنوان "مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت" ص ۵۲۳ پر لکھتے ہیں:

"شہادت امام شعرانی ؒ لکھتے ہیں:" وکان یقول ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسیٰ علیه السلام وسینزل عیسیٰ علیه السلام" وہ کہتے تھے کہ علی ابن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے۔اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہ اس دنیا سے وفات پاکر اٹھائے گئے ہیں۔اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔" (طبقات جلد ثانی ص ۴۴)(نیز دیکھو کتاب محقق ص ۱۱۹، پیغام صلح مورخہ ۷ اصفر ۱۳۴۰ھ ص ۹، رسالہ تشحیذ بابت نومبر ۱۹۲۱ء ص ۲۳)

جواب: خداوند کریم کے فضل وکرم سے حکیم خدا بخش مرزائی کے اس دھوکہ اور مغالطہ کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔یہاں غور سے سنئے:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ؒ اپنی کتاب (طبقات الکبریٰ نامی (مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مطبع عامرہ مصر) ج دوم ص ۱۳۹) پر ایک بزرگ حضرت سید علی الخواص ؒ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کرتے ہیں:

"وکان یقول ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه رفع

کمارفع عیسیٰ علیہ السلام وسینزل کماینزل عیسیٰ علیہ السلام"
سید علی الخواصؒ کہا کرتے تھے۔ کہ تحقیق حضرت علیؓ بیٹے ابو طالب کے اٹھائے گئے
جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نازل ہونگے
جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے۔"

مندرجہ بالا عبارت تو بتا رہی ہے کہ حضرت سید علی الخواص نامی کسی بزرگ
کا قول امام عبدالوہاب شعرانیؒ نقل فرماتے ہیں۔ یہ نہیں کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ ان
الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید علی الخواص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے رفع اور نزول کے قائل تھے۔ خیر یہ اس بزرگ کا اپنا عقیدہ تھا۔
امام عبدالوہاب کا یہ عقیدہ نہ تھا۔ کہ حضرت علیؓ کا رفع ہوا اور وہ نازل ہونگے۔ امام
عبدالوہاب شعرانیؒ کا اپنا مذہب دیکھنا ہو تو ان کی مشہور و معروف کتاب (الیواقیت
والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم بحث ۶۵) میں خوب غور سے پڑھو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

امام عبدالوہابؒ شعرانی کی زبانی

اب میں ذیل میں حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ کا عقیدہ اس بارے میں
ان کی کتاب (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم بحث ۶۵ ص ۱۴۶) سے نقل کرتا
ہوں۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

"اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو
جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:" وان من اهل
الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته "یعنی جس وقت نازل ہوگا۔ اور لوگ اس پر
ایمان لائیں گے۔ اور معتزلہ اور فلاسفر اور یہود اور نصاریٰ جو عیسیٰ علیہ السلام کے جسم

کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں۔اس وقت یہ سب لوگ ایمان لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:" وانه لعلم للساعة "اور عیسیٰ البتہ قیامت کی نشانی ہے اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انه میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :"ولما ضرب ابن مریم مثلاً "اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔اور حدیث میں دجال کی صفت میں آیا ہے۔کہ لوگ نماز میں ہونگے۔کہ ناگہاں اللہ بھیجے گا حضرت مسیح ابن مریم کو وہ اتریں گے دمشق کی مشرقی طرف سفید منارہ کے پاس۔حضرت مسیح علیہ السلام نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہونگی۔دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہونگے۔پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہو گیا۔حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :" بل رفعه الله اليه "﴿بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا﴾ حضرت ابو طاہر قزوینیؒ نے کہا ہے جان کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے۔اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کریں۔پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :" وما جعلنا هم جسداً لا يا كلون الطعام " یعنی ہم نے نبیوں کا ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے پینے سے مستغنی ہو۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین میں ہے۔کیونکہ اس پر ہوا

گرم و سرد غالب ہے۔ اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے۔ جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ اس دنیا غبار آلود میں اللہ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ آسمان کی طرف اٹھالے۔ اللہ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے۔ اور اس کو کھانے اور پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسے اس نے فرشتوں کو ان سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہو گا اور اس کا پینا تہلیل ہو گا۔ جیساکہ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا جبکہ آپ سے یہ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کھانے پینے کے بغیر پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے۔ یعنی روزے وصالی کی ہم کو اجازت نہیں دیتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایاکہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں۔ میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے۔ اور پانی پلاتا ہے اور مرفوع حدیث میں ہے۔ کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہونگے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دیگا۔ اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کرلے گی۔ اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں گے۔ اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے۔ اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جائے گی۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی۔ یارسول اللہ اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کر سکتے۔ اس دن کیا کریں گے۔ فرمایا جو چیز اہل سماء کو کفایت کرتی ہے۔ یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرنا۔ شیخ ابو طاہر نے فرمایاکہ ہم نے ایک شخص نامی خلیفہ فراط کو دیکھا ہے کہ وہ شہر ابہر میں (جو مشرقی بلاد سے ہے) مقیم تھا۔ اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہا تھا۔ اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آسمانوں میں تسبیح و تہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے۔ اور ان باتوں کا اللہ ہی عالم ہے۔"

نوٹ : اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ وفات مسیح علیہ السلام کے قائل نہ تھے۔بلکہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ چنانچہ ان کے یہ الفاظ قابل غور ہیں :

"حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔اوراس کے ساتھ ایمان لاناواجب ہے۔" (الیواقیت ج ۲ص ۱۴۶ بحث ۶۵)

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی کے اعتراض کاجواب بھی آگیاہے۔

واضح ہو کہ اصحاب کہف بھی تو کئی سال سوئے رہے تھے بغیر کھانے پینے کے۔جب سوکر اٹھے تو پھر ان کو طعام کی ضرورت پڑی تھی۔ سورۃ کہف میں ہے :" فضربنا علی اذا نهم فی الکهف سنین عدداً ثم بعثنا هم"اور حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے۔اوران کی تسبیح یہ تھی :" لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین"

خادم دین رسول اللہ

عاجز حبیب اللہ

حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

مرزا قادیانی کا اعتراض

(۱)...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ان کے بال بھی خمدار لکھے ہیں۔ مگر آنے والے مسیح کا رنگ ہر ایک حدیث میں گندم گوں لکھا ہے اور بال سیدھے لکھے ہیں اور تمام کتاب میں یہی التزام کیا ہے کہ جہاں کہیں حضرت عیسیٰ نبی علیہ السلام کے حلیہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے تو ضرور بالالتزام اس کو احمر یعنی سرخ رنگ لکھا ہے اور اس احمر کے لفظ کو کسی جگہ چھوڑا نہیں اور جہاں کہیں آنے والے مسیح کا حلیہ لکھنا پڑا ہے تو ہر ایک جگہ بالالتزام اس کو آدم یعنی گندم گوں لکھا ہے۔ یعنی امام بخاریؒ نے جو لفظ آنحضرت ﷺ کے لکھے ہیں۔ جس میں ان دونوں مسیحوں کا ذکر ہے۔ وہ ہمیشہ اس قاعدہ پر قائم رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی کے لئے احمر کا لفظ اختیار کیا ہے اور آنے والے مسیح کی نسبت آدم یعنی گندم گوں کا لفظ اختیار کیا ہے۔ پس اس التزام سے جس کو کسی جگہ صحیح بخاری کی حدیثوں میں ترک نہیں کیا گیا۔ بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیلی اور تھا اور آنے والا مسیح جو اسی امت میں سے ہوگا اور ہے۔ ورنہ اس بات کا کیا جواب ہے کہ تفریق حلیتین کا پورا التزام کیوں کیا گیا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۲،۴۳،۴۴، خزائن ص۱۱۹ ج۱۷)

(۲)...... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے:

''جب انبیاء سابقین کی ذیل میں مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے تو ان کا حلیہ

یوں ذکر کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ ٗگھونگروالے بال اور فراخ صدر ہیں اور جب کبھی مسیح کو دجال کے ساتھ بیان کیا ہے تو اس کا حلیہ الگ ظاہر کیا ہے۔ یعنی وہ گندم گوں ہے ٗبال سیدھے لٹکے ہوئے اور میانہ قد ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ بخاری کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے خیال میں دو الگ شخصوں سے مراد ہے۔ جو ایک ہی نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔ ''(عسل مصفیٰ حصہ اول ص ۵۰۸ ٗنیز دیکھو کتاب مسک العارف ص ۴۳ ٗکتاب تبلیغ ہدایت حصہ اول ص ۳۹)

قادیانی اعتراض کا جواب

خدا کے فضل وکرم کے ساتھ ذیل میں مندرجہ بالا قادیانی اعتراض کا جواب بطریق احسن لکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آنے والے مسیح قاتل دجال کے حلیے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

صحیحین کی حدیثیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

''عن ابی عالیة قال حدثنا ابن عم نبیکم ﷺ قال رایت لیلة اسریٰ بی موسیٰ رجل آدم طوالا جعدا کأنه من رجال شنؤة ورایت عیسیٰ رجلا مربوعا مربوع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الراس'' ﴿حضرت ابوالعالیہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ٗدیکھا میں نے شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ٗایک مرد ہیں گندم گوں دراز قد بدن کے سخت اور مضبوط۔ گویا کہ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) قبیلہ شنوہ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل بسرخی وسفیدی سر کے بال سیدھے لمبے﴾ (صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۵۹ ٗفتح الباری پارہ ۱۳ ٗص ۱۹۹ ٗعمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۴۹ ٗارشاد الساری ج ۵ ص ۲۷۸ ٗصحیح مسلم شریف ج اول ص ۹۴)

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اسرائیلی نبی کا حلیہ یوں ہے کہ متوسط پیدائش، سر کے بال لمبے اور سیدھے، رنگ مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندم گوں اور الی الحمرة والبیاض جو فرمایا گیا اس کے معنے صاف ظاہر ہیں کہ اسمر اللون یعنی گندم گوں ہیں۔ کیونکہ جب کوئی رنگ مائل بسرخی وسفیدی ہوتا ہے اسی کو آدم یا اسمر اللون کہتے ہیں۔" (محمد احسن مرزائی امروہی کی کتاب مسک العارف ص ۴۱)

حضرت مسیح علیہ السلام قاتل دجال کا حلیہ

"عن سالم عن ابیه قال لا واللّٰه ماقال النبی ﷺ لعیسیٰ احمر ولکن قال بینما انانائم اطوف بالکعبة فاذا رجل آدم سبط الشعریهادی بین رجلین ینطف رأسه ماء او یهراق راسه ماء فقلت من هذا قالوا ابن مریم فذهبت التفت فاذا رجل احمر جسیم جعدراسه اعورعینه الیمنی کان عینه عنبة طافئة فقلت من هذا قالو اهذا الدجال واقرب الناس به شبها ابن قطن قال الزهریؒ رجل من خزاعة هلك فی الجاهیلة" ﴿روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب سے کہ اس نے روایت کی اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا اللہ کی قسم ہے کہ نبی ﷺ نے ہرگز نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ ہے۔ لیکن فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا اور میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اس وقت ایک گندم گوں آدمی پر نظر پڑی جس کے بال کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ یعنی سیدھے لمبے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان چلتا تھا۔ اس کے سر سے پانی ٹپکتا تھا یا اس کے سر پر سے پانی کے قطرات گرتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جواب ملا کہ ابن مریم علیہ السلام ہے۔ پھر میں آگے چلا گیا تو پھر میری نظر ایک سرخ رنگ بھاری جسم والے پر پڑی جس کے بال گھونگر والے ہیں۔ اس کی داہنی آنکھ کانی ہے۔ گویا ٹینٹ نکلا ہوا ہے۔ میں

نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو جواب ملا یہ دجال ہے اور اس کی شکل ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔ زہریؒ راوی فرماتے ہیں کہ ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو جاہلیت میں مر گیا۔﴾ (صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۸۹، فتح الباری پارہ ۱۳ص ۲۷۸، ۲۷۹، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۴۷، ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۴، ۴۱۵،" ۴۱۶، صحیح مسلم ج ا ص ۹۶ (واللفظ للبخاری))

نوٹ :اس حدیث نبوی میں بتلایا گیا کہ آنے والے مسیح علیہ السلام جو قاتل دجال ہیں گندمی رنگ کا ہے اور اس کے سر کے بال سیدھے لمبے ہیں۔ امام ابو جعفر محمد ابن جریرؒ طبری کی تفسیر (کے پارہ سوم ص ۲۹۱ وپارہ ششم ص ۲۲) پر ہے :

" عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ الانبیاء اخوة لعلات امهاتهم شتی ودینهم واحد وانا اولیٰ الناس بعیسی بن مریم لانه لم یکن بینی وبینه نبی وانه خلیفتی علی امتی وانه نازل فاذارأ تیموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الیٰ الحمرة والبیاض سبط الشعرکان راسه یقطروان لم یصبه بلل بین ممصر تین فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویفیض المال ویقاتل الناس علی الاسلام حتی یهلك الله فی زمانه الملل كلها غیرالاسلام ویهلك الله فی زمانه مسیح الضلالة الكذاب الدجال وتقع فی الارض الامانة حتی ترتع الا سود مع الابل والنمرمع البقر والذأب مع الغنم وتلعب الغلمان والصبیان بالحیات لایضربعضهم بعضا ثم یلبث فی الارض ماشاء الله وربما قال اربعین سنة ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون ویدفنونه"

دیکھئے اس روایت میں بھی آنے والے مسیح عیسیٰ بن مریم کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ متوسط پیدائش، مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندمی رنگ اور سر کے بال سیدھے

لمبے اور یہی حلیہ (صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۵۹ اور صحیح مسلم ج اول ص ۹۴ پر) حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کا آیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مسیح ناصری ہی ہے۔

صحیح مسلم کی روایتیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

" عن جابرؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال عرض علی الانبیاء فاذا موسیٰ ضرب من الرجال کانٗه من رجال شنؤة ورایت عیسیٰ ابن مریم فاذا اقرب من رایت به شبها عروة بن مسعود"

(صحیح مسلم شریف ج اول ص ۹۵ کتاب المعلم ج ا ص ۳۱۹، مشکوٰۃ ص ۵۰۸ باب بدء الخلق وذکر الانبیاء)

﴿روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے روبرو انبیاء لائے گئے۔ پس ناگہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنوٗۃ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پس ناگہاں قریب ترین ان شخصوں کا کہ دیکھئے میں نے مناسب مشابہت میں ساتھ اس کے عروہ بن مسعودؓ ہے۔﴾

نوٹ: اس حدیث نبوی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مشابہت حضرت عروہ بن مسعودؓ صحابی کے ساتھ دی گئی ہے۔ نیز مرزائیوں کے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۲ نمبر ۱۰ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۱۷) پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو عروہ بن مسعودؓ سے مشابہت دی تھی۔

آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

" عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یخرج الدجال فیمکث فی امتی اربعین لاادری اربعین یوما اوشهرا اوعاما

فيبعث الله عيسیٰ ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه“
(صحیح مسلم شریف ج دوم ص ۴۰۳ کتاب العلم ج ٦ ص ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، مشکوٰۃ ص ۴۸۱ باب لاتقوم الساعة الا علی اشرار الناس)

﴿حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے کہ دجال نکلے گا۔ پس رہے گا چالیس (عبداللہ بن عمر کا قول ہے) میں نہیں جانتا چالیس سے چالیس دن مراد ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس برس (نبی ﷺ نے فرمایا) پس اللہ بھیجے گا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں۔ پس وہ تلاش کریں گے دجال کو اور اس کو ہلاک کر ڈالیں گے۔﴾

نوٹ: اس حدیث صحیح میں آنے والے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی مشابہت حضرت عروہ بن مسعودؓ کے ساتھ دی گئی ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے رسالہ (تشحیذ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۸) پر اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ عروہ بن مسعودؓ کے ساتھ آپ ﷺ نے مشابہت اس ابن مریم علیہ السلام کی دی ہے جو کہ آئندہ آنے والا ہے جیسے حدیث مسلم میں آیا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام قاتل دجال حضرت مسیح ناصری ہی ہے۔

اب مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے سوال کا جواب تحقیقی اور التزامی طور پر لکھا جاتا ہے:

قادیانی: ابن مریم کے آنحضرت ﷺ نے دو حلیے بیان فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب بدء الخلق بخاری مجاہد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سرخ رنگ، گھنگرالے بال، چوڑے سینے والے تھے۔ اس ابن مریم کا حلیہ جسے آپ نے اسراء کی رات میں دیکھا سرخ رنگ والے گھنگرالے بال اور چوڑا سینہ فرمایا ہے اور جس کو دجال کے پیچھے طواف کرتے دیکھا

اس کا حلیہ آپ نے گندمی رنگ اور سیدھے بال بتلایا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابن مریم کے دو حلیے بتائے ہیں۔ اس لئے وہ شخص دو ہیں۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۴ ۳ '۵ ۳ خلاصہ)

مسلمان: مسیح علیہ السلام کے دو حلیوں سے جو حدیثوں میں مذکور ہیں دو شخصوں کے مسیح ہونے پر استدلال کرنا غلط ہے ورنہ اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں کیونکہ معراج والی جو حدیث میں موسیٰ کا حلیہ ایک مرد گندم گوں، دراز قد جعد مذکور ہے اور ذکر الانبیاء میں جو حدیث ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے مضطرب، رجل الشعر وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہوں اور نہ بہت گھنگرالے ہوں۔ یعنی ایک روایت میں رجل الشعر، آیا ہے اور دوسری میں جعد۔

قادیانی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آپ نے دو حلیے نہیں بتائے۔ بلکہ وہ حلیہ ایک ہی ہے کیونکہ دونوں حدیثوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تشبیہ رجال شنؤۃ کے ساتھ دی گئی ہے۔ یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ایک ہی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ایک حدیث میں حضرت موسیٰ کے لئے جعد آیا ہے اور دوسری حدیث میں رجل آدم اور ایک میں جسیم اور طوال آیا ہے۔ ان کے درمیان فتح الباری والے نے یوں تطبیق دی ہے نووی نے کہا کہ جعودۃ جو صفت موسیٰ علیہ السلام میں ہے اس سے جعودت جسم کی ہے یعنی جسم سخت اور مجتمع الخلق ہونا جعودت شعر مراد نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلق آچکا ہے کہ آپ رجل الشعر تھے۔

(تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۵ ۳ '۶ ۳ '۷ ۳ کا خلاصہ)

مسلمان: جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور امام نوویؒ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حلیوں میں تطبیق دی ہے اسی طرح انہوں نے حلیہ

مسیح علیہ السلام میں بھی تطبیق دی ہے۔ ذرا غور سے سنئے کتاب (فتح الباری پارہ ۱۳ص ۲۷۷ اور نووی شرح صحیح مسلم ج اول ص ۹۴ اور کتاب المعلم ج اول ص ۳۱۷) پر لکھا ہے:

" واما قوله ﷺ فی عیسیٰ علیہ السلام جعد ووقع فی اکثرالروایات فی صفة سبط الراس فقال العلماء المراد بالجعد هنا جعودة الجسم وهوا جتماعه واکتنازعة ولیس المراد جعودة الشعر"

﴿اور آپ ﷺ کا قول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ وہ جعد تھے اور واقع ہوا ہے اکثر روایتوں میں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال لمبے سیدھے ہیں۔ پس علماء نے کہا ہے کہ اس جگہ جعودۃ سے مراد جعودۃ جسم کی ہے یعنی سخت اور مجتمع الخلق ہونا اور بالوں کا گھنگریالے ہونا مراد نہیں ہے۔﴾

اس سے صاف معلوم ہوا کہ (صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۸۱، ۴۸۹ پر) حضرت عیسیٰ کے لئے جو لفظ جعد آیا ہے۔ اس سے مراد بالوں کا گھنگریالے ہونا نہیں ہے بلکہ جسم کا سخت و مضبوط ہونا ہے۔

(۲)...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:" صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۳۲، خزائن ص ۱۱۹ ج ۱۷)

اور نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے:" اور بدھ نے اپنی پیشگوئی میں اس آنے والے بدھ کا نام بگوامیتا اس لئے رکھا کہ بگوا سنسکرت زبان میں سفید کو کہتے ہیں اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔"
(مسیح ہندوستان میں ص ۸۱، خزائن ص ۸۳ ج ۱۵)

حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کے بارے میں ان ہر دو بیانوں میں تطبیق

کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سفید رنگ سے مراد دودھ کی مانند نہیں ہے اور سرخ رنگ سے مراد خون کی مانند سرخ نہیں ہے بلکہ شامی آدمی کو سرخ رنگ والا اور سفید رنگ والا بھی کہہ سکتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

لوکان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعہما الا اتباعی کی تحقیق

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مرید وفات مسیح علیہ السلام پر ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ چنانچہ ذیل میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی کتابوں سے عبارتیں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بعد ان کا جواب بھی دیا جاتا ہے: ''وماتوفیقی الاباللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب''

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر

''ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۹۵، خزائن ص۲۹۵ ج۱۷، ایام الصلح اردو ص۴۲، خزائن ص۲۷۳ ج۱۴، اربعین نمبر۲ ص۲۶، خزائن ص۳۷۴ ج۱۷، اتمام الحجہ ص۶، خزائن ص۲۷۹ ج۸، حمامۃ البشریٰ ص۱۲، خزائن ص۱۸۵ ج۷ کا خلاصہ مطلب)

حکیم خدا بخش مرزائی کی تحریر

حکیم خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے:

''بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا۔'' (اپنی کتاب عسل مصفے

(طبع ثانی) حصہ اول ص ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰ بحوالہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر ترجمان القرآن، فصل الخطاب، الیواقیت والجواہر مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب اللدینہ)

جلال الدین سیکھوانی کی تحریر

تیسری حدیث جس میں حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے جو (فقہ اکبر مطبوعہ مصر ایڈیشن اول ص ۱۰۰) پر لکھی ہوئی ہے: "ویقتدی به لیظهر متابعته لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ لوکان عیسیٰ حیالما وسعه الاتباعی" یعنی مسیح موعود مہدی کی اقتدا کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ پس ان کا پیروی نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔" (رسالہ مباحثہ میانی ص ۵۳، ۵۴)

سید مصطفےٰ بہائی کی تحریر

سید مصطفےٰ بہائی لکھتا ہے:

"رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "لوکان عیسیٰ حیالما وسعه دینی (کتاب المعیار الصحیح لمعرفة ظهور المهدی والمسیح (مطبوعہ ۱۳۲۸ مطبع انوار محمدی کلکتہ) ص ۹۱)" ﴿اگر عیسیٰ مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی۔﴾

جواب: واضح ہو کہ حدیث کی کتابیں دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے آنحضرت ﷺ کی حدیثیں لکھی ہیں جس میں صحاح ستہ شریف، مسند احمد شریف، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مستدرک حاکم، تصانیف امام بیہقی، وامام طبرانی، سنن دارمی، دلائل النبوت، ابو نعیم ان کو مسندات

کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن کے لکھنے والوں نے پہلی قسم کی کتب حدیث سے حدیثیں نقل کی ہیں اور راوی کا نام اور حدیث کی کتاب کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے جیسے مشکوٰۃ شریف' کتاب الترغیب والترہیب' ان کو مخرجات کہتے ہیں۔ مرزائی اور بہائی مولوی کے پیش کردہ الفاظ :" لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الااتباعی "اور الفاظ :" لوکان عیسیٰ حیالما وسعه الا اتباعی" حدیث کی کسی مسند یا مخرج میں آنحضرت ﷺ سے نہیں آئے ہیں۔

صحیح کی تعریف یہ ہے کہ " ماثبت بنقل عدل تام الضبط "جو عادل تام الضبط کی نقل سے ثابت ہو یعنی جس کے راوی عادل تام الضبط ہوں۔

مرفوع اس کو کہتے ہیں :" ماانتهی الی النبی ﷺ "جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو۔

متصل کی تعریف یہ ہے :" فان لم یسقط راومن الرواۃ من البین فالحدیث متصل "یعنی اگر راویوں میں سے کوئی راوی درمیان سے نہ گیا ہو تو حدیث متصل کہلاتی ہے۔ (دیکھو جلال الدین شمس سیکھوانی مرزائی کی کتاب تنقید صحیح ص ۵۳'۵۴'۵۵)

صحیح مرفوع متصل کی آپ جب تعریف معلوم کر چکے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ کس حدیث کو اس وقت تک محل استدلال میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ تاوقتیکہ اس کا صحیح' مرفوع' متصل' ہونا نہ پایا جائے۔ اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث کی مستند کتابوں میں حدیث نبوی ان الفاظ کے ساتھ ہے : "لوکان موسیٰ حیاماوسعه الاتباعی" حدیث کی مستند کتابوں میں الفاظ : "لوکان عیسیٰ حیالما وسعه الاتباعی" نہیں آئے ہیں۔

(۱)...... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا ﷺ سے' اس وقت کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا کہ ہم

یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور ہم کو اچھی لگتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیں۔ اس وقت حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم حیران ہو جیسے یہود اور نصاریٰ حیران ہیں؟۔ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت: "ولوکان موسیٰ حیا ماوسعه الااتباعی "اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ (اس روایت کو محدث امام بیہقی نے بھی اپنی کتاب شعب الایمان میں لکھا ہے۔) (مسند احمد شریف ص ۳۳۸، ۳۸۷ ج سوم، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰ کتاب الایمان باب الاعصام بالکتاب والسنۃ، مظاہر حق ج ۱ ص ۸۳ طبع کراچی)

(۲)...... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس توریت کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ توریت کا نسخہ ہے۔ پس حضرت رسول خدا ﷺ چپ رہے۔ حضرت عمرؓ تورات پڑھنے لگے اور حضرت رسول خدا ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا اے عمرؓ کیا تو آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اللہ کے غصے سے، راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ جو رب ہے اور حضرت محمد ﷺ کے ساتھ جو نبی ہے اور اسلام کے ساتھ جو ہمارا دین ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ اگر تمہارے واسطے حضرت موسیٰ ظاہر ہویں۔ پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستہ سے: "لوکان موسیٰ حیا وادرك نبوتی لا تبعنی "اور اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ (سنن دارمی شریف ص ۱۱۵ ج ۱، باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی ﷺ وقول غیره عندقوله، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲ کتاب الایمان باب اعتصام باالکتاب والسنۃ)

(۳)......"عن عمرؓ بن الخطاب قال اتیت النبی ﷺ ومعی کتاب اصبته من بعض اهل الکتب فقال والذی نفس محمد بیده لو ان موسیٰ کان حیا ما وسعه الاان یتبعنی"

(محدث ابو نعیم اصفہانی کتاب دلائل النبوت ج اول ص ۸ اور کتاب خصائص الکبریٰ ج دوم ص ۱۸۷)

(۴)...... "محدث ابویعلیٰ موصلیؒ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے ہیں۔ تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو جھٹلاؤ گے۔ واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا۔"

(تفسیر ابن کثیر (برحاشیہ تفسیر فتح البیان مطبوعہ مصر) ج دوم ص ۲۴۶ اور تفسیر ترجمان القرآن ج ۲ ص ۴۶۱)

(۵)...... "احمد و ابن شیبہ و بزار نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ تحقیق حضرت عمرؓ ایک کتاب لے کر آئے جس کو انہوں نے بعض اہل کتاب سے پایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے وہ کتاب پڑھی۔ پس آنحضرت ﷺ غصے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس لایا ہوں صاف روشن شریعت۔ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم کو حق کی خبر دیں گے پس تم اس کی تکذیب کرو گے یا خبر دیں گے باطل کے ساتھ پس تم اس کی تصدیق کرو گے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔"

(کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱۱ ص ۵۰۷)

غرض

حدیث کی کتابوں (مثلاً مسند احمد، سنن دارمی، امام بیہقیؒ کی کتاب شعب الایمان، دلائل النبوت، بزار، ابویعلیٰ، ابن ابی شیبہ، مشکوٰۃ شریف) میں صحیح مرفوع متصل روایت میں الفاظ :" لوکان

موسیٰ حیا ماوسعه الااتباعی" آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا اسم گرامی نہیں۔

حدیث کی کسی مستند کتاب میں الفاظ :" لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الااتباعی" نہیں آئے ہیں۔ جس کتاب میں ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں بے ثبوت ہیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے خود غرضی کی وجہ سے تحقیق سے کام نہیں لیا۔

اعتراض :(کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ص ۲۴ پر) حدیث ان الفاظ میں آئی ہے :" لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین ماوسعهما الااتباعی "

(عسل مصفٰی حصہ اص ۲۲۹ خلاصہ)

جواب :کتاب الیواقیت والجواہر میں فتوحات مکیہ کے باب دس کا حوالہ دیا گیاہے۔ حالانکہ اس کتاب (یعنی فتوحات مکیہ) میں یہ عبارت نہیں ملتی بلکہ (فتوحات مکیہ کی ج اول باب ۱۰اص ۱۳۵پر)اصل عبارت یوں مرقوم ہے :

" وقد ابان ﷺ عن هذا المقام بامور منها قوله ﷺ والله لوکان موسیٰ حیاماوسعه الا ان یتبعنی وقوله فی نزول عیسیٰ بن مریم فی آخرالزمان انه یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبیناﷺ ویکسرالصلیب ویقتل الخنزیر"

مختصر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام کسی قابل سند روایت میں نہیں ملتا۔

اقوال مرزاغلام احمد قادیانی خلاف آیات قرآنی

واضح ہو کہ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ' سورۃ آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' مریم' انبیاء' مؤمنون' احزاب' زخرف' حدید اور صف میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما

السلام کاذکر خیر آیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے معجزات دکھائے۔ آپ اللہ کے نبی ورسول تھے۔ آپ اللہ کے پیارے مقرب اور صالح بندے تھے۔ آپ اللہ کی طرف سے ایک روح تھے۔ آپ خدا کی طرف سے ایک کلمہ تھے۔ اللہ نے آپ کو دشمنوں (یعنی یہود) کے ہاتھوں سے بچایا اور اپنی طرف اٹھایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کو کتاب وحکمت تورات شریف اور انجیل شریف سکھائی۔ آپ نے مہد میں باتیں کیں آیت :" وانه لعلم للساعة" میں آپ کا قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس صحابیؓ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پیشتر تشریف لانا ہے۔ (دیکھو مسند احمد ج اول ص ۳۱۷، ۳۱۸) اب میں بتاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال قرآن مجید کی آیتوں کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال ایسے ہیں کہ ان کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ملتا ہے اور نہ احادیث صحیحہ نبویہ سے۔

(۱)...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" اذقالت الملئكة يامريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسىٰ ابن مريم وجيهاً فى الدنيا والأخرة ومن المقربين ويكلم الناس فى المهد وكهلا ومن الصالحين قالت رب انى يكون لى ولد ولم يمسسنى بشرقال كذالك الله يخلق مايشاء اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون ويعلمه الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل ورسولا الىٰ بنى اسرائيل (سورۃ آل عمران آیت ۴۵ تا ۴۹)"

﴿جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ سے بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے دنیا اور آخرت میں

آبرو والا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور لوگوں سے باتیں کرے گا مہد میں۔ اور ادھیڑ عمر میں' صالح بندوں میں سے ہوگا۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا اے میرے رب میرے واسطے لڑکا کیونکر ہوگا' مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا۔ کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھاوے گا اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔﴾

(۲)...... خدا تعالیٰ فرماتے ہیں :

" اذقال اللّٰہ یاعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیك وعلیٰ والدتك اذایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المہد وکھلا واذعلمتك الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۰)"

﴿جس وقت اے عیسیٰ بیٹے مریم صدیقہ کے یاد کر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھ کو روح القدس کے ساتھ تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے مہد میں اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت کہ میں نے تجھ کو لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھیں۔﴾

نوٹ : سورۃ آل عمران اور سورۃ مائدہ کی ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن مریم کو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی تھی اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت مسیح نے لکھنا اور توریت کسی یہودی استاد سے سیکھی تھی۔

اقوال مرزا قادیانی

(۱)...... "یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔" (کتاب نزول المسیح ص ۶۰' خزائن ص ۴۳۸ ج ۱۸)

(۲)......"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔"

(کتاب اربعین نمبر ۲ ص ۱۰، خزائن ص ۳۵۸ ج ۱۷)

(۳)......"اگر آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا۔"

(کتاب چشمہ مسیحی ص ۱۷، خزائن ص ۳۵۷ ج ۲۰)

(۴)......"حضرت مسیح نے وہ کتاب سبقاً سبقاً ایک استاد سے پڑھی تھی۔ اس کے مقابل ہمارے سید و مولیٰ ہادی کامل امی تھے۔ آپ کا کوئی استاد بھی نہ تھا۔"

(رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء ص ۵۴ کتاب منظور الٰہی ص ۴۶)

(۵)......"آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا............ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا............اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ص ۲۹۰، ۲۹۱ ج ۱۱)

(۶)......"ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔"

(کتاب ایام صلح اردو ص ۱۴۷، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

نوٹ : قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت اور لکھنا سیکھا تھا۔

چیلنج : میں مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی صحیح

حدیث نبوی سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لکھنا اور توریت ایک یہودی استاد سے سیکھا تھا۔

یہودیت :اللہ دتہ مرزائی جالندھری نے اپنی کتاب(تفہیمات ربانیہ طبع ۶ ص ۷۱۶ ضمیمہ) پر لکھا ہے کہ یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً تورات پڑھی تھی۔"

دشمن کی بات قابل اعتبار نہیں

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

"جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۲۵ ٬خزائن ص ۱۳۴ ج ۱۹)

عقیدۂ ختمِ نبوت پر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصانیف

- مرزائی اور تعمیرِ مسجد
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سر ظفر اللہ خان کو دعوتِ اسلام
- قادیانی جنازہ (اُردو، انگریزی، عربی)
- قادیانی مُردہ
- قادیانی ذبیحہ
- قادیانی کلمہ (اُردو، انگریزی)
- قادیانی مباہلہ، مرزا طاہر کے جواب میں (اُردو، انگریزی)
- مرزا طاہر پر آخری اتمامِ حجت (اُردو، انگریزی)
- قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق (اُردو، انگریزی)
- مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں (اُردو، انگریزی)
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام، اکابرِ اُمت کی نظر میں
- نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی
- المہدی والمسیح
- غدارِ پاکستان، ڈاکٹر عبد السلام قادیانی (اُردو، انگریزی)
- ربوہ سے تل ابیب تک
- عقیدۂ ختمِ نبوت (اُردو، انگریزی، سندھی)
- "میں خدا کی طرف سے نہیں"
- آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

جبرائیل فرشتے کا کنواری مریم صدیقہ کے پاس آنا

(۱)...... سورۃ آل عمران آیت ۴۵ '۴۹ میں ہے :

"جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم! تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں آبرو والا ہوگا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ اور عیسیٰ لوگوں سے کلام کرے گا مہد میں (یعنی ماں کی گود میں شیر خوارگی کی حالت میں) اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا نہیں۔ فرشتے جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب اللہ کچھ کام مقرر فرماتا ہے پس سوائے اس کے نہیں کہ اس کو فرماتا ہے ہو' پس وہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ مسیح کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھا دے گا۔ اور اللہ اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔"

(۲)...... سورۃ مریم آیت ۱۶ '۲۰ میں ہے :

"اور کتاب میں حضرت مریم صدیقہ کو یاد کر جب وہ اپنے لوگوں سے شرقی مکان میں دور چلی گئی۔ پس ان سے ورے پردہ پکڑا۔ پس ہم نے اس کی طرف اپنی روح

(یعنی فرشتہ جبرائیل) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت پکڑی۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا تحقیق میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ پکڑتی ہوں۔اگر تو پرہیزگار ہے۔ فرشتے نے جواب دیا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دوں۔ حضرت مریم نے فرمایا میرے ہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایااور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ جبرائیل فرشتے نے جواب دیا کہ اسی طرح تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ میرے پر آسان ہے اور تاکہ کریں اس کو نشانی لوگوں کے واسطے 'اور اپنے پاس سے رحمت اور ہے امر مقرر کیا ہوا۔"

باب دوم

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

سورہ مریم آیت ۲۳'۲۶ میں ہے :

"پس دردزہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو درخت خرما کے تنے کی طرف لے گیا۔ آپ نے فرمایااے کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی۔اور بھولی بھلائی ہوتی پس مریم کواس کے نیچے سے پکارا یہ کہ اے مریم مت غم کھا تحقیق تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔اور تو اپنی طرف ہلا کھجور کے تنے کو' تجھ پر کھجور تر و تازہ گرائے گا۔ پس کھجور کھا'اور آب سرد و شیریں پی اور (اپنے ننھے بچے عیسیٰ کو دیکھ کر)اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی رکھ۔ پس اگر تو آدمیوں میں سے کسی کو دیکھے پس کہہ کہ میں نے رحمٰن کے واسطے روزہ نذر کیا ہے۔ پس میں آج کے دن کسی انسان سے بات نہ کروں گی۔"

باب سوم

حضرت مسیح کا شیر خوارگی کی حالت میں کلام کرنا

سورۃ مریم آیت ۲۷، ۳۴ میں ہے :

''پس حضرت مریم صدیقہ حضرت عیسیٰ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی یہود نامسعود نے کہا اے مریم! تحقیق تو عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن ! تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار عورت نہ تھی۔ پس حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام نے اپنے بچے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کیا۔ یہود نے کہا کہ ہم کیونکر اس بچے سے کلام کریں۔ جو ابھی تیری گود میں بچہ ہے۔ حضرت عیسیٰ نے (ماں کی چھاتی چھوڑ کر لوگوں کی طرف منہ کرتے ہوئے اللہ کے حکم سے) فرمایا انی عبداللہ تحقیق میں خدا کا پیارا بندہ ہوں۔ اللہ مجھے کتاب (انجیل شریف) عطا فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا۔ اور مجھے برکت والا کرے گا جہاں کہیں میں ہوں۔ اور اللہ مجھے حکم کرے گا نماز پڑھنے کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور میں اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک ہوں گا اور اللہ مجھے سرکش بدبخت نہیں کرے گا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔ یہ ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا۔ بات حق ہے وہ جو اس میں شک کرتے ہیں۔''

باب چہارم

حضرت مریم حضرت مسیح علیہما السلام کی جائے قرار

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

'' وجعلنا ابن مریم ۔ امه آیة وآوینها الیٰ ربوۃ ذات قرار و

معین (سورۃ المومنون آیت ۵۰) "﴿اور ہم نے ابن مریم (یعنی عیسیٰ) اور اس کی ماں کو نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو پناہ دی طرف بلند زمین کے، جگہ رہنے کی اور پانی جاری کئے۔﴾

نوٹ: جب حضرت عیسیٰ ماں (یعنی حضرت مریم صدیقہ) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ (یعنی ہیرودیس) نے نجومیوں سے سنا کہ اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ ان کی تلاش میں پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا۔ جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے۔ اس وطن کا بادشاہ (ہیرودیس) مر چکا، تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں (یعنی مقام ناصرہ) ٹیلے پر تھا اور وہاں کا پانی خوب تھا۔

(موضح القرآن ص ۴۷۵)

باب پنجم

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

سورۃ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے:

"حضرت مسیح نے فرمایا تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے خدا کی طرف سے نشان لے کر آیا ہوں۔ یہ کہ میں مٹی سے تمہارے واسطے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس میں اس میں پھونکتا ہوں پس خدا کے حکم کے ساتھ وہ پرندہ ہوتا ہے۔ اور میں پیٹ کے جنے اندھے کو اور برص (کوڑھی) والے کو اچھا کرتا ہوں۔ اور مردے کو زندہ کرتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں اکٹھا کرتے ہو۔ تحقیق اسی میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر تم ایماندار ہو۔"

باب ششم

حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم

(۱)...... سورۃ آل عمران آیت ۵۰، ۵۱ میں ہے :

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اور میں سچا کرنے والا ہوں اس چیز کو جو میرے آگے ہے توراۃ سے اور تاکہ میں تمہارے واسطے حلال کروں بعض وہ چیز کہ حرام کی گئی ہے تم پر اور میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے پاس نشان کے ساتھ آیا ہوں پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔''

(۲)...... سورۃ المائدہ آیت ۷۲ میں ہے :

''اور حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لائے ساتھ اللہ کے۔ پس اللہ نے اس پر بہشت حرام کی اور اس کی جگہ آگ ہے اور مشرکوں کے واسطے کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

باب ہفتم

حضرات حواری

(۱)...... سورۃ آل عمران آیت ۵۲، ۵۳ میں ہے :

''پس جب حضرت مسیح نے یہود نامسعود سے کفر دیکھا تو فرمایا۔ کہ مجھ کو اللہ کی طرف مدد دینے والا کون ہے۔ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تو اس بات پر گواہ رہ کہ ہم تیرے

مطیع ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ تو نے اتاری اور ہم نے تیرے پیغمبر کی پیروی کی پس ہم کو شاہدوں کے ساتھ لکھ۔"

(۲)...... سورۃ المائدہ آیت ۱۱ میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں :

"واذ اوحیت الی الحواریین ان آمنوابی وبرسولی قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون" ﴿اور جس وقت ہم نے حواریوں کی طرف وحی بھیجی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ رسولوں میرے کے انہوں نے عرض کیا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔﴾

(۳)...... سورۃ الصف آیت ۱۴ میں ہے :

"اے ایماندار لوگو اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا حواریوں کو کہ کون ہے میری مدد کرنے والا طرف اللہ کے' حواریوں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا۔ اور ایک جماعت نے کفر (یعنی انکار) کیا پس ہم نے ایمانداروں کی مدد کی ان کے دشمنوں پر۔ پس مومن غالب آگئے۔"

باب ہشتم

نزول مائدہ

سورۃ المائدۃ آیت ۱۱۳' ۱۱۵ میں ہے :

"جس وقت حواریوں نے عرض کیا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تیرا پروردگار کر سکتا ہے یہ کہ ہم پر اتارے مائدہ (خوان) آسمان سے حضرت مسیح نے جواب دیا کہ خدا سے ڈرو۔ اگر تم ایماندار ہو۔ حواریوں نے عرض کیا۔ ہم ارادہ کرتے ہیں یہ کہ ہم اس میں سے کھاویں اور ہمارے دل اطمینان پکڑیں اور ہم جانیں یہ کہ البتہ آپ نے ہم

سے سچ فرمایا ہے۔ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار آسمان سے ہم پر خوان اتار ہمارے واسطے، ہووے عید ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے واسطے اور تیری طرف سے نشانی اور ہم کو رزق عطا فرما اور تو بہتر ہے رزق دینے والا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق میں مائدہ تم پر اتارنے والا ہوں۔ پس اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے۔ پس میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب جہانوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔"

(صحیح بات یہ ہے کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ ابن کثیر سوم ص ۹ ۷ ۲)

باب نہم

احمد رسول اللہ ﷺ کے آنے کی بشارت

سورۃ صف آیت ۶ میں ہے :

"اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے ہے تورات سے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ میرے بعد تشریف لائے گا۔ اس کا (جمالی و صفاتی) نام احمد ہو گا پس جب وہ احمد رسول لوگوں کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آیا۔ مخالفوں نے کہا یہ جادو ہے ظاہر۔"

باب دہم

یہود کی تدبیر اور خدا کے چار وعدے

سورۃ آل عمران آیت ۵۴، ۵۵ میں ہے :

"اور یہود نامسعود نے تدبیر کی اور خدا نے تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے بچانے والا ہوں۔ اور تجھے اپنی

طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور تیری پیروی کرنے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں پھر میری طرف تم سب پھر آؤ گے پھر حکم کروں گا تمہارے درمیان اس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے۔"

باب یازدہم

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع

سورۃ النساء آیت ۱۵۷، ۱۵۹ میں ہے :

"اور (یہود پر لعنت ہوئی) بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو جو رسول خدا ہ۔ نہ کا مدعی تھا اور یہود نے نہ مارا اس کو اور نہ اس کو پھانسی پر چڑھایا اور لیکن شبیہ ڈالا گیا واسطے ان کے، ان کو اس کا کچھ علم نہیں مگر گمان کی پیروی کرنا، اور یہود نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ مسیح کے اس کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔"

باب دوازدہم

حضرت مسیح علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے

سورۃ الزخرف آیت ۵۷، ۶۱ میں ہے :

"اور جب حضرت ابن مریم (یعنی مسیح) مثال بیان کیا گیا ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے معبود بہتر ہیں یاوہ نہیں بیان

کرتے اس کو تیرے واسطے مگر جھگڑا کرنے کو۔ بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو نہیں عیسیٰ مگر ایک بندہ کہ ہم نے اس پر انعام کیا۔ اور کیا اس کو نمونہ بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہتے البتہ ہم کرتے تم میں سے فرشتے کو زمین میں جانشین ہوتے اور تحقیق مسیح ابن مریم البتہ نشانی قیامت کی ہے۔ پس اس کے ساتھ شک مت لاؤ اور میری پیروی کرو یہ سیدھی راہ ہے۔"

نوٹ : ایک قرات میں علم بھی آیا ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔ (دیکھو صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ ترمذی ج ۲ ص ۴۱ سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحابی نے آیت :" وانه لعلم للساعة" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ہے۔

(دیکھو مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸، درمنثور ج ۶ ص ۲۰، ابن جریر ج ۲۵ ص ۹۱)

حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی عیسیٰ آسمان سے نازل ہو گا۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶، مسند احمد ج ۶ ص ۷۵، حج الکرامہ ص ۴۳) ایک حدیث نبوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ملک شام میں نازل ہوں گے اور فلسطین میں باب لد پر دجال کو قتل کریں گے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۷۵) حضرت مسیح حج کریں گے۔ حضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوں گے اور سلام کریں گے اور آپ ﷺ ان کو جواب عطا فرمائیں گے۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹) آخر حضرت عیسیٰ فوت ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس دفن کئے جائیں گے۔

باب سیزدہم

حضرت مسیح علیہ السلام مثیل آدم علیہ السلام ہے

سورۃ آل عمران آیت ۵۹ میں ہے :

''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون'' ﴿تحقیق حضرت عیسٰی علیہ السلام کی مثال اللہ کے نزدیک مانند مثال حضرت آدم علیہ السلام کے ہے۔ اللہ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو فرمایا ہو پس وہ ہو گیا۔﴾

نوٹ : نصارٰی اس بات پر حضرت ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسٰی بندہ نہیں، اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ، عیسٰی کا باپ نہ ہو تو کیا عجیب ہے۔
(موضح القرآن ص ۷۷)

باب چہاردہم

اللہ کے انعامات مسیح پر

سورۃ المائدۃ آیت ۱۱۰ میں ہے :

''جس وقت (قیامت کے دن) اللہ تعالٰی فرمادے گا۔ اے عیسٰی ابن مریم یاد کر نعمت میری تیرے پر اور تیری ماں پر جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی۔ ساتھ روح القدس کے تو لوگوں سے باتیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت کہ سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور کی صورت کی طرح بناتا تھا۔ میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ پرندہ

ہو جاتا میرے حکم کے ساتھ اور تو اچھا کرتا تھا اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھی کو میرے حکم کے ساتھ 'اور جس وقت تو زندہ کرتا تھا مردوں کو میرے حکم کے ساتھ اور جس وقت کہ روک رکھا تھا۔ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو ان کے پاس معجزات لایا تھا۔ پس کافروں نے کہا نہیں یہ مگر جادو ظاہر۔"

باب پانزدہم

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ کی بریت

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۶ '۱۱۹ میں ہے :

"اور جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود پکڑو۔ حضرت عیسیٰ جواب دیں گے یا اللہ تو پاک ہے۔ میرے واسطے زیبا نہیں یہ کہ میں کہوں وہ چیز کہ میرے واسطے حق نہیں ہے۔ اگر میں نے کہا ہو گا ان کو پس تحقیق آپ جانتے ہوں گے آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے جی میں ہے۔ تحقیق آپ ہی ہیں غیبوں کے جاننے والے 'میں نے ان کو نہیں کہا مگر جو کچھ کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا ساتھ اس کے' یہ کہ عبادت کرو اللہ کی 'کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا رب ہے۔ اور میں ان پر شاہد تھا جب تک میں ان میں رہا پس جب آپ نے مجھے اپنی طرف اٹھا لیا تو آپ ہی ان لوگوں پر نگہبان (محافظ) رہے اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔ اگر آپ عذاب کریں ان کو پس تحقیق وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو بخش دیں پس آپ غالب اور دانا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ دن ہے کہ سچوں کو فائدہ دے 'ان کا سچ ان کے واسطے بہشت میں چلتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں 'ہمیشہ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ہے مراد پانا بڑا۔"

معجزہ اور مسمریزم میں فرق
معجزات حضرت عیسیٰ رسول ربانی
اور اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الف)...... سورہ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے کہ مسیح ابن مریم نے فرمایا :

''انی قد جئتکم بآیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن الله وابری الا کمه والا برص واحیی الموتٰی باذن الله وانبئکم بماتاکلوِن وماتد خرٔون فی بیوتکم ان فی ذالك لآیة لکم ان کنتم مؤمنین''

﴿یہ کہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف سے نشان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں (۱) یہ کہ میں تمہارے واسطے مٹی سے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس اس پر پھونکتا ہوں پس ہو جاتا ہے پرندہ جانور اللہ کے حکم کے ساتھ (۲) اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو (۳) اور سفید داغ والے کو (۴) اور اللہ کے حکم کے ساتھ مردے کو زندہ کرتا ہوں (۵) اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو، تحقیق اس میں البتہ تمہارے واسطے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔﴾

(ب)...... سورہ مائدہ آیت ۱۱۰ میں ہے :

''اذ قال الله یعیسیٰ بن مریم اذکرنعمتی علیك وعلی والدتك اذایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکهلا واذعلمتك الکتاب والحکمة والتوارة والانجیل واذتخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی

فتنفخ فیها فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمه والا برص باذنی واذتخرج الموتٰی باذنی"

﴿جس وقت (قیامت کے دن) اللہ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میری نعمت جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کی جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی روح القدس کے ساتھ، تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں، اور جب سکھلائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور پرندہ کی صورت کی مانند بناتا تھا میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ ہو جاتا تھا پرندہ میرے حکم سے، اور تو اچھا کرتا تھا مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے، اور جس وقت تو مردے کو میرے حکم کے ساتھ زندہ کرتا تھا۔﴾

حدیث رسول ربانی

(صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۱۵) حضرت صہیبؓ رومی صحابی سے ایک روایت نبی کریم ﷺ سے آئی ہے کہ ایک ولی اللہ بندہ آپ سے پیشتر تھا۔ جس کو مشرک و ظالم بادشاہ نے پھانسی پر لٹکا کر مار دیا تھا۔ ایک ٹکڑا اس حدیث نبوی کا یوں ہے :

"وکان الغلام یبرئی الاکمه والابرص ویداوی الناس سائرالا دواء" ﴿وہ لڑکا اندھے اور برص والے کو اچھا کرتا تھا اور ہر قسم کی بیماری سے لوگوں کے علاج کرتا تھا۔﴾

نوٹ نمبر ۱ : کتاب (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۵، فیض الباری حصہ ۱۳ ص ۱۶۵، تفسیر ابن جریر پارہ سوم ص ۱۷۳، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴۳، روح المعانی ج ۳ ص ۱۴۹) پر لکھا ہے کہ :

"اکمه مادرزاد" اندھے کو کہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲ : اہل سنت والجماعت کی تفسیروں (مثلاً ابن کثیر، ابن جریر، غرائب القرآن، درمنثور، روح البیان، روح المعانی، بحر المحیط، الدر القیط، النہر الماد، مظہری، خازن، مدارک، معالم، ترجمان القرآن، فتح البیان، حسینی، جلالین، فتوحات الٰہیہ، تفسیر کبیر، تفسیر ابی السعود، بیضاوی، سراج منیر، اکسیر اعظم، اعظم التفاسیر، فتح المنان، مراح البید) میں آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے معجزات کو لکھا گیا ہے۔ اور تسلیم کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کرتے تھے اور باذن الٰہی مردہ کو زندہ کرتے تھے۔

نوٹ نمبر ۳ : (ابن کثیر ج دوم ص ۱۴۳، ۱۴۴) پر لکھا ہے :

"قال کثیر من العلماء بعث الله کل نبی من الانبیاء بماینا سب اہل زمانہ فکان الغالب علی زمان موسی علیه السلام السحرو تعظیم السحرة فبعثه الله بمعجزات بهرت الابصار وحیرت کل سحارفلما استیقنوا انهامن عندالعظیم الجبارانقادوا للاسلام وصاروا من عبادالله الابرار"

"واما عیسیٰ علیه السلام فبعث فی زمن الاطباء واصحاب علم الطبیعت فجاء هم من الآیات بما لا سبیل لاحدالیه الا ان یکون مئوید امن الذی شرع الشریعة فمن این اللطبیب قدرة علی احیاء الجماد وعلی مداواة الاکمه والابرص وبعث من هوفی قبره رهین الی یوم التناد"

"وکذالك محمد ﷺ بعث فی زمان الفصحاء والیلفاء و تجاریدالشعراء فاتاهم بکتاب من الله عزوجل فلوا اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثله اوبعشر سورمن مثله اوبسورة من مثله

لم یستطیعوا ابدالوکان بعضهم لبعض ظهیرا وما ذاك الاان کلام الرب عزوجل لا یشبه کلام الخلق ابدا"

﴿بہت سے علماء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو نبیوں میں سے ایسے معجزات دیئے جو کہ اس زمانہ کے مناسب تھے پس موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو کا غلبہ اوراس کی تعظیم تھی پس بھیجااللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کوایسے معجزات کے ساتھ جو آنکھوں پر غالب آگئے۔ اور ہر ایک بڑے جادوگر کو حیرت میں ڈال دیا پس جب ان کو یقین ہو گیاکہ یہ معجزات جبار عظیم کے پاس سے ہیں تو اسلام کے تابعدار ہو گئے اور اللہ تعالی کے نیک بندوں سے ہو گئے۔ اور لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجاان کو طبیبوں اور ماہرین علم طبعیات کے زمانہ میں پس وہ ایسے معجزات لائے کہ کسی کو قدرت نہیں ہو سکتی مگر اسی کو ہو سکتی ہے جو مئوید من اللہ ہو' جمادات کے زندہ کرنے پر اور نابینوں کو بینا کرنے اور برص والے کو اچھا کرنے اور مردوں کے اٹھانے پر بھلا طبیب کو کیسے قدرت ہو سکتی ہے ؟!اور اسی طرح محمد ﷺ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ بڑے بڑے فصیح اور بلیغ اور فضلاء شعراء کا غلبہ تھا پس ان کے پاس اللہ سے ایسی کتاب لائے کہ اگر جن اور انس جمع ہو جائیں کہ اس جیسی کتاب' یادس سورتیں یا ایک ہی سورت لائیں تو کبھی اس کی قدرت نہیں پا سکتے۔ اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اس لئے کہ کلام الٰہی سے مخلوق کا کلام کبھی مشابہ نہیں ہو سکتا۔﴾

مرزاغلام احمد قادیانی کے اقوال

''اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں۔ کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ

پرواز کرنے لگے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۰۴ حاشیہ 'خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

مسمریزم

"ماسوااس کے یہ بھی قرین قیاس ہے۔کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہوو لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کردکھاتے ہیں ؟۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ حاشیہ 'خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

بقول مرزاحضرت مسیح مسمریزم کرتے تھے

"اور یہ بات اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گوالیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۸ وص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

"اور یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۱۲ حاشیہ 'خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ 'خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

"اور آپ کے ہاتھ میں مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ 'خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

یہود نامسعود کی بکواس

''حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۲۹)

دشمن کا بیان قابل اعتبار نہیں

''جوبات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی دیوانہ ہو گیا تھا۔''

(ست بچن ص ۱۷۱ حاشیہ، خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۰)

یہودیت

''اور بہیترے تو کہنے لگے کہ اس (یعنی یسوع) میں بدروح ہے اور دیوانہ ہے۔''

(انجیل یوحنا باب ۱۰ ادرس ۲۰)(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۰)

عمل الترب (مسمریزم) اور مرزا قادیانی

''بہر حال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

محمود احمد قادیانی اور مسمریزم

"عمل مسمریزم کا یہی اصول ہے کہ توجہ ڈال کر اپنا اثر دوسرے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔"

(الفضل ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء ص ۸)

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

(۱)...... "جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت کے طور پر نبیوں کے ذریعہ سے صادر ہوں ان کو معجزات کہا جاتا ہے۔ اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور دوسرے لوگوں کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہو سکتے ہیں عمل مسمریزم کہلاتے ہیں۔ پھر نجومی اور مسمریزم اقتداری پیشگوئیاں نہیں کر سکتے۔ اور نہ آج تک کسی غیر نبی نے کیں۔ پھر نبیوں کے کاموں میں ثبوت ہستی باری تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور مسمریزم کے اپنے اخلاق ایسے اعلیٰ نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باری تعالیٰ دے سکتا ہے۔ بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے۔ مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ مسمریزروں کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہیں ہوتا۔ کیا آپ کو کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کریں۔ میرے خیال ناقص میں وہ تو یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی میں فرق ہے۔"

(بدر قادیان مورخہ ۱۳ جون ۷ ۱۹۰ء ص ۷ ج ۶ ش ۲۴)

(۲)...... معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے ؟۔

مرزا محمود نے کہا ۱۳۲' مسمریزم والا جب چاہتا ہے یہ تماشا کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جاسکتا اور نہ ہر شخص دیکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھلایا جاسکتا اور معجزہ انہیں سکھایا جاسکتا ہے اور علمی فرق بھی ہیں۔ (اخبار الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۷ ج ۱۰ نمبر ۵)

(۳)...... مولوی نیاز محمد صاحب فتح پوری نے "معجزات انبیاء اور دیگر اعمال محیرہ کا فرق" کے عنوان سے ایک مضمون خطیب میں ۱۹۱۵ء میں چھپوایا تھا جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں لکھا جاتا ہے :

(۱)...... پہلا فرق تدرج کا ہے۔ عامل مسمریزم سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بدوں تکمیل ضبط و خیال کے اپنا پورا اثر کسی معمول پر ڈال سکے اور انبیاء کے لئے یہ شرط نہیں۔

(۲)...... اعمال نفسانی روحانی میں اجتماع حواس تخلیہ امور دنیا سے بے تعلقی' تشویش ظنون' تردد خاطر سے دور ہونی چاہئے لیکن بر خلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں معجزات اضطراب اور پریشانی خاطر کی حالت میں رونما ہوئے' بلکہ محاصرہ اور نرغہ اعداء میں خاص طور سے ان کا ظہور ہوا۔

(۳)...... جس قدر آلات و وسائل قوت نفسانی و روحانی کے بڑھانے میں آج تک معلوم ہوئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ان میں سے کسی کے محتاج نہ تھے۔

(۴)...... جب کوئی عامل مسمریزم اپنا اثر کسی دوسرے پر بغرض سلب امراض پہنچانا چاہتا ہے۔ تو اس کو کسی واسطہ و رابطہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن انبیاء علیہم السلام اس کے محتاج نہ تھے۔ ان کو خدا نے یہ طاقت دی تھی کہ ادھر منہ سے کہا اور ادھر ہو گیا۔

(۵)...... مسمریزم کے معمول کے حواس خمسہ ظاہری بالکل مسلوب ہو

جاتے ہیں لیکن بر خلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کسی امر غائب کا معائنہ کراتے تھے۔ تو وہ شخص اپنی معمولی حالت میں رہتا تھا۔

(٦)...... مسمریزم کا اثر پورا ہونے میں یہ شرط ہے کہ جس پر اثر ڈالا جائے۔ اثر یا موثر کا منکر نہ ہو لیکن انبیاء علیہم السلام جو جس قدر زیادہ منکر ہوتا تھا' اسی قدر زیادہ اظہار اعجاز کرتے تھے۔

(٧)...... کیسا ہی زبردست عامل سحر و مسمریزم اور کیسا ہی خواص حروف کا عالم کیوں نہ ہو لیکن انبیاء پر اس کے علم و عمل کا اثر نہیں ہو سکتا اور انبیاء کا اثر اعجاز کوئی عامل نہیں روک سکتا۔ (از رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۱۵ء ص ۲)

ہندو سادھو مسمریزم کرتے تھے

(۴)......ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبس دم وغیرہ کا خدایابی سے کیا تعلق ہے۔؟

مرزا محمود احمد قادیانی نے کہا کچھ تعلق نہیں میں نے غور کیا ہے کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے اور انہوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کیلئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔ (الفضل ۷ اجولائی ۱۹۲۲ء ص ۷)

(۵)...... مسمریزم کسی استاد سے سیکھنا چاہئے۔ (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء ص ٦)

(٦)...... مسمریزم ایک دنیاوی علم ہے۔ اس لئے احتیاطاً واقف کاروں نے اس علم میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱٦ء ص ۲)

(٧)...... مرزا قادیانی مسمریزم نہیں جانتے تھے۔ اور نہ پسند کرتے کہ کوئی

مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔ (بدر قادیاں ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء ص ۳)

مسمریزم کا عمل کرنے والا

(۸)...... "جس طرح مسمریزم کا عمل کرنے والا اپنی قوت ارادی سے معمول کے حواس ظاہری کو اپنے قابو میں کر کے اس کی قوت ارادی کو سلب کر دیتا ہے اور اس طرح جو اثر چاہے معمول پر ڈال سکتا ہے۔ اسی طرح ملہم کے حواس ظاہری کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔"

(رسالہ ریویو ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۳)

مسمریزم کسبی ہے

(۹)...... "مسمریزم کسبی ہے اور یہ انبیاء کی شان کے شایان نہیں۔ کہ وہ مسمریزم سیکھتے اور اس کی مشق کرتے پھریں اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح نے اسے باذن و حکم الٰہی شروع کیا تھا۔

(دیکھو ازالہ ص ۳۰۸، تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۱۳ء ص ۲۸۱، ۲۸۲)

(۱۰)...... "اصل خلق طیر جو کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کی خلق کے مشابہ ہو، قرآن شریف سے ناممکن ہے اور دوسری خلق مسمریزم والی ہے۔ اس سے ایک نبی کی کوئی ایسی عظمت نہیں۔ ہاں تیسری طرز سے وہ خالق طیراً باذن اللہ ہو سکتے ہیں۔ اور وہ سب نبیوں کا کام ہے۔" (تشحیذ الاذہان ۱۹۱۳ء ص ۸۹ بابت ماہ اپریل ج ۸ نمبر ۴)

مسمریزم اور علم روحانیت

(۱۱)...... "ایک دفعہ ایک بہت بڑے صوفی آپ (یعنی مرزا قادیانی) کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے وہ علم توجہ اور مسمریزم کے بڑے ماہر تھے۔

عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ علم توجہ اور مسمریزم پر ایک کتاب لکھوں، مرزا قادیانی فرمانے لگے۔ کہ صوفی صاحب اس علم سے خدا ملتا ہے؟ عرض کی نہیں، فرمایا آگے ہی لوگ لہو و لعب میں مشغول ہیں۔ اب اس نئے کھیل تماشا میں ڈال کر خدا سے غافل رکھنے کی راہیں کیوں پیدا کرتے ہیں۔" (پیغام صلح ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ ص ۶)

مسمریزم اچھی چیز نہیں ہے

(۱۲)...... جناب مولوی محمد یامین احمدی داتوی نے ایک دفعہ اپنے ایک مخالف مولوی فضل حق صاحب حنفی کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اگر آپ کے نشانات خارق عادت ثابت نہ ہوں بلکہ وہ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے ثابت ہوں تو کیا آپ اپنی خلافت ابن مریم سے توبہ کر کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔" (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۲ء ص ۱۱)

نتیجہ

یہ نکلا کہ معجزہ اور مسمریزم میں بڑا بھاری فرق ہے حضرت عیسٰی ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ مسمریزم میں آپ بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ سراسر جھوٹ ہے بھلا نبی اللہ کو مسمریزم جیسے شعبدے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور یہ لکھنا بھی صحیح نہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے جس طرح کسی نبی یا ولی کی نسبت یہ کہنا ناجائز ہو گا۔ کہ وہ باذن و حکم الٰہی شعبدہ بازی میں کمال رکھتا تھا قرآن کریم کی سورۃ آل عمران و سورۃ مائدہ میں حضرت مسیح کے معجزات کا اقرار ہے۔

تقدیس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رسول ربانی
از طعن مرزا غلام احمد قادیانی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''اذ قالت الملائکة یٰمریم ان اللہ یبشرك بکلمة منه اسمه المسیح عیسیٰ بن مریم وجیهاً فی الدنیا والاخرۃومن المقربین ویکلم الناس فی المهدوکهلاً ومن الصالحین(سورۃ آل عمران آیت ۴۵'۴۶)''

﴿جس وقت فرشتوں نے کہا کہ اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے دنیا میں اور آخرت میں عزت والا ہے اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔﴾

نوٹ : قرآن مجید کی (سورۃ البقرۃ' آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' مریم' الانبیاء' مؤمنون' احزاب' زخرف' حدید' صف) میں حضرت عیسیٰ کا ذکر خیر آیا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔ آپ نے مہد میں باتیں کیں۔ آپ اللہ کے مقرب و صالح بندے ہیں' آپ نبی ہیں' آپ رسول ہیں' اللہ کی طرف سے ایک کلمہ ہیں' اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں' آپ سے معجزات صادر ہوئے' آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت و تورات و انجیل سکھائی۔ آپ کو یہود قتل نہ کر سکے۔ اللہ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور سورۃ زخرف کی آیت :''وانه لعلم للساعة'' میں آپ کے قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ (دیکھو مسند احمد ج ا ص ۳۱۸'۳۱۷' تفسیر ابن جریر' تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے۔ جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں .... قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں۔'' (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ص ۷۱ ج ۱۹ اور اخبار الحکم قادیاں مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۵ء ص ۴)

(ب)...... ''یحییٰ علیہ السلام جو نشہ نہیں پیتے تھے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔''

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۰)

محمود احمد قادیانی کا قول

''عرض کیا گیا حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیفات میں انجیل کی ایک یہ تعلیم بیان کی ہے کہ اتنی شراب مت پیؤ کہ مست ہو جاؤ مگر انجیل میں یہ نہیں، حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے یہ انجیل سے استنباط فرمایا ہے۔ انجیل میں لکھا ہے شراب میں متوالے نہ بنو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اتنی شراب نہ پیؤ جو بد مست کر دے۔ دوسری طرف یسوع کا شراب پینا بھی انجیل سے ثابت ہے۔

عرض کیا گیا انجیل میں شیرہ انگور پینے کا ذکر ہے شراب کا نہیں فرمایا شیرہ انگور عیسائیوں کی اصطلاح ہے۔ اسی کو شراب کہتے ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ انجیل کے انگریزی تراجم میں شیرہ انگور کی جگہ وائن کا لفظ ہے۔ جو ایک قسم کی شراب کا نام ہے۔ حضور نے فرمایا یسوع مسیح کا معجزہ کے طور پر شراب بنانا بھی انجیل میں لکھا ہے۔'' (اخبار الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۷۰ ج ۱۷ نمبر ۴۷)

جواب :(۱)...... یہ تو سچ ہے کہ یورپ کے لوگوں کو شراب نے نقصان پہنچایا ہے لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام (بقول مرزا قادیانی) شراب پیا کرتے تھے۔

(۲)...... یورپ کے لوگوں کو شراب کے علاوہ شرک و کفر، زناء کاری، تثلیث پرستی اور لحم خنزیر نے بھی نقصان پہنچایا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دامن مبارک ان تمام عیبوں سے پاک تھا۔

(۳)...... مرزائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کو برا کہا ہے۔ مگر (کشتی نوح ص ۶۵ کے حاشیہ، خزائن ص ۷۱، ج ۱۹ پر) مرزا قادیانی نے الفاظ عیسیٰ علیہ السلام لکھے ہیں لفظ یسوع نہیں لکھا ہے۔

(۴)...... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ اس جگہ الفاظ پیا کرتے تھے صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور دوام اور ہمیشگی پر دال ہیں۔

(۵)...... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مرزا قادیانی نے یہ نہ بتلایا کہ یہ عادت ان میں دعویٰ نبوت سے پہلے تھی یا دعویٰ رسالت کے بعد تھی اور وہ بیماری کیا تھی۔ اور اس بیماری کا علاج کسی سے کیوں نہ کرایا؟۔

شریعت موسوی میں شراب کی حرمت

''اسلام سے پہلے شریعت موسوی میں شراب کی حرمت موجود تھی۔ چنانچہ بائیبل بھی اس کی گواہ ہے۔ احبار باب ۱۰ آیت ۸ تا ۱۱ میں لکھا ہے۔ پھر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے خیمے میں داخل ہو تو تم کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ پیؤ نہ تو اور نہ تیرے بیٹے تا نہ ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے

تمہارے قرنوں میں ہمیشہ تک قانون ہے۔ تاکہ تم حلال اور حرام اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرو۔" (اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۱۶ء ص ۱۲ کالم نمبر ا ج ۴ ش ۱۶)

حضرت سلیمان نبی اللہ کا قول

"مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہو جو ان کا فریب کھاتا وہ دانش مند نہیں ہے۔" (کتاب امثال سلیمان نبی کے باب ۲۰ ویں کے درس اول)

حضرت عیسیٰ نے شراب منع کی

حضرت عیسیٰ نے شراب کی برائی کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے:

"دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ اور شراب برائی کی طرف لے جاتی ہے۔" (اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء ص ۴)

(۲)......" اخرج عبدالله فی زوائده عن جعفر بن حرفاس ان عیسیٰ بن مریم قال رأس الخطأیة حب الدنیا والخمر مفتاح کل شروالنساء حبالة الشیطن (تفسیر درمنثور ج دوم ص ۲۷)"

﴿جعفر بن حرفاس سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ اور شراب ہر برائی کی چابی اور عورت شیطان کا پھندا ہے۔﴾

انجیل میں شراب کی ممانعت

"انجیل، وید، مشرق اور مغرب کے علماء نے بھی شراب کی برائی خیال کرتے ہوئے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔" (اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء ص ۴)

نئے عہد نامے میں شرابی کی مذمت

''فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زناء کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے'' (پولوس کا پہلا خط قرنیتوں کو باب ۶ درس ۹، ۱۰)

قرآن مجید کا فرمان

شراب پینا شیطانی فعل ہے

''اور شراب پینا تو یقیناً شیطانی افعال میں سے ہے :''انما الخمر والمیسر والانصاب ولازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوا (۵،۹۲)''

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۸ اپریل ۷ مئی ۱۹۳۰ء ص ۱۰)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شراب ام الخبائث ہے۔ یعنی تمام برے کاموں کے ارتکاب کی دعوت دینے والی۔''

(رسالہ ریویو آف ریلجنز قادیان بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۲۹ حاشیہ)

شرابی لوگوں کی حالت

''شرابی لوگ روحانی عزم شجاعت اور تمام اعلی قابلیتوں کو کھو بیٹھتے ہیں۔''

(رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۳۰)

شراب در حقیقت ایک سخت زہر ہے

مسٹر الگزینڈر براس ایم ڈی ڈی پی ایچ ماہر علم الاغذیہ نے شراب کے متعلق اپنی تحقیقات ان الفاظ میں بیان کی ہے :

''اس میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ شراب در حقیقت ایک سخت زہر ہے جو باریک ریشوں کو تباہ کر دیتا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء ص ۷)

شراب ام الخبائث ہے

''شراب جوام الجرائم اور ام الخبائث ہے۔ اس کی یورپ میں اس قدر کثرت ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی۔'' (اخبار الحکم قادیاں ۲۱ جون ۱۹۲۵ء ص ۲)

انجیل برنباس میں بریت عیسیٰ

''تب فرشتہ نے کہا تو اس نبی کے ساتھ حاملہ ہو جا جس کو آئندہ یسوع کے نام سے پکارے گی۔ پھر اس کو شراب نشہ لانے والی چیز اور ہر ایک ناپاک گوشت سے باز رکھ۔ کیونکہ بچہ اللہ کا قدس ہے۔''

(انجیل برنباس (مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمیدیہ سٹیم پریس لاہور) کی پہلی فصل ص ۲ آیت ۸،۹)

نوٹ: انجیل برنباس وہ کتاب ہے جس کو مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب (سرمہ چشم آریہ، کشف اغطاء، مسیح ہندوستان میں، تریاق القلوب، چشمہ مسیحی) میں معتبر مانا ہے۔

یہودیت

یہود نامسعود کی بکواس

''یہودیوں نے اسے مے خوار یعنی شرابی کہا'' (رسالہ کسر صلیب نمبر ۱ ص ۲۲، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۳۲، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۰۲ء ص ۳۰۸)

مرازئیت

(۱)...... ''یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا۔''

(رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۔ ، خزائن ج ۲ ص ۳۔۳)

(۲)...... "عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

دشمن کی بات معتبر نہیں

"جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں"

(اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

انجیل متی میں دشمنوں کا قول

"اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر ایک دیو ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار پر حکمت اپنے فرزندوں کے آگے راست ٹھہری۔" (انجیل متی باب ۱۱ درس ۱۸، ۱۹)

انجیلوں میں الفاظ انگور کا رس نہ شراب

یسوع نے کہا: "میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کے پھل کا رس پھر نہ پیوں گا۔ اس دن تک تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیوؤں۔"

(انجیل متی باب ۲۶ درس ۲۹ انجیل مرقس ۱۴ درس ۲۵ انجیل لوقا باب ۲۲ درس ۱۸)

نوٹ: اس جگہ انگریزی انجیل میں الفاظ ہیں FUITOFVINE WINE............ (وائن) ہے۔ اس کے معنی شراب ہیں۔ دوسرا لفظ (وائن) ہے جس کے معنی انگور ہیں انجیل انگریزی میں اس مقام پر لفظ WINE نہیں ہے۔ اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ انجیل یوحنا کے باب ۲ میں لکھا ہے کہ یسوع نے قانائے جلیل میں ایک شادی کے موقعہ پر پانی سے شراب بنادی تھی۔ تو عرض یہ ہے کہ وہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ یسوع شراب پیا کرتے تھے۔

سخت بیہودہ اور شرمناک امر

''خدا کے پاک نبی حضرت نوح علیہ السلام پر مئے نوشی کا الزام لگانا' سخت بے ہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو خود نشے میں چور ہو کر اپنے آپ کو بھول جاتا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا۔'' (اخبار فاروق مورخہ ۲۱ اپریل' ۷ مئی ۱۹۳۰ء ص ۹ میں بائبل کتاب پیدائش باب ۹ درس ۲۰ تا ۲۴ کا حوالہ دیتے ہوئے زیر عنوان' خدا کے نبیوں پر بائیبل کے ناروا الزامات)

عرض حبیب

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کے پاک نبی حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ لکھنا کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ص ۷۱ ج ۱۹) سخت بے ہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو پرانی عادت میں مبتلا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا؟۔

جاہل مسلمان کا کام

بعض دفعہ مرزائی لوگ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ چونکہ عیسائی پادریوں نے آنحضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی نے بعض جگہ الزامی طور پر حضرت عیسٰی کی نسبت سخت الفاظ لکھے ہیں۔ سو اس کے جواب میں مرزا قادیانی کا کلام مندرجہ (کتاب تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۰۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴) ذیل میں لکھتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھئے۔ مرزا قادیانی نے کہا:

''بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بد زبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

احادیث رسول ﷺ ربانی

(۱)......" عن حنظلة الاسلمیؒ قال سمعت ابوہریرۃؓ یحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاو معتمرا اولیثنیهما" (صحیح مسلم شریف ج اول ص ۴۰۸ اورحج الکرامہ ص ۴۲۹)

﴿حضرت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور ابن مریم علیہ السلام روحا کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے۔ حج کی ٗیا عمرہ کی ٗیا قران ٗ کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔﴾
(نیز دیکھو کتاب المعلم ج سوم ص ۱۲۸۷)

(۲)......" عن حنظلة الاسلمیؒ سمع اباهریرۃؓ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفس محمد بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا اولیثنیهما"
(مسند احمد ج دوم ص ۲۴۰ ٗص ۲۷۲ ٗ۵۱۳ ٗ۵۴۰ اور تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲)

(۳)......" عن حنظلة عن ابی هریرة قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا لصلیب وتجمع له الصلوۃ ویعطی المال حتی لایقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منها اویعتمراء اویجمعهما قال وتلا ابوهریرة وان من اهل

الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا فزعم حنظلة ان اباهریرة قال یومن به قبل موته عیسیٰ فلا ادری هذا کله حدیث النبی ﷺ اوشیٔ قاله ابوہریرةؓ "(مسند احمد ج ۲ص ۲۹۰ تفسیر ابن کثیر (بر حاشیہ فتح البیان) ج سوم ص ۳۳۵ درمنثور ج ۲ص ۲۴۲ حج الکرامہ ص ۴۲۹)

﴿حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہؓ صحابی سے روایت کی ہے کہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹادیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جائے گی اور دے گا مال' یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جزیہ) کو بند کریں گے اور روحاء میں تشریف لائیں گے۔ پس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت پڑھی:" وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا "پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی ﷺ کا ہے یا ابو ہریرہؓ کا کلام ہے۔﴾

(۴)......" عن عطاء مولی ام حبیبة قال سمعت ا باهریرةؓ یقول قال رسول الله ﷺ لیهبطن عیسیٰ ابن مریم حکما عدلا وامامامقسطا ولیسلکن فجا حاجا اومعتمرا اولیاء تین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه یقول ابوهریرة ای بنی اخی ان رأتیموه فقولوا اوهریرة یقرئك السلام"(مستدرک حاکم ج ۲ص ۵۹۵' حج الکرامہ ص ۴۲۹' درمنثور ج ۲ص ۲۴۵' کنز العمال ج ۷ص ۲۰۲' منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۶ص ۵۵' کنز العمال ج ۱۴ص ۳۳۵ نمبر ۳۸۸۵۱)

﴿حضرت عطاء تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم حاکم عادل ہو گا اور امام انصاف کرنے والا اور البتہ ضرور گذرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا، اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہؓ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(۵)...... ''محدث ابو یعلیٰؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد ﷺ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔'' (امام جلال الدین سیوطیؒ کے رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء ص ۴'۵' الحاوی ص ۱۴۸ ج ۲' مجمع الزوائد ۸ ص ۲۱۴' الحاوی ج ۲ص ۱۶۳' روح المعانی ج ۲۲ص ۳۴)

پیشگوئی از قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مشہور و معروف کتاب ''رحمتہ اللعالمین'' کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب نے اپنی کتاب (تائید الاسلام حصہ دوم ص ۱۱۶ طبع دوم سن تصنیف ۱۸۹۸) پر تحریر فرمایا تھا:

''مرزا قادیانی کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابو ہریرہؓ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے۔ میں نہایت جزم کے ساتھ باآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا قادیانی کے نصیب میں نہیں میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔''

اقوال مرزا قادیانی

(الف)...... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا

ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئے تا ان پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ بااعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے۔ تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہئے اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہر حال حج کو جائیں گے ہرچہ بادا باد لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے۔ تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج بھی ہوں گے۔"

(ایام الصلح ص ۱۶۸،۱۶۹، خزائن ص ۴۱۶ ج ۱۴)

(ب)...... ''ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا! یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا۔ تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو' ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔'' (اخبار الحکم مورخہ ۷ اگست ۷ ۱۹۰ء ص ۱۰ کالم نمبر ۳ ملفوظات ج ۹ ص ۳۲۴'۳۲۵)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء' (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج مرزا قادیانی کو نصیب نہ ہوا۔ پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

ایک اعتراض

''حضرت پیغمبر خداﷺ کی ایک حدیث (صحیح مسلم ج۱ ص۴۰۸ میں ہے) جس کے الفاظ یہ ہیں :''والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحا حاجاً اومعتمرا اویثنیهما''یعنی آنحضرتﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم فج الروحا (مکہ ومدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح موعود ضرور حج کریں گے۔ یہاں تک کہ آنحضرتﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتادی جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہوگا یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے۔ مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا لیکن حدیث شریف بتارہی ہے کہ مرزا قادیانی اگر مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر خداﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا۔ کیا خدا قادر قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود کے لئے ہر قسم کی رکاوٹیں اٹھائے! وهو علی کل شیء قدیر۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳ نمبر۹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ بحوالہ اخبار اہل حدیث یکم جون ۱۹۲۳ء)

اللہ دتہ مرزائی مولوی فاضل کا جواب ناصواب

''ناظرین! ابھی آپ پر منکشف ہوجائے گا کہ یہ اعتراض کس پایہ کا ہے :

جواب اول : مولوی ثناء اللہ نے :'' والذی نفسی بیده...... الخ'' کو آنحضرتﷺ کا قول قرار دے کر لکھا ہے کہ آپﷺ نے مسیح موعود کا یہ نشان قرار دیا ہے حالانکہ معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ الفاظ اس حدیث کے صراحۃً بتلاتے ہیں

کہ یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں، چنانچہ مکمل حدیث یوں ہے :"عن حنظلة الاسلمی قال سمعت اباهریرةؓ یحدث عن النبیﷺقال والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً اومعتمراً ویثنیهما " جس کے اس جگہ مناسب عبارت یہ معنی بھی ہیں۔ کہ حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ سے باتیں بیان کرتے سنا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مسیح ضرور فج الروحاء سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے۔ گویا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے۔ بلکہ دیگر بیانات سے استنباط کر کے انہوں نے اپنی طرف سے بطور قیاس بیان کئے ہیں۔ پس جب یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں۔ تو امر تسری کی بنیاد ہی سرے سے اکھڑ جاتی ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ ج ۲۳ ش ۹)

اقوال :(۱)......"حنظلةالاسلمیؒ قال سمعت اباهریرةؓ عن النبیﷺ قال والذی نفسی بیده۔لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا اومعتمرا اولیثنیهما " (صحیح مسلم شریف اول ص ۴۰۸ ج۱)

﴿حضرت حنظلہ اسلمیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ حضور ﷺ پر نور نے ارشاد فرمایا، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ و قران باندھیں گے۔﴾

قادیانی مولوی فاضل کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو لکھتا ہے :

"یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں" پھر لکھتا ہے "ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ گویا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ

سے نقل نہیں کئے۔" یہ الفاظ حضرت ابوہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ الفاظ :"والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم "حضرت ابوہریرہؓ کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ہیں۔(دیکھو صحیح بخاری ج اول ص ۴۹۰ پر لکھا ہے) :

"ان سعید بن المسیبؒ سمع اباھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم (الحدیث)" تحقیق حضرت سعید تابعیؒ نے حضرت ابوہریرہؓ صحابی سے سنا کہ اس نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا' مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔"

اس حدیث نبوی کے الفاظ ہیں :"والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم " صحیح مسلم شریف ج۱ ص ۴۰۸ پر الفاظ ہیں :"والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم "پس یہ الفاظ حدیث نبوی کے ہیں۔اب رہا کہ "ابن مریم" سے کیا مراد ہے تو سورۃ المومنون آیت ۵۰ :"وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین "اور کیا ہم نے حضرت ابن مریم کو اور اسکی ماں کو نشانی اور ان دونوں کو پناہ دی تھی ایک اونچی جگہ پر جو جائے قرار تھی اور جہاں پانی جاری تھا اور سورۃ الزخرف آیت ۵۷ :"ولماضرب ابن مریم مثلا " اور جب حضرت ابن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا' صاف ظاہر کرتی ہے کہ "ابن مریم" سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ کسی صحیح حدیث نبوی یا اقوال صحابہؓ یا تابعینؒ میں یہ نہیں آیا ہے کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

(۲)...... کسی نے کہا ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد' مولوی اللہ دتہ جالندھری مرزائی مولوی فاضل نے رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر صحیح مسلم شریف کی اس روایت کے حدیث نبوی ہونے سے انکار کیا ہے اور اخبار الفضل

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۲، ۳ میں اس روایت کو حدیث نبوی قرار دیتے ہیں۔ ایک اور عجیب بات سنئے رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر حدیث نبوی کے الفاظ بفج الروحاء کا ترجمہ "فج الروحاء سے" کیا ہے اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم ۲ پر لکھا ہے:

"نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیهلن بفج الروحاء کا ترجمہ" فج الروحاء سے "غلط ہے بلکہ "فج الروحاء میں" چاہئے۔"

(۳)...... "عن حنظلة الاسلمیؒ انه سمع اباهریرةؓ یقول قال رسول ﷺ والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم من فج الرجاء باالحج اوالعمرة اولیثنیهما" (مسند احمد شریف (چھاپہ مصری) ج ۲ ص ۲۷۲)

﴿حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہؓ صحابی سے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے۔﴾

(۴)...... "عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال لیهلن عیسیٰ بن مریم بفج الروحاء باالحج اوالعمرة اولیثنیهما جمیعا"
(مسند احمد شریف ج ۲ ص ۵۱۳) (نیز دیکھو مسند احمد ج ۲ ص ۵۴۰)

ان دونوں حدیثوں میں الفاظ ہیں: "قال رسول ﷺ ان رسول الله ﷺ قال "پس قادیانی مولوی فاضل کی تحریر سراسر غلط ثابت ہوئی۔

قادیانی: اگر بالفرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت قرار بھی دی جائے تو اسی مسلم اور بخاری کی دوسری حدیث کو ساتھ ملانے سے نہ صرف مسیح ہی کی علامت حج کرنا بتائی گئی ہے بلکہ دجال ملعون کے لئے بھی ایسا ہی حج طواف ثابت ہوتا

ہے۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۲)

مسلمان : حدیث نبوی کے الفاظ یہ ہیں :

" وانی اللیل عند الکعبته فی المنام "اور مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں۔ (صحیح بخاری شریف ج اول ص ۴۸۹)

اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں :

" قال بینما انا نا ئم اطوف باالکعبته "﴿فرمایامیں خواب میں کعبے کا طواف کر تا تھا۔﴾

ان دونوں حدیثوں میں حضور پر نور ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کیا ہے اس واسطے شارحین حدیث نے اس حدیث کی تعبیر و تاویل بیان کی ہے مگر (صحیح مسلم شریف ج ا ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۰، ۲۷۲، ۵۱۳، ۲۹۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ پر) جو حدیثیں حضرت مسیح ابن مریم کے حج کے بارے میں آئی ہیں ان میں حضور پر نور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔

قادیانی : آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفۂ الحالی حاصل تھی۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان : مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مرزا قادیانی نے خود تحریر کیا ہے کہ :

(۱)...... "اور مالی فتوحات اب تک دولاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔"
(نزول المسیح ص ۳۲ خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰)

(۲)...... "ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔" (اربعین نمبر ۲ ص ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱ حاشیہ)

(۳)...... ''مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۱۱'خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱)

(۴)...... ''اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ حاشیہ 'خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱)

(۵)...... ''اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۴۲'خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

(۶)...... ''اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۴۲'خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۵)

قادیانی : سنئے آپ (مرزا قادیانی) کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی۔ لیکن دین کے معاملے میں آپ فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کیلئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔ (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۲ ش ۲ بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان : دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا' تقریریں کرنے والا' مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانویؒ اور مولانا مولوی احمد علی صاحبؒ قادری لاہوری' جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی مرحوم اور اہل حدیث میں سے جناب قاضی

محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور اور جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ (جنھوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں' آریوں' مرزائیوں' نیچریوں' اور چکڑالویوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی کیا ہے۔

قادیانی : مخفی نہ رہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے۔ اس لئے آپ پر لازم ہی یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔ (ریویوج ۲۲ش ۲فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان : قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہے۔ مرزا قادیانی کو حج نصیب نہ ہوا۔

قادیانی : '' قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے حضرت مرزا قادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور دوسری طرف سے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہوسکتی' کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف و معارض ہو اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کرو۔''

(ریویوج ۲۲ش ۲ص ۳۴فروری ۱۹۲۳ء' ریویوج ۲۳ش ۴ص ۶' اپریل ۲۴ ۱۹ء)

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ '' میں مسیح موعود ہوں ''

(نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۶) اس کی تشریح مرزا قادیانی نے یوں کی کہ ”مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔“ (اشتہار مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰، عسل مصفیٰ ج ۲ ص ۵۲۸) اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ : ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“ (کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ج ۱۹ ص ۵۳)

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالت، نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئے گا۔ البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ، مسیح، ابن مریم، عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے، جن پر انجیل اتری تھی، صحاح ستہ، مسند احمد، کنزالعمال، اور مشکوٰۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مگر الفاظ مسیح ابن مریم، عیسیٰ بن مریم، ابن مریم، مسیح، عیسیٰ، روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ ”یا تی مثیل المسیح منکم“ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمائے جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہو سکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت علیہ السلام ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ہیں۔ اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

قادیانی : یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے۔ تمام الفاظ یہ ہیں :

” والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً اومعتمرا

اولیثنیھما" ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔"
(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر۱،۲)

مسلمان: "اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: "کلامی یفسر بعضه بعضا" کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔"
(اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۳)

سوذرا غور سے سنئے کہ:

"عن حنظلة عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا الصلیب وتجمع له الصلوٰة ویعطی المال حتیٰ لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منها اویعتمر ویجمعهما قال وتلا ابوهریرةؓ ان من اهل الکتاب الا یؤمنن به قبل موته فزعم حنظلة ان ابا هریرةؓ قال یؤمن قبل موت عیسی فلا ادری هذا کله حدیث النبی ﷺ اوشئ قاله ابوهریرةؓ"
(مسند احمد شریف ج دوم ص ۲۹۰)

اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے۔

قادیانی: حضرت ابوہریرہؓ اس کے راوی ہیں۔ اور الفاظ: "حاجا او متعمرا اولیثنیھما" میں " یا ۔ یا " کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے۔
(الفضل ایضاً ص ۷ کالم نمبر۱)

مسلمان: ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے۔ کتاب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸) میں ہے: "اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا

پانچ چھ سال کم۔"

قادیانی: حدیث نبوی کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود فج الروحاء سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یابعد نزول پر صراحتاً یا اشارتاً دلالت کرتا۔ نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الروحاء کا ترجمہ فج الروحاء سے غلط ہے بلکہ فج الروحاء میں' چاہئے اگر حضور علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ فج الروحاء سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو من فج الروحاء فرماتے۔

(الفضل مورخہ ۱۹مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان: ......(الف) امام نوویؒ نے لکھا ہے:

"وھذا یکون بعد نزول عیسیٰ من السماء فی آخرالزمان"

(شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸)

(ب)...... "احمد بن حنبل نے ابو ہریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دے گا لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھادے گا اور روحا میں اترے گا۔ اور وہاں حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا۔" (مرزائیوں کی مشہور و معروف کتاب عسل مصفیٰ حصہ اول ص ۲۰۶ بحوالہ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۳ اور کنزالعمال ج ۷ ص ۲۲۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے۔

(ج)...... دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں من فج الروحاء بھی آیا ہے۔ جیسا کہ (مسند احمد شریف ج ۲ ص ۲۷۲) پر ہے: "عن حنظلة

الاسلمیؓ انه سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول ﷺ والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج او العمرة اولیثنیهما"

قادیانی: "حضرت خلیفہ المسیح اول (نورالدین نائی) اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی ان میں حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے" (رسالہ ریویوبابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲، ریویوبابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۴۳، الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: بے شک (مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۸ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول میں) حضرت ابن عباسؓ سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وادی ارزق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وادی ہرشے میں حضرت یونس علیہ السلام کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ: "قال کانی انظر الی موسیٰ" (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسیٰ کی طرف) اور الفاظ: "قال کانی انظر الی یونس" (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر (صحیح مسلم اول ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۴۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵، کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ نمبر ۳۹۷۲۶) کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں: "قال کانی انظر الی عیسیٰ" پس حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

قادیانی: "آنحضرت ﷺ نے جس طرح وادی ارزقا سے گزرتے ہوئے حضرت موسیٰ کو حج کے لئے جاتے دیکھا۔ ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو

لبیک کہتے سنا ایسا ہی حضور نے فج الروحاء سے گزرتے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ خدا ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں؟
(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: "آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: کلامی یفسر بعضہ بعضا" کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں" (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۳) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۷۲۶ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۵۶، حج الکرامہ ص ۴۲۳ میں) حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے (اپنی کتاب حمامتہ البشریٰ ص ۸۹،۸۸ خزائن ج ۷ ص ۳۱۲ پر) یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ: "من السماء" نقل نہیں کئے ہیں۔ اس جگہ مرزا قادیانی نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے: "وما کان لنبی ان یغل" یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا قادیانی اپنے دعوؤں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

قادیانی: "فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ مراد اسلام ہے۔ یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے۔ یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا۔ جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔ اول یہ ایک

آنحضرت ﷺ کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے .... پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض وانوار نازل ہوں گے۔ اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا۔ اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ریویوبابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۵ '۳ '۶ ج ۲۲ ش ۲)

مسلمان: مرزائی مولوی کے الفاظ ہیں۔ "جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔" مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔

"اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں .... اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا۔ کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے۔ اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۷، خزائن ص ۴۴۶ '۴۴۵ ج ۱۷)

(۲)...... صحیح مسلم اور مسند احمد میں .... حدیث نبوی میں الفاظ "والذی نفسی بیدہ" آئے ہیں اور مرزا قادیانی حدیث نبوی: "واقسم باللہ ماعلی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیها مائۃ سنۃ وهی حیۃ یومئذ" پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے۔ (حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۴۳ حاشیہ، خزائن ص ۱۹۲ ج ۷) میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر معمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

مسیح علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے، جون کا مہینہ ہے، موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے، گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی ہے۔ اس کا مدمقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے۔ زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں ہوں گے یا ملک شام میں۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ اسلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔ مرزائی نے جو دلائل دعوے کے اثبات میں پیش کئے ہیں اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کے دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

مرزائی: (۱)...... اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے: "ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل آدم" عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا ہے۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہو گا۔

(۲)......(کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ اور باب عزوۃ الہند میں) امام نسائی نے دو گروہوں کا

ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا: "وعصابة معه عیسیٰ ابن مریم" اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

(۳)...... تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی: "لیظهره علیٰ الدین کله" کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔

(۴)...... دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔ پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔

(۵)...... پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے: "یخرج المهدی من قریة یقال له قده" یعنی قادیان' اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون قادیان (کے رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۷ ش ۷ ص۲۹۹' ۳۰۰' تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۴) پر ہے۔

جواب اہل سنت: مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں لکھتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل نمبر ۱: "حضرت مجمع بن جاریہؓ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا' رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے

گا۔ "(سنن ترمذی شریف ج ۲ص ۴۸باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال اور کتاب جائزۃ الشعوذی شرح سنن ترمذی ج ۲ص ۱۱۱)

(ب)......(صحیح مسلم شریف ج ۲ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷باب فتنۃ الدجال پر) حضرت نواسؓ بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے :

"مسیح علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔"

نوٹ نمبر ۱ :"لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔"(نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ص ۴۰۱، جائزۃ الشعوذی ج ۲ص ۱۱۰ارفع الحاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ص ۳۲۸، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ص ۱۸۷، ۱۹۸، اشعۃ اللمعات ج ۴ص ۳۵۱، مظاہر حق ج ۴ص ۳۵۷، مجمع البحار ج ۴ص ۴۹۰باب لد، قاموس ج ۱ص ۳۴۸، تاج العروس ج ۲ص ۴۹۳، منتہی الارب ج ۴ص ۸۰، لسان العرب ج ۴ص ۳۹۶)

نوٹ نمبر ۲ :"حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔" (مرزا قادیانی کی کتاب خزائن ص ۲۰۹ج ۳، ازالہ اوہام ص ۲۲۰)

دلیل نمبر ۲ :"حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہو گا یہاں تک کہ وہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہو گا۔"(مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۵باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکرالدجال فصل اول، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ص ۲۰۴، اشعۃ اللمعات ج ۴ص ۳۵۷، مظاہر حق ج ۴ص ۳۶۲)

دلیل نمبر ۳ :"یقتله الله تعالیٰ بالشام علی عقبة یقال لها عقبة افیق لثلاث ساعات یمضین من النهار علیٰ یدی عیسیٰ ابن

مریم"(کتاب کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ پر حضرت علیؓ سے ایک لمبی روایت آئی ہے۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے)

﴿اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔(عسل مصفیٰ حصہ دوم ص ۷۶)﴾

دلیل نمبر ۴:" عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ وذکروا الھند یغزوالھندبکم جیش یفتح اللّٰہ علیھم حتیٰ یاتوا بملوکھم مغللین بالسلاسل یغفراللّٰہ ذنوبھم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم علیہماالسلام بالشام(نعیم بن حماد)'

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ اور کتاب حج الکرامہ ص ۳۴۳)

دلیل نمبر ۵:" حدثنا عبداللّٰہ حدثنی ابی ثناسلیمان بن داؤد قال ثناحوب بن شداد عن یحییٰ بن ابی کثیر قال حدثنی الحضرمی بن لاحق ان ذکوان اباصالح اخبرہ ان عائشۃؓ اخبرت قالت دخل علی رسول اللّٰہ وانا ابکی فقال لی مایبکیك قلت یارسول اللّٰہ ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول اللّٰہ ﷺ ان یخرج الدجال واناحیی کفتیکموہ وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعوروانہ یخرج فی یھودیۃ اصفھان حتیٰ یاتی المدینۃ ینزل ناحیتھا ولھا یومئذ سبعۃ ابواب علیٰ کل نقب منھا ملکان فیخرج الیہ شراراھلھا حتیٰ الشام مدینۃ بفلسطین باب لد قال ابوداؤد مرۃ حتیٰ یاتی بفلسطین باب لد فینزل عیسیٰ علیہ السلام فیقتلہ ثم یمکث عیسیٰ علیہ السلام فی الارض اربعین سنۃ اماماعدلا وحکما مقسطا"

(مسند احمد (مطبوعہ مصر) ج ۶ ص ۷۵)

﴿حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ میرے پاس

تشریف لائے۔ اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دجال کا ذکر پایا پس میں رو پڑی حضور پر نور ﷺ نے فرمایا۔ اگر دجال نے خروج کیا میری زندگی میں، تو میں تمہاری طرف سے اس کو کافی ہوں گا۔ اور اگر اس نے خروج کیا میرے بعد تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔ دجال شہر اصفہان کے یہود سے خروج کرے گا۔ یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کی طرف آئے گا۔ اور اس کے قریب کسی جگہ ٹھہرے گا۔ اس روز مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر راستے پر دو فرشتے ہوں گے۔ پس دجال کی طرف شریر لوگ نکلیں گے یہاں تک کہ دجال ملک شام میں آئے گا۔ فلسطین میں مقام لد کے دروازے پر، ابو داؤد نے کہا فلسطین میں آئے گا لد مقام پر۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام ہوں گے، عادل اور حاکم ہوں گے انصاف کرنے والے۔

دلیل نمبر ۶ : "عرب میں اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک شخص ہو گا۔ ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھا دیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔ جب نماز سے فارغ ہو گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہو گا۔ ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہو گی جب دجال حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو دیکھے گا گھل جائے گا جیسے نمک میں پانی گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماویں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔" (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال اور رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ۳۳۸ پر حضرت ابو امامۃ الباہلیؓ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے)

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷: حضرت قتادہؒ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے۔ اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (تفسیر ابن جریر ج ۷ اص ۳۱)

عرض حبیب

(۱)...... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا۔ ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

(۲)...... پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ دوبارہ آپ تشریف لا کر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

(۳)...... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔

(۴)...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی اب آن کر شادی کریں گے۔ (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

(۵)...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی اب اولاد ہوگی۔

(۶)...... پہلی بار حکومت و سلطنت نہ کی تھی اب حکومت کریں گے۔

(طبقات لابن سعد ج۱ ص ۲۶)

(۷)...... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت ﷺ کے دین پر ہوں گے۔

(۸)...... دین اسلام پھیلائیں گے۔

(۹)...... پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ میسیحیت) کو مٹادیں گے

(۱۰)...... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم و مسند احمد)

(۱۱)...... حضرت ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انتباہ الاذکیا ص ۴، ۵، حجج الکرامہ ص ۴۲۹)

(۱۲)...... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حجج الکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

(الف)...... سورۃ آل عمران کی آیت مقدسہ: "ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون" میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم کی سی پیش کی گئی ہے یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں۔ اس آیت میں کسی مثیل مسیح کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب)...... سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ص ۹۶ ۳ اور کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے۔ اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ اور حجج الکرامہ کے ص ۳۴۳ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے۔ اس کے الفاظ: "فیجدون ابن مریم باالشام" صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن

مریم علیہا السلام ملک شام میں ہوں گے۔

(ج)...... شہر لنڈن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د)...... (مشکوۃ شریف مترجم ج ۴ ص ۱۱۸ پر) حضرت ابو بکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشاء کے مغرب میں ہے۔

(ہ) کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے:

"یخرج المھدی من قریة بالیمن یقال لھا کرعة"

مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا، دارقطنی نے منکر الحدیث کہا۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰، ۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج ۱ ص ۱۶۴، ۱۶۵، حجج الکرامہ ص ۳۵۸ پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ "کرعه" لکھا ہے۔ لفظ قده، کده، کدیه، کدعه صحیح نہیں ہے بلکہ لفظ کرعہ ہے۔ (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص ۲۳)

دوسرا باب

مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح علیہ السلام نہیں

مرزا قادیانی کا دعویٰ

"وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی

ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۶۸۲ ،خزائن ص ۴۶۸ ج ۳)

"سو مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۸۶ ،خزائن ص ۴۷۰ ج ۳)

دعویٰ کی تشریح

"اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔" (تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱ ،مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۱ ج ۱، کتاب عسل مصفیٰ ج ۲ ص ۶۲۸ بحوالہ اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مشابہت تامہ :(۱)...... مرزا غلام احمد نے لکھا :

"اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔"

(براہین احمدیہ ص ۴۹۹ حاشیہ ،خزائن ص ۵۹۴ ج ۱)

(۲)...... "اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۴۹ ،خزائن ص ۵۳ ج ۱۹)

اقوال : حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے مشابہت تامہ نہیں ہے اور مرزا قادیانی حضرت مسیح ناصری کے مثیل نہ تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے :

(۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : حضرت عیسیٰ ابن مریم باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲۹ ،خزائن ص ۴۶۱ ج ۳)

(۱) مرزا قادیانی : مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا

(کشف الغطاء ص ۲ ،خزائن ص ۱۷۹ ج ۱۴)

(۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں

باتیں کیں۔ (تریاق القلوب ص ۴۱ ٗخزائن ص ۲۱۷ ج ۱۵)

(۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے مہد میں باتیں نہیں کیں۔

(۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی بیوی نہیں تھی۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۲۴)

(۳) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی شادی ہوئی تھی اور آپ کی دو بیویاں تھیں۔

(۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی آل (اولاد) نہ تھی۔ (تریاق القلوب ص ۹۹ حاشیہ ٗخزائن ص ۳۶۳ ج ۱۵)

بودن عیسیٰ بے پدر وبے فرزندان
(مواہب الرحمٰن ص ۷۶ ٗخزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

(۴) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ہاں کئی لڑکے اور لڑکیاں ہوئی ہیں۔

(۵) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔
(کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ ٗخزائن ص ۷۱ ج ۱۹)

(۵) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی شراب نہ پیا کرتے تھے نہ کسی بیماری کی وجہ سے نہ کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔ (بلکہ تقویت............؟)

(۶) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی یسوع در حقیقت

بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔ (ست بچن ص ۱۷۱حاشیہ، خزائن ص ۲۹۵ج ۱۰)

(۶) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی کو مرگی کی بیماری نہ تھی۔

(۷) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح مسمریزم میں مشق کرتے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۱۲حاشیہ، خزائن ص ۲۵۹ج ۳)

(۷) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی کو مسمریزم نہ آتا تھا بلکہ آپ اس عمل کو قابل نفرت اور مکروہ سمجھتے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۹حاشیہ، خزائن ص ۲۵۸ج ۳)

(۸) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲/۱/ ۳۳ سال کی عمر میں پھانسی پر چڑھائے گئے تھے۔
(تحفہ گولڑویہ طبع ثانی ص ۲۱۰، خزائن ص ۳۱۱ج ۱۷)

(۸) مرزا قادیانی : مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا تھا۔

(۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے البتہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۵۴،۵۶، خزائن ص ۵۴،۵۶ج ۱۵)

(۹) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے تھے۔

(۱۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۵۳ پر ہے کہ مسیح علیہ السلام نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح

کہلائے اور ص ۶۵،۶۸ کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد شام سے نکل کر ملک عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، کشمیر کا سفر کیا تھا۔

(خلاصہ خزائن ص ۵۳، ۷۰ ج ۱۵)

(۱۰) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے بٹالہ، گورداسپور، سیالکوٹ، جہلم، امرتسر، لاہور، ہوشیارپور، جالندھر، دہلی، علی گڑھ، لدھیانہ وغیرہ مقامات کا سفر کیا یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور یوپی کے باہر نہ نکلے۔ یہ مرزا قادیانی کی سیاحت ہے۔

(۱۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے عیسیٰ علیہ السلام سب سے اول نمبر پر ہیں۔

(نصرۃ الحق ص ۴۵، خزائن ص ۵۸ ج ۲۱)

(۱۱) مرزا قادیانی: لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۴، خزائن ص ۹۵، ۹۶ ج ۲۱)

(۱۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مسیح ناصری نے کبھی یہ اقرار نہ کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

(۱۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے اقرار کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ اور رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

(۱۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نبی اللہ اور رسول اللہ کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی نہ پیش آیا تھا۔

(۱۳) مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد مرزائی ایم اے نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳، روایت نمبر ۱۹)

(۱۴)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ذات مبارک ان تمام مرضوں سے پاک وصاف تھی۔

(۱۴)مرزا قادیانی :مرزا قادیانی کو دوران سر' درد سر' کمی خواب' تشنج دل' بد ہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق تھا۔(رسالہ ریویوبابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۱۵)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے کبھی ایسانہ فرمایا تھا۔

(۱۵)مرزا قادیانی :مرزاقادیانی نے اپنی نسبت لکھاہے کہ حافظہ اچھا نہیں۔یاد نہیں رہا۔ (نسیم دعوت ص ۷۱'خزائن ص ۴۳۹ج ۱۹حاشیہ)

(۱۶)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام توام نہیں تھا۔ (نزول المسیح ص ۷۲'خزائن ص ۵۰۵ج ۱۸)

(۱۶)مرزاقادیانی :میں آدم کی طرح توام ہوں۔
(نزول المسیح ص ۷۲'خزائن ص ۵۰۵ج ۱۸)

(۱۷)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں محض جمالی رنگ تھا۔ (نزول المسیح ص ۷۲'خزائن ص ۵۰۵ج ۱۸)

(۱۷)مرزا قادیانی : آدم کی طرح میں جمالی اور جلالی دونوں رنگ رکھتاہوں۔ (نزول المسیح ص ۷۲'خزائن ص ۵۰۵ج ۱۸)

(۱۸)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔

(کتاب ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۱۸) مرزا قادیانی : میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۱۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ص ۳۱۱ ج ۱۷)

(۱۹) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس شمسی حساب سے تھی۔

(کتاب نور الدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹)

(۲۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : پارہ اول قرآن مجید مع ترجمہ اردو وفوائد تفسیریہ ص ۱۸۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔

(۲۰) مرزا قادیانی : مرزا قادیانی غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔

(حقیقت النبوۃ ص ۱۱۱)

(۲۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے۔

(حقیقت النبوۃ ص ۱۴۷)

(۲۱) مرزا قادیانی : اور حضرت مسیح محمدی (یعنی مرزا قادیانی) نے حضرت محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔

(حقیقت النبوۃ ص ۱۴۷)

(۲۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔

مسیح

(چشمہ معرفت ص ۶۸' خزائن ص ۷۶ ج ۲۳)

(۲۲)مرزا قادیانی :مرزا قادیانی کا الہام ہے :" قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۹'۲۰۰)

(۲۳)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے۔جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بنا لیتے (یعنی زمین پر ہی بلا بستر کے لیٹ رہتے) پھر فرماتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا غم ہو۔ (عسل مصفے حصہ اول ص ۱۹۱'۱۹۲)

(۲۳)مرزا قادیانی :مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ حالت نہ تھی۔کئی بیویاں تھیں کئی بچے تھے' قریباً تین لاکھ روپے کی آپ کو آمدنی ہوئی تھی۔

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱' خزائن ص ۲۲۱ ج ۲۲)

(۲۴)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :بقول مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۱۴ویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۸' خزائن ص ۴۶۱ ج ۳)اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں۔(راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ' خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۴)مطلب یہ نکلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولھویں صدی میں ہوئے ہیں۔

(۲۴)مرزا قادیانی :مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۲۶۰ھ میں ہوئی تھی۔(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴)دعویٰ مسیحیت ۱۳۰۸ھ میں کیا اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی۔

سنت اللہ کے معنی

مع

رسالہ واقعات نادرہ

الحمدللّٰه رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین

واضح ہو کہ مرزائیوں کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کرتا ہے کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ (حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۵۰۵،۵۰۶) اس مرزائی مصنف نے لکھا ہے کہ: "ولن تجد لسنة اللّٰه تبدیلا ۰ پاره ۲۲ سورة الفاطر رکوع ۵" یعنی اے رسول تمہیں معلوم رہے سنت اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے وہی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ جو سنت دیگر انبیاء ورسل و عامۃ الناس کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے جائیں۔ (عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۲۸۹)

اقوال: الزامی جواب: حکیم خدا بخش مرزائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ:

"وہ یہی عیسیٰ علیہ السلام جو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔" (عسل مصفےٰ حصہ اول ص ۴۹۵)

پس میں پوچھتا ہوں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے کیا وہی قانون مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے لئے ہے کیا وجہ ہے کہ جو سنت دیگر انبیاء ورسل و عامۃ الناس کی پیدائش کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے

حضرت مسیح علیہ السلام مستثنٰی رکھے گئے ہیں ؟۔

تحقیقی جواب: معلوم ہو کہ کسی قاعدہ کو سنت اللہ یا خدا کا قاعدہ قرار دینے کے دو طریقے ہیں ایک نقلی اور دوسرا عقلی۔ نقلی یہ کہ قرآن شریف یا حدیث صحیح میں اسے سنت اللہ کہا ہو اور عقلی یہ کہ ہم اس کارخانہ قدرت کے انتظام کے سلسلہ پر نظر کر کے کسی امر کو سنت اللہ قرار دے لیں۔ اسے علم منطق میں استقراء کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ تام اور ناقص۔ تام اسے کہتے ہیں کہ تمام ہم قسم جزئیات پر نظر کریں اور ان میں ایک مشترک نظام پائیں اور اسے قاعدہ قرار دیں۔

ناقص یہ کہ چند جزئیات پر نظر کر کے ایک امر کو قاعدہ قرار دیں۔ استقرائے تام جو عقلاً سب جزئیات کا حصر کرے مفید یقین ہوتا ہے اور استقرائے ناقص مفید ظن ہوتا ہے۔(مستفاد از ملا مبین بحث استقراء ص ۲۴۹ ج ۲) کیونکہ تمام جزئیات کا حصر نہیں ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دیگر جزئیات جو ہمارے علم میں نہیں آئیں اس نظام و قاعدہ کے ماتحت نہ ہو۔ جو ہم نے سمجھ رکھا ہے۔ پس اس قرارداد کو قاعدہ کہنا درست نہیں کیونکہ قاعدہ وہ ہے جو جمیع جزئیات پر منطبق ہو۔ لہذا وہ ہمارا سمجھا ہوا قاعدہ سنت اللہ نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ جس امر کو ہم نے سنت اللہ قرار دیا ہے آیا اس کے متعلق خدا نے یا اس کے رسول ﷺ نے کہا ہے کہ یہ امر سنت اللہ ہے' یا جو قاعدہ ہم نے اپنے استقراء سے بنایا ہے وہ سب جزئیات کو دیکھ بھال کر بنایا ہے اور ہم اس کی مخلوقات کا احاطہ کر چکے ہیں اور اس کی قدرت کے اسرار کو اور اس کے نظام کو کامل طور پر سمجھ چکے ہیں۔

قرآن و حدیث کا واقف اور نظام قدرت پر صحیح نظر رکھنے والا بے شک گردن جھکا دے گا اور اس امر کو تسلیم کرے گا کہ ان قواعد کو جو ہم نے بنائے ہیں خدا اور سول

نے ہر گز سنت اللہ نہیں کہا اور ہمارا استقراء بالکل ناقص ہے۔ کیونکہ مخلوقات الٰہی اور اس کے عجائبات قدرت انسان کے احاطہ علم سے باہر ہیں۔ ہم کو: " ومایعلم جنود ربك الا هو (سورۃ مدثر پارہ ۲۹) "یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور: " وماأوتيتم من العلم الاقليلا (سورۃ بنی اسرائیل پارہ ۱۵) "یعنی تم کو تو صرف تھوڑا سا علم عطا کیا گیا ہے۔ کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آیت: " ولن تجدلسنة الله تبديلا (سورۃ الفتح پارہ ۲۶) "اور اس کی دیگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب اور خذلان وناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یہ قدیمی روش ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ یہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں۔ طالب مشتاق ان مواضع کو نکال کر ماقبل ومابعد پر نظر کرے تو ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار اور پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔ پس قاعدہ نظم وارتباط قرآن حکیم اس کو مجبور کر دے گا کہ وہ تسلیم کرے کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب وخذلان ہے۔ چنانچہ وہ سب مواضع علی الترتیب مع ان کے ماقبل کے نقل کر کے فیصلہ ناظرین کے فہم رساء پر چھوڑتے ہیں۔

(از کتاب شہادت القرآن حصہ اول ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶ از مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ)

پہلا مقام: خدا تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وان كادو ليستفزونك من الارض ليخرجوك منها واذالايلبثون خلافك الاقليلا سنة من قدارسلنا قبلك من رسلنا ولاتجد لسنتنا تحويلا (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۶، ۷۷) "﴿اور تحقیق نزدیک تھے کہ اکھاڑتے تجھ کو اس زمین سے تاکہ نکال دیوے تجھ کو اس میں سے اور اس وقت نہ رہیں

گے تیرے پیچھے مگر تھوڑے' عادت ان کی کہ تحقیق بھیجا ہم نے تجھ سے پیشتر اپنے رسولوں سے اور تو نہ پاوے گا واسطے عادت جاری کے تغیر۔﴾

اس مقام پر صاف مذکور ہے کہ کفار مکہ پیغمبر ﷺ کو مکہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے۔ اللہ نے آپ کو تسلی فرمائی کہ اگر آپ کو نکالیں گے تو خود بھی نہ رہیں گے............ کیونکہ انتقام انبیاء از اعداء ہماری سنت قدیمہ ہے اور یہ کبھی تبدیل نہ ہوگی۔اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں کہا ہے :" يعني ان كل قوم اخرجوا نبيهم سنة الله ان يهلكهم الله"یعنی خدا تعالیٰ کی اس سے یہ مرلد ہے کہ جس کسی قوم نے اپنے نبی کو نکالا ان کے متعلق خدا کی سنت یہی ہے کہ ان کو بس ہلاک ہی کر دیوے۔

دوسرا مقام :"البتہ اگر منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور شہر میں بری خبریں اڑانے والے باز نہ رہیں گے۔ البتہ پیچھے لگادیں گے ہم تجھ کو ان کے۔ پھر نہ ہمسایہ رہیں گے تیرے بیچ اس کے مگر تھوڑے دنوں' لعنت کئے جائیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ خوب قتل کرنا۔ عادت اللہ کی بیچ ان لوگوں کے کہ گزرے پہلے اس سے اور ہر گز نہ پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا۔" (سورۃ الاحزاب آیت ۶۰'۶۲)

تیسرا مقام :"اور نہیں گھیرتا مکر برا مکر کرنے والوں کو۔ پس نہیں انتظار کرتے مگر عادت پہلوں کی۔ پس ہر گز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا اور ہر گز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا۔ کیا نہیں سیر کی' انہوں نے بیچ زمین کے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے اور تھے بہت سخت ان سے قوت میں۔" (سورۃ فاطر آیت ۴۳'۴۴)

نوٹ: تفسیر ابو السعود میں ہے :" ای سنته الله فیهم بتعذیب مکذ بیهم "یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں خدا کی سنت ہے کہ مکذبین کو عذاب کرے۔

چوتھا مقام:"کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے زمین میں۔ پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے زیادہ تر ان سے 'اور سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں زمین میں۔ پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے۔ پس جب آئے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھی علم سے 'اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے استہزاء کرتے۔ پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور منکر ہوئے ہم ساتھ اس چیز کے کہ تھے ہم ساتھ اس کے شریک کرتے۔ پس نہ تھا کہ نفع کرتا ان کو ایمان ان کا جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزر گئی ہے اپنے بندوں کے اور زیاں پایا اس جگہ کافروں نے۔"
(سورۃ المومن آیت ۸۲ '۸۵)

پانچواں مقام:"ولوقاتلكم الذين كفروا لولو الادبار ثم لايجدون وليا ولا نصيرا سنة الله التى قدخلت من قبل ولن تجدلسنة الله تبديلا (سورۃ الفتح آیت ۲۲ '۲۳)" ﴿اور اگر لڑیں تم سے وہ لوگ کہ کافر ہوئے۔ البتہ پھیر لیتے پیٹھ پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزری ہے اس سے پہلے اور ہرگز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا۔﴾

آیة الله: خوب یاد رکھو کہ عادات الٰہیہ جو بنی آدم سے تعلق رکھتے ہیں دو طور کے ہیں ایک عادات عامہ جو روپوش اسباب ہو کر مسبب پر مؤثر ہوتی ہیں۔ دوسری عادات خاصہ جو بتوسط اسباب خاص تعلق رکھتی ہیں جو اس کی رضا اور

محبت میں کھوئے جاتے ہیں اور اسی درجہ میں جب کوئی انسان پہنچ جاتا ہے تو اس سے خرق عادات کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ عزوجل جب کوئی کام بتوسط اسباب خاص پیدا فرماتا ہے تو اس کا نام شریعت الٰہیہ میں آیت اللہ ہے جس کو معجزہ اور کرامت وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ سنت اللہ اور آیت اللہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں آیت اللہ کا لفظ کسی امر کے متعلق آیا ہے تو اس سے امور خارق عادات مراد ہے۔ اس کو سنت اللہ کہنا غلط ہے۔

(از کتاب حنفیہ پاکٹ بک حصہ اول ص ۹۳،۹۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

"اے موسیٰ علیہ السلام یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پھینک دے۔ پس حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پھینکا۔ پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پکڑ لے اور مت ڈر۔ ابھی ہم اس کو پہلی حال میں پھیر دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنے بازو کی طرف ملا۔ نکل آئے گا سفید بغیر کسی عیب کے، نشانی دوسری تاکہ دکھلادیں ہم تجھ کو نشانیاں اپنی بڑی میں سے۔"

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۷،۲۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

"اور یاد کر کتاب میں حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو جس وقت اپنے اہل سے الگ جا پڑی مشرقی جگہ میں پس ان سے پردہ کیا۔ پس ہم نے اپنی روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام فرشتے) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت اختیار کی۔ حضرت مریم علیہا السلام کہنے لگی میں رحمٰن کے ساتھ پناہ پکڑتی

ہوں تجھ سے اگر تو پرہیز گار بھی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتے نے جواب دیا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ دے جاؤں تجھے بشارت (یعنی خوشخبری) لڑکا پاکیزہ پیدا ہونے کی۔ حضرت مریم نے کہا میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ درحالیکہ کسی آدمی نے مجھے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا اس طرح تیرے رب نے فرمایا ہے وہ میرے پر آسان ہے :" ولنجعله آية للناس ورحمة منا وكان امرمقضيا "اور تا کہ ہم اس کو لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف مہربانی اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔"

(سورۃ مریم آیت ۱۶'۲۱)

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

" وجعلنا ابن مريم وامه آية وآوينٰهما الىٰ ربوة ذات قرار ومعين (سورۃ المؤمنون آیت ۵۰)"﴿اور ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی ماں مریم صدیقہ علیہا السلام کو نشانی اور جگہ دی ہم نے ان دونوں کو طرف زمین بلند کے جگہ رہنے کی اور پانی جاری کیا۔﴾

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

(سورۃ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا :

"یہ کہ تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشان کے ساتھ آیا ہوں' یہ کہ میں تمہارے واسطے بناتا ہوں مٹی سے مانند صورت جانور کے۔ پس پھونکتا ہوں میں اس میں۔ پس وہ ہو جاتا ہے جانور اللہ کے حکم کے ساتھ اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو' اور سفید داغ والے کو' زندہ کرتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے' اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم اپنے گھروں میں۔ تحقیق اس میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم

ایمان والے۔"

مائدہ کا نزول

"حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان اتار ہووے' واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو' اور آخر ہمارے کو' اور تیری طرف سے نشانی' اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق میں اتارنے والا ہوں اس کو تم پر۔ پس جو کوئی کفر کرے اس کے بعد تم میں سے۔ پس تحقیق میں عذاب کروں گا اس کو۔ وہ عذاب کہ نہ عذاب کروں گا وہ کسی کو عالموں میں سے۔" (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۴' ۱۱۵)

اصحاب کہف کا کئی سال سونا

(۱)...... "کیا گمان کیا ہے تو نے یہ کہ غار اور اس کھودے ہوئے کے رہنے والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔" (سورۃ کہف آیت ۹)

(۲)...... "پس ہم نے ان کو غار میں سلادیا کئی برس گنتی کے پھر ہم نے ان کو اٹھایا۔" (سورۃ کہف آیت ۱۱' ۲۲)

(۳)...... "یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے۔" (سورۃ کہف آیت ۱۷)

(۴)...... "اور وہ اپنی غار میں رہے تین سو نو برس۔" (سورۃ کہف آیت ۲۵)

معجزہ شق القمر

"قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیویں اور کہتے ہیں جادو ہے۔ ہمیشہ کا قوی اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔" (سورۃ القمر آیت ۱' ۳)

نوٹ : ان سات مختلف واقعات کو آیات اللہ یعنی خدا کی قدرت کے نشانات کہا گیا ہے۔

واقعات نادرہ خدا کی قدرت کے نشان

اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان

مرزا قادیانی اور ان کے مرید کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع جسمانی سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایک ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں اور ان کو مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے نہ صرف لکھا ہے بلکہ صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۱) حضرت ابراھیم علیہ السلام پر آگ سرد ہو گئی

''ابراھیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ص ۵۲ ج ۲۲)

(۲) حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں

''اب ظاہر ہے کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس علیہ السلام خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔'' (مسیح ہندوستان میں ص ۱۴، خزائن ص ۱۶ ج ۱۵)

(۳) نبی نے مردہ زندہ کیا

''انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر

دکھلادیااور کسی نے مردے کوزندہ کر کے دکھلایا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔" (براہین احمدیہ ص ۴۳۴،۴۳۳،خزائن ص ۵۱۸،۵۱۹ج۱)

(۴)حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام بے باپ

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔" (اخبار الحکم ۲۴جون ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

(۵)حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں

"یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔"(تریاق القلوب ص ۴۱،خزائن ص ۲۱۷ج ۱۵)

(۶)چاند دو ٹکڑے ہو گیا

"قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ :"اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضو ویقولوا سحرمستمر"یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔"

(چشمہ معرفت ص ۴۱،۴۲ حصہ ۲،خزائن ص ۱۱۴ج ۲۲)

(۷)بعض نادر الوجود عورتیں

"بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی وانفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک

خیال شہوت سے جنبش میں آکر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔"

(سرمہ چشم آریہ ص ۷۳، خزائن ص ۹۶ ج ۲)

(۸) بکرے نے دودھ دیا

"کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم جناب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یہ ہے :

مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی

یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۹، خزائن ص ۹۹ ج ۲)

(۹) ایک مرد نے دودھ دیا

"تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی۔" (سرمہ چشم آریہ ص ۳۹، خزائن ص ۹۹ ج ۲)

(۱۰) اڈی میں سے پاخانہ آنا

"ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے خود اپنی اڈی میں سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ ص ۴۰، خزائن ص ۹۹ ج ۲)

(۱۱)خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

"یہ تو سچ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہے اس کے صفات بھی غیر متبدل ہیں۔اس سے کس کو انکار ہے مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۹٦'خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۳)

(۱۲)روٹی درختوں کو لگتی ہے

"جزائر ویلکینک میں پکی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے۔اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ملاحظہ ہو برٹن انسائیکلوپیڈیا'جزائر پالی نیشیا۔" (فاروق قادیان ۷ ۱۲کتوبر ۱۹۲۴ء ص ۸)

(۱۳)داڑھی والی عورت

"۹ جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کے بال ۱۳ فٹ اور دم ۱۰ فٹ ناپے گئے۔ایک عورت مس لوولنس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔" (صداقت مرسیمیہ ص ۹۹)

"ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ڈریسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔" (صداقت مرسیمیہ ص ۹۸)

(۱۴)داڑھی والا بچہ

بھیرہ ۳۰ اکتوبر۔بھیرہ میں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی ہے۔داڑھی سے اس کی شکل عجیب سی نظر آتی ہے۔لوگ اس کو

دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔" (الفضل قادیان ج ۱۶ نمبر ۳۷ '۴۳ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۱۲)

(۱۵) تین ٹانگوں والا بچہ

اخبار سیاست مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔
امر تسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جارہی ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصہ جسم میں اندری ہے۔"
(الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۵ ج ۱۲ نمبر ۱۱۸)

(۱۶) دانتوں والی مرغی

"نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں۔"
(بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶)

(۱۷) مرد کے ہاں بچہ ہونا

"چند سال گزرے ہیں کہ اخبارات نے شائع کیا کہ یورپ میں کسی جگہ ایک جوان آدمی کے پیٹ میں رسولی پیدا ہوگئی۔ جب وہ بڑھ کر زیادہ تکلیف دینے لگی تو اس پر اپریشن کیا گیا۔ چیرا دینے پر اس میں سے ثابت انسانی بچہ نکلا اگرچہ زندہ نہ تھا مگر اس کے قریباً تمام اعضاء بنے ہوئے اور پورے تھے۔" (الفضل ج ۱۶ نمبر ۸۵ '۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء ص ۶)

(۱۸) مرد کے پیٹ میں توام بچے

"بلگریڈ (سربیا) کے شفاخانہ میں ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی غرض سے لے گیا۔ وہ حاملہ تھی جب کاشتکار کی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی تو ڈاکٹر نے دیکھا کہ اس کاشتکار کے شکم میں ایک غیر معمولی دنبل ہے جس کی وجہ سے اس کو بے

حد تکلیف ہے اس پر عمل جراحی کیا گیا تو دنبل میں سے دو توام بچے بر آمد ہوئے۔"
(فاروق قادیان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء ص ۴)

(۱۹) بے دانت بچے

"ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے کہ ان کی ساری عمر میں نہ تو بال پیدا ہوئے اور نہ ہی ان کے دانت نکلے۔"
(صداقت مرسمیہ ص ۵۸)

(۲۰) نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

"ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۱۵، مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔"
(آریہ دہرم ص ۵٦، خزائن ص ٦۴ ج ۱۰)

(۲۱) عجیب بچہ جو پیدائشی بوڑھا ہے

"لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب وغریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کا ہن سکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ ہائی گیٹ لنڈن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک رویا ہی نہیں۔"
(فاروق قادیان ٦، ۱۳ جنوری ۱۹۲٦ء ص ۲)

(۲۲) ۱٦ سیر وزنی بچہ

دہلی ۹ ستمبر کل زنانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱٦ سیر وزنی بچہ پیدا ہوا جو عورت کا چار جگہ سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا۔ بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے۔"
(الفضل قادیان ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۲ ج ۱٦ نمبر ۲۳)

(۲۳) دودھ دینے والا مرد

"اس کے علاوہ میں نے جموں میں ایک آدمی ایسا دیکھا تھا جس کے پستانوں سے عورتوں کی طرح دودھ نکلتا تھا۔ پھر جب ہم قرآن شریف کی طرف غور کرتے ہیں تو وہاں پر بھی بعض امور نادرہ قسم کے پاتے ہیں۔ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک زندہ صحیح سالم رہنا اور پھر زندہ ہی نکل آنا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کا صحیح سالم سمندر سے پار چلے جانا اور فرعون کا اسی راستہ پر غرق ہو جانا اور شق القمر کا ہونا۔"

(فاروق قادیان ج ۱۸ نمبر ۱۹، ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء ص ۶، ۷)

(۲۴) جاپانی مرغی

"ٹوکیو یکم اپریل ناگاساگا کے نزدیک ایک کسان کے پاس ایک مرغی ہے جو باتیں کرتی ہے مرغی چچا سلام، الوداع اور چند دیگر الفاظ جاپانی زبان میں بول سکتی ہے۔ (ریفارمر)"

(اخبار فاروق قادیان ج ۱۹ نمبر ۴ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۶ کالم نمبر ۳)

(۲۵) ہنگو میں ایک عجیب الخلقت بچہ

ہنگو ۸ ستمبر شہر کے ایک محلہ میں فخر بنگش خان غلام حیدر خان نے ایک ایسے لڑکے کو دیکھا جو دو دن کا تھا۔ دونوں پاؤں کی انگلیاں ایڑیوں کی جگہ تھیں اور دونوں ایڑیاں انگلیوں کی جگہ پر اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بھی الٹی تھیں۔ لوگ اس بچہ کو دیکھنے آ رہے تھے۔"

(اخبار ملاپ لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۱۵ کالم نمبر ۳)

(۲۶) عجیب و غریب عورت

"پولینڈ میں "ماریا زدگرسکا" نام ایک خاتون ہے جس کی عمر تو ۶۵ برس کی ہے مگر وہ دیکھنے میں بیس سال کی معلوم ہوتی ہے اسے شادی کئے ۴۷ سال گزر چکے

ہیں۔ اب تک پولینڈ کے متعدد ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں مگر وہ اس کے شباب جادوانی کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکے ان کا بیان ہے کہ خاتو ، کی جسمانی حالت اور جلد سے بڑھاپے کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے۔ ماریا اپنی عمر میں کبھی بیمار نہیں پڑی اس نے نہ کبھی سگرٹ پیا ہے نہ قہوہ۔"

(اخبار مصباح قایان ج ۱۱ نمبر ۸، ۹ مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء ص ۲۱)

(۲۷) بہت سونے والی عورت

"اٹلی میں ایک لڑکی بٹینا پیری ۱۸۶۴ء میں جبکہ اس کی عمر ۱۵ سال کی تھی سوئی اور آج تک اس کی نیند نہیں کھلی۔ اس تمام عرصہ میں وہ سوئی رہی۔ درمیان میں شاذونادر ہی کبھی اس کی آنکھ کھلی ہو گی اب اس کی عمر ۸۸ سال ہے..........امریکہ میں ایک لڑکی ۶ سال تک متواتر سوئی رہی۔"

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۸، ۹ مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء ص ۲۱)

(۲۸) عجیب و غریب دل

"ہنگری کے ایک سٹیشن ماسٹر کی بیوی کا دل نہ صرف الٹی جانب یعنی دائیں جانب ہے بلکہ اس کا رخ بھی الٹا ہے اور اوپر کا حصہ نچلی طرف اور نچلا حصہ اوپر کی طرف ہے۔ اس حیرت انگیز امر واقعہ کا انکشاف اس وقت ہوا جب وہ ایک دن ہسپتال میں ایکسرے معائنہ کے لئے گئی کیونکہ اسے دل کا عارضہ ہو گیا تھا۔ آج تک اس قسم کی مثال دنیا بھر میں کہیں سننے میں نہیں آئی۔ ڈاکٹر بھی حیرت سے انگشت بدنداں رہ گئے لیکن عورت کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی صحت بہت اچھی ہے۔

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۱۷)

(۲۹) حسن بابا کا حال

"حسن بابا نامی ایک شخص جو درہ دانیال کے قریب ایک گاؤں میں رہتا ہے

اس کی عمر ۱۲۹ سال ہے۔ اس کی جسمانی اور دماغی حالت نہایت عمدہ ہے۔ اس نے حال ہی میں ایک ۷ ۳ سالہ عورت فاطمہ خانم سے شادی کی ہے۔ حسن بابا کی بصارت بھی اچھی ہے اور وہ ہفتہ میں تین بار ۲۴ میل چلتا ہے۔ اس کا قول ہے کہ چلنے پھرنے ہی سے میری صحت قائم ہے۔" (اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۱۵)

(۳۰) کھانا نہ کھانے والی عورت

"تریسانبو میں ایک ۳۸ سال کی جرمن عورت ہے جس کے ہاں کسانی کا پیشہ ہوتا ہے۔ یہ عورت براعظم یورپ میں چودہ سال سے بیحد مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ اس تمام مدت میں تریانے کوئی ٹھوس غذا نہیں کھائی نہ دس سال سے کسی رقیق شئے کا ایک قطرہ اس کے ہونٹوں سے مس ہوا۔ مزید بر آں وہ اس زمانہ میں بغیر سوئے ہوئے سب کام کاج کرتی رہی۔ ان حالات کے باوجود وہ مستعد خوش نظر اور ہشاش بشاش نظر آتی ہے۔" (رسالہ ہمدرد صحت دہلی ج ۶ نمبر ۷ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴۴)

(۳۱) آگ تنکے کو نہ جلا سکی

"عناصر کی طبعی خاصیتیں چونکہ خداوند کریم نے ہی ان کو عطا فرمائی ہوئی ہیں وہ جس وقت چاہے ان سے واپس لے سکتا ہے اور معطل کر سکتا ہے۔ چنانچہ آریہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ :

برہم نے آگ کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا مگر آگ اپنی پوری طاقت صرف کرنے پر بھی اس تنکے کو نہ جلا سکی۔ تب آگ کو خدا کی طاقت کا پتہ لگا۔" (اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ اگست ۱۹۲۹ء ص ۶ کالم نمبر ۲) (کین اپنشد تیسر اکھنڈ ترجمہ درشنانند آریہ مطبوعہ ۱۹۲۰ء ص ۲۱)

(۳۲) ایک لڑکے کے دو دل ہیں

"اوکھمنڈ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں اور

اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں۔ لڑکے کو اس سے ذرہ بھی تکلیف نہیں۔"

(اخبار بدر قادیان ج ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵ کالم نمبر ۳)

(۳۳) دو عجیب و غریب لڑکیاں

ہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر میں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی۔ دو سر اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا۔ لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے آئے تو لڑکیوں نے انہیں دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئیں۔ جس کی لاش غائب ہو گئی۔"

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵)

(۳۴) عجیب و غریب بکری

"موضع کرم آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دیئے............ ۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔"

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶)

(۳۵) تین عجیب واقعات

(۱)...... ۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیر دار حیدر آباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گزارا جس کی چار ٹانگیں تھیں۔

(۲)...... ۱۹۰۹ء کو حیدر آباد دکن کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ، چار ہاتھ، چار پاؤں، چار آنکھیں تھیں۔

(۳)......۱۹۱۰ء میں دہلی میں ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے براز ندارد تھی۔ (اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶ کالم نمبر اول)

(۳۶) ایک عجیب وغریب عورت

"حال ہی میں برطانیہ اعظم میں ایک عورت بعمر ایک سو ۱۲ سال فوت ہوئی ہے اس کی صرف ایک لڑکی ۹ سال کی عمر کی رہ گئی ہے گویا اس کو جس وقت پہلا حمل ہوا تھا تو اس کی عمر ۱۰۳ سال کی تھی۔" (صداقت مرسمیہ ص ۷۴)

(۳۷) بڑے سر والا انسان

"ٹیونس میں ایک مور بعمر ۳۱ سالہ قد درمیانہ تھا اس کا سر اتنا بڑا تھا کہ لوگ دور دور سے دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہتے تھے۔ اس کا ناک بھی بہت بڑا تھا۔ اس کا منہ اتنا بڑا تھا کہ وہ ایک تربوز کو آسانی سے کھاجاتا تھا جس طرح عام آدمی سیب کو کھاسکتا ہے۔" (صداقت مرسمیہ ص ۱۰۰)

(۳۸) طویل القامت انسان

"اسی طرح دراز قد ۹ گزے، ہفت گزے، ۱۰ فٹے، ۹ فٹے ۱۱ فٹے اور اسی طرح کے طویل القامت اور عظیم الجثہ انسان پیدا ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم کا قد ۲۳ ۱۲ فٹ تھا اور حوا ۱۸ ۱۱ فٹ لمبی تھی۔ اس زمانہ میں بھی مختلف مقامات میں مستند لوگ گواہی دیتے ہیں کہ ۱۲ فٹ تک لمبے آدمی ان کے مشاہدے میں آئے ہیں جو ۲۰ سیر سے زیادہ تک ایک وقت کی معمولی غذا میں گوشت کھاتے ہیں۔" (صداقت مرسمیہ ص ۱۰۱)

(۳۹) بچہ کے پیٹ میں بچہ

"اور لیگان امریکہ سے ایک عجیب وغریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بار

ایراسٹوپی ایک تیرہ مہینے کی لڑکی ہے یہ پیدائش کے وقت صحت کے لحاظ سے اچھی تھی لیکن چند ماہ سے اس کا پیٹ بڑھنا شروع ہوا۔ جب پیٹ بہت بڑھ گیا تو علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہ آئی آخر ایکسرے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ ڈاکٹروں کی حیرت کی انتہا نہ رہی دو چار ڈاکٹروں نے پورا اطمینان کر کے لڑکی کا پیٹ چاک کیا اور بچہ نکالا جس کا قد سات انچ تھا۔ اس کا چہرہ ابھی نہیں بنا تھا لیکن دماغ اور ہاتھ پاؤں بن چکے تھے۔ ماہر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اسٹوپی کے ساتھ ایک اور بچہ کا استقرار بھی ہو گیا لیکن اتفاق سے یہ نطفہ اسٹوپی کے اندر چلا گیا اور اس کی نشوونما جگہ نہ ملنے کی وجہ سے رک گئی اور جب اسٹوپی پیدا ہوئی اور بڑھنے لگی تو اس بچہ کی نشوونما بھی ہونے لگی۔ ہزار لوگ اس بچی اور بچی کے بچہ کو دیکھنے آرہے ہیں۔"

(اخبار مدینہ بجنور ج ۲۷ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۸ء ص ۴ کالم نمبر ۲)

(۴۰) بائیس سال سے نیند نہیں آئی

جنگ کے ایک زخم خوردہ کی حالت

بورڈالپٹ (ہوائی ڈاک سے) یہاں کے ایک قریبی گاؤں میں ایم پال کرن نامی ایک ریٹائرڈ کلرک اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی عمر ۵۴ سال ہے اس شخص کا سر جنگ عظیم کے دوران میں جون ۱۹۱۵ء میں مجروح ہو گیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یعنی کامل ۲۲ سال تک یہ شخص اب تک نہیں سویا۔ حال ہی میں امریکہ کی ایک فرم نے (جس کا کام عجوبہ روزگار چیزوں کو فراہم کرنا ہے) اسے پیشکش کی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا سر فرم حاصل کر سکے۔ یہ شخص چونکہ مذہبی رجحانات رکھتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ جسم اور روح خدا کی ملکیت ہے اس لئے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ ایم کرن کا بیان ہے کہ میں ۲۴ گھنٹہ میں ۸ مرتبہ روٹی کھاتا ہوں۔ جب میں تھک جاتا ہوں اور آرام کرنا چاہتا ہوں اس وقت چند گھنٹوں کے لئے

آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور خالی الذہن ہونے کی کوشش کرتا ہوں لیکن اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ (اخبار عصر جدید کلکتہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء)

(۴۱) کیا انسان بائیسکل کھا سکتا ہے

دنیا نے عجیب وغریب انسان پیدا کیے ہیں بعض انسانوں کے واقعات تو اس قدر حیرت انگیز ہیں کہ ان کا یقین کرنا بھی دشوار ہے۔ لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں آرتھر ہیو لک نامی ایک ایسا عجیب وغریب شخص ہے کہ یہ تین ہفتہ کے اندر اندر فولادی کی بنی ہوئی پوری بائیسکل کھا گیا۔

اسی طرح ارتھر ہیو لک کا ڈیڑھ سالہ بچہ جو چیز چاہتا ہے کھا جاتا ہے۔ اس بچہ کی عمر اگرچہ ابھی بہت کم ہے لیکن اس کے پورے دانت نکل آئے ہیں اور دانت نہایت مضبوط اور موتی کی طرح چمکدار ہیں۔

کچھ دن ہوئے یہ بچہ گھوڑے کے کھلونے کی دم کاٹ کر کھا گیا۔ اس کے بعد اس نے ایک بجلی کا لیمپ کھا لیا۔ گراموں ریکارڈ چبا گیا۔ حال ہی میں اس نے ایک سیفٹی پن کھالی۔

پن کے کھانے کے بعد اس بچہ کو سینٹ میری ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اس بچہ کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ پن بچہ کے معدہ میں پیوست ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹروں نے بتایا کہ پن معدہ میں پیوست ہے مگر خطرہ نہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کو کھا جانے اور ہضم کرنے کی صلاحیت اس بچہ کو اپنے باپ سے وراثت میں ملی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے عجیب وغریب ہاضمہ کا بچہ صدیوں سے نہیں دیکھا گیا۔" (اخبار مدینہ بجنور یوپی ج ۷ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۸ء ص ۴)

ہے جس کی نسبت انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر بھی دکھلا چکے ہیں۔ اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خان یار میں وفات پانے والا یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔"

(کتاب کشف الاسرار ص ۳۸)

جواب

(۱)...... کتاب تاریخ روضۃ الصفا من تالیفات محمد خاوند شاہ مطبوعہ ۱۲۷۱ھ چھاپہ بمبئی ج اول ص ۱۳۰ پر عنوان یوں قائم کیا گیا ہے۔ ذکر احوال عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام :

"اس کے بعد ان کی ولادت کا ذکر خیر ہے۔ ص ۱۳۰، ۱۳۱ پر لفظ مسیح پر بحث کی گئی ہے۔ ص ۱۳۲ پر ان کے معجزات مندرجہ سورۃ آل عمران مثلاً اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا اور مردے زندہ کرنا باذن اللہ درج ہیں۔ ص ۱۳۲ پر عنوان یوں ہے : "ذکر رفتن عیسیٰ علیہ السلام بناحیۃ نصیبین وزندہ شدن سام ابن نوح علیہ السلام بدعائے آنحضرت علیہ السلام" ص ۱۳۳ پر عنوان ہے :"ذکر نزول مائدہ از آسمان بدعاے حضرت عیسیٰ علیہ السلام" ص ۱۳۴ پر عنوان ہے :" ذکر مہاجرت عیسیٰ از بیت المقدس وظہور بعضے از معجزات ادوراں سفر" ص ۱۳۵ پر عنوان یوں ہے :" زکر رفع حضرت عیسیٰ از دار یہوداں برآسمان بحکم ایزدمنان" ص ۱۳۶ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ کسی اور شخص کا ان کا ہم شکل ہو کر مارا جانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے پھر اس کے آگے یوں لکھا ہے :

که جن کو دیکھ کر ہم اس کے حضور میں سر بسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کسی معین طریق پیدائش کو ہم قانون.......... قدرت کی محدود تعریف دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ دن رات ہمارے سامنے نئے نئے مشاہدے پیش ہوتے رہتے ہیں جبکہ وہ ذات خود وہم وقیاس سے بالاتر ہے اور اس کی قدرت بھی انسانی سمجھ کے دائرے اور وہم وقیاس سے بالاتر ہے۔ تو اس کے قانون پر انسانی علم کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔" (کتاب صداقت مریمیہ ص امصنفہ میاں معراج الدین صاحب عمر قادیانی)

مرزا قادیانی کی کہانی !

مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۰

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء سے آج تک میں نے چودہ عدد کتابیں اور رسالے فرقہ مرزائیہ اور اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں لکھے اور شائع کئے ہیں۔ اللہ کریم نے حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے مجھے دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کی ہے۔ اور خاص دماغ، خاص حافظہ اور خاص طاقت اس کار خیر کے لئے عطا کی ہے: "ھذا من فضل ربی" میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ مرزائی لٹریچر کے حوالوں سے ایک دلچسپ رسالہ لکھوں۔ اور اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان، شجرہ نسب، پیدائش، بچپن، جوانی اور امراض مختصر طور پر لکھوں۔ خداوند تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ رسالہ مفید ثابت ہو: "وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب"

مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

خاندان مرزا

(۱)..... اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں۔ کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے۔ (کتاب البریہ ص ۱۳۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲)

(۲)......ایسا ہی میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں۔ اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء صینئی الاصل ہوگا۔ یعنی مغلوں میں سے۔ اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اول لڑکی اور بعدہ' میں پیدا ہوا۔

(تذکرۃ الشہادتیں ص ۳۳' خزائن ج ۲۰ ص ۳۵)

(۳)......اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہ صینئی الاصل ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

(۴)......اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے۔ کہ جو خدا نے فرمایا۔ کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے۔ کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں۔ اور وہ صینی الاصل ہیں۔ یعنی چین کے رہنے والی۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱ حاشیہ' خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

(۵)......ایک حدیث سے جو کنز العمال میں موجود ہے۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا۔ اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے۔ فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا۔ اور نصف فاطمی ہوا۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ طبع دوم ص ۲۹ خزائن ج ۱۷ ص ۱۱۶)

(۶)......"سوانی قرأت فی کتب سوانح ابائی وسمعت من

ابی ابن ابائی کانوامن لجر ثومة المغلية ولکن الله اوحی الی انهم کانوامن بنی فارس لامن الاقوام الترکیة ومع ذلك اخبرنی ربی بان بعض امهاتی کن من بنی الفاطمة ومن اهل بیت النبوة والله جمع فیهم نسل اسحاق و اسمٰعیل من کمال الحکمة والمصلحة "

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۳)

شجرۂ نسب

(۱)...... ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضٰی صاحب۔ ابن مرزا عطا محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب' ابن مرزا فیض محمد صاحب' ابن مرزا محمد قائم صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب۔ ابن مرزا محمد دلاور صاحب ابن مرزا الہ دین صاحب۔ ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ صاحب ابن مرزا عبدالباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ صاحب مورث اعلیٰ۔"

(کتاب البریہ ص ۱۴۲ حاشیہ خزائن ص ۱۶۲ ج ۱۳' ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷' خزائن ص ۷۰۳ ج ۲۲)

شجرۂ مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا شجرۂ نسب۔ مرزا ہادی بیگ' مغل' حاجی برلاس' مغل خان کے ذریعے یافث بن حضرت نوح تک پہنچتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی فارسی النسل یا بنی اسرائیل یا بنی اسحاق میں سے ہوتا۔ تو چاہئے تھا۔ کہ اس کا شجرۂ نسب حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے سام بن حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچتا۔ مگر معاملہ برعکس ہے۔

پیدائش مرزا

عیسوی سنہ : مرزا قادیانی نے کہا :

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔" (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷ ' قادیانی اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کتاب حیات النبی (از شیخ یعقوب علی تراب قادیانی ایڈیٹر اخبار الحکم) ج اول ص ۴۹ ' قادیانی رسالہ ریویو ج ۵ نمبر ۶ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹ ' قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۲۱ ' ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

تاریخ اور دن : "یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) ص ۱۸۱ حاشیہ 'خزائن ج ۱۷ ص ۲۸۱)

وقت : "میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱ 'خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

کیفیت ولادت : "میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی۔ اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

"تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا۔ اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ بعدہ 'میں 'اور بایں ہمہ میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵۷ 'خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹ 'براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۶ 'خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳)

مرزا قادیانی کی ماں کا نام

مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے :

"خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری دادی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۷ روایت نمبر ۱۰) (ایک اور نام بھی زبان زد خلائق ہے۔ مرتب)

مرزا قادیانی کے استاد

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی۔ کہ جب میں چھ سات سال کا تھا۔ تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی۔ تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا............ اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علیشاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا۔ حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔"

(کتاب البریہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ احاشیہ، خزائن ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱ ج ۱۳)

مرزا سلطان احمد کی پیدائش

"بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے تھے۔ کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۵۶ نمبر ۲۸۳)

نوٹ : حضرت (مرزا قادیانی) ابھی گویا بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تھے۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۳ نمبر ۵۹) (بچہ کے بچہ پیدا ہو گیا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ ہے یا کسی صحابی کی کرامت ؟)

مرزا غلام احمد کا بچپن

''چڑیاں پکڑنا''

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں۔ تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔'' (کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۶ نمبر ۲۵۱)

نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں۔ کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہ ہوتا تھا۔ تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۳ نمبر ۲۵۱)

میاں محمود احمد کا چڑیاں پکڑنا

بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہ ایک دفعہ میاں (مرزا محمود) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت (مرزا قادیانی) نے جمعہ

کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا۔ اور فرمایا۔ میاں! گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔" (سیرت المہدی ص ۲۷۰ نمبر ۱۷۸)

چوری کرنا

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے۔ کہ جب میں بچہ ہوتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا۔ کہ جاؤ۔ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ پس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا۔ اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا۔ کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا۔ بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲۶ نمبر ۲۴۴)

روٹی پر راکھ

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا۔ کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں۔ یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں۔ کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔"

(۲۲۶ نمبر ۲۴۵)

مرزاغلام احمد کی جوانی

باپ کی پنشن!

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزاامام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی۔ تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا۔ تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳'۴۴ نمبر ۴۹)

تلے ہوئے کرارے پکوڑے

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے۔ تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے۔ اور مٹی کے تازہ ٹنڈیا تازہ آنجورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا۔ اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب! اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے۔ اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۶۳ نمبر ۱۶۷)

مرزا قادیانی کا ہاضمہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ شروع شروع میں بٹیر بھی کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ

فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت بھی حضرت صاحب کو پسند تھا۔ ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا۔ مگر پی لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۸ نمبر ۵۶)

مرزا قادیانی کا حافظہ

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

''حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔''

(نسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹، رسالہ ریویو ج ۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ حاشیہ)

مرزا قادیانی کا ازاربند

اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازاربند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازاربند رکھتے تھے۔ تاکہ کھلنے میں آسانی ہو۔ اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازاربند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی۔ تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔''

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۲ نمبر ۶۵)

مرزا قادیانی کی گرگابی

''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی۔ مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا۔ تو تنگ ہو کر فرماتے۔ ان کی (انگریز) کوئی چیز بھی اچھی نہیں (اوران کا خود کاشتہ پودا؟) ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا

۔کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۳ نمبر ۸۳)

مرزا غلام احمد کی بیماریاں

مرض ہسٹیریا کا دورہ

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ اور جاتے ہوئے فرما گئے۔ کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا مخلص خادم تھا۔ اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں سمجھ گئی۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا۔ کہ اس سے پوچھو۔ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا۔ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے۔ اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹)

(۲)...... "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی۔ اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت حب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحبہ کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲ نمبر ۳۶)

نوٹ :(۱) اس سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ مرض ہسٹیریا سے مراد باؤ گولہ ہے۔ اور حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم (طبع چہارم) ص ۹۶۶) پر زیر مرض ہسٹیریا لکھا ہے:

"یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

نوٹ : (۲) "ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے۔ جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔"

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

نوٹ :(۳) "ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں رہتا۔"

(قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹)

"کہ نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔"

(سالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

کثرت پیشاب

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے۔ کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے۔ کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے۔ کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔ اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰)

دوران سر

"ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرے بدن کے نیچے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے۔ اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

ذیابیطس شکری

"صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آئے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے۔ جو مجھے لاحق ہے۔ جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے۔ اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۶۳، ۳۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

عرض حال

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۰

ماہ اپریل ۱۹۳۱ء کا ذکر ہے کہ عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھ کر گھر کو واپس آ رہا تھا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں قرآن شریف کی جو آیتیں لکھی ہیں ان کی بابت یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے وہ آیتیں صحیح لکھی ہیں یا نہیں۔ ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ تھی۔ کھانا کھا کر میں بیٹھ گیا۔ میں نے قرآن مجید کو سامنے رکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو دیکھنا شروع کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے پچاس سے زیادہ آیتیں اپنی کتابوں میں غلط لکھی ہیں۔ پھر میں نے اس مضمون کو بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی" ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے حنفی اخبار "العدل" گوجرانوالہ میں شائع کیا۔ مرزائی شاطر اس کا ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ میں نے اس بات کو حنفی اور اہل حدیث علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے اسلام بہت خوش ہوئے اور یہ ایک نیا مضمون ان سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اگر کوئی مرزائی مناظر یہ کہے کہ سہو کاتب ہو گیا ہے تو عرض یہ ہے کہ ایک آیت مرزا قادیانی نے پانچ یا چھ جگہ لکھی ہے اور سب جگہ غلط لکھی ہے اور مرزا قادیانی نے خود ترجمہ کیا ہے اور پچاس سے زیادہ آیتیں غلط لکھی ہیں۔ سہو کاتب کا بہانہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی آیات قرآن کریم کو صحیح طور پر نہ جانتے تھے۔ یہ رسالہ تین بار شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر شائع کیا جاتا ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

حبیب اللہ امرتسریؒ اگست ۱۹۳۷ء

مرزاغلام احمد قادیانی اوراس کی قرآن دانی

بسم الرحمن الرحمن الرحیمق

(۱) آیت قرآنی :"فان لم تفعلوا ولن تفعلوا" (پارہ اول رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی :"وان لم تفعلوا ولن تفعلوا" ﴿اور اگر نہ بنا سکو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہرگز نہیں بنا سکو گے۔﴾ (براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) ص ۲۲۰، ۳۹۵، ۵۴۶، سرمہ چشم آریہ ص ۱۰ حاشیہ، نورالحق حصہ اول ص ۱۰۹ حقیقت الوحی ص ۲۳۸)

(۲) آیت قرآنی :" قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یأتوا بمثل هذا القرآن لایأتون بمثله" (پارہ ۱۵، رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی :" قل لئن اجتمعت الجن والانس علیٰ ان یأتو ابمثل هذا القران لا یأتون بمثله" یعنی ان کو کہدے کہ اگر سب جن وانس اس بات پر متفق ہو جائیں۔ کہ قرآن کی کوئی نظیر پیش کرنی چاہئے۔ تو ممکن نہیں کہ کر سکیں۔" (کرامات الصادقین ص ۸، ۱۰، براہین احمدیہ ص ۲۱۹، ۴۹۲، سرمہ چشم آریہ (مطبوعہ ۱۸۸۶ء ص ۱۳ حاشیہ وص ۲۲۶، جنگ مقدس ص ۴، ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۹۳۶، نورالحق حصہ اول ص ۱۰۹)

(۳) آیت قرآنی : "ادع الیٰ سبیل ربك باالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم باالتی هی احسن" (پارہ ۱۴، کوع ۲۲، نحل)

الفاظ مرزا قادیانی :"جادلهم باالحکمة والموعظة الحسنة" یعنی عیسائیوں کے ساتھ حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کر۔نہ سختی سے۔" (نورالحق حصہ اول ص ۴۶، البلاغ ص ۸، ۱۰، ۲۳، تبلیغ رسالت ج سوئم ص ۱۹۴، ۱۹۵ حاشیہ، تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۳۹)

(۴) آیت قرآنی :"قال الذین کفروا للحق لما جاء هم هذا

سحر مبین" (پارہ ۲۶' رکوع اول' احقاف)

الفاظ مرزا قادیانی: "ان هذا الا سحر مبین"

(براہین احمدیہ ص ۱۹۶ حاشیہ)

(۵) آیت قرآنی: "عسیٰ ربکم ان یرحمکم" (پارہ ۱۵' رکوع ۱)

الفاظ مرزا قادیانی: "عسیٰ ربکم ان یرحم علیکم"

(براہین احمدیہ ص ۵۰۵ حاشیہ)

(۶) آیت قرآنی: "الم یعلموا انه من یحاد دالله ورسوله فان له نار جهنم خالداً فیهاذالك الخزی العظیم" (پارہ ۱۰' رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله یدخله ناراً خالداً فیها ذالك الخزی العظیم" (حقیقت الوحی ص ۱۳۰)

(۷) آیت قرآنی: "ولقد اتینٰك سبعاً من المثانی والقرآن العظیم" (پارہ ۱۴' رکوع ۶' سورہ الحجر)

الفاظ مرزا قادیانی: "انا اتینك سبعاً من المثانی والقرآن العظیم" (براہین احمدیہ ص ۴۸۸ حاشیہ)

(۸) آیت قرآنی: "ویجعلون لله البنات سبحانه ولهم مایشتهون" (پارہ ۱۴' رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: "ویجعلون له البنات سبحانه ولهم مایشتهون" (براہین احمدیہ حاشیہ ص ۴۲۸)

(۹) آیت قرآنی: "فمن کان یرجوا لقاء ربه" (پارہ۱۶' رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی: "فمن یرجوا لقاء ربه"

(براہین حاشیہ ص ۴۲۸ ست بچن ص ۱۰۰)

(۱۰) آیت قرآنی: "وهم من خشیته مشفقون" (پارہ ۱۷' رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "وهم من خشیة ربهم مشفقون"

(براہین ص ۴۲۸ حاشیہ)

(۱۱) آیت قرآنی: "لا تسجدوا لشمس ولا للقمر"

(پارہ ۲۴' رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی: "ولا تسجدوا لشمس ولا للقمر"

(براہین ص ۴۲۹ حاشیہ)

(۱۲) آیت قرآنی: "وان یسلبهم الذباب شیئاً لا یستنقذ وه منه ضعف الطالب والمطلوب" (پارہ ۱۷' رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی: "وان یسلبهم الذباب شیئاً لا یستنقذ وه ضعف الطالب والمطلوب" (براہین ص ۴۲۹ حاشیہ)

(۱۳) آیت قرآنی: "وجعلوالله شرکاء الجن وخلقهم وخرقواله بنین وبنات بغیر علم" (پارہ ۷ کارکوع ۱۸' الانعام)

الفاظ مرزا قادیانی: "وجعلوالله شرکاء الجن وخرقواله بنین وبنات بغیر علم" (براہین ص ۴۲۹ حاشیہ)

(۱۴) آیت قرآنی: "ماکان للّٰه ان یتخذ من ولد سبحانه" (پارہ ۱۶، رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی: "ماکان لله ان یتخذولدسبحانه" (براہین ص ۴۲۹ حاشیہ)

(۱۵) آیت قرآنی: "ومن لا یجب داعی الله" (پارہ ۲۶، رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "ولا یجب داعی الله" (براہین احمدیہ ص ۲۲۳)

(۱۶) آیت قرآنی: "کتب الله لا غلبن انا ورسلی ان الله قوی عزیز" (پارہ ۲۸، رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی: "کتب الله لاغلبن انا ورسلی ان الله لقوی عزیز" (براہین ص ۲۲۶)

(۱۷) آیت قرآنی: "ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد" (پارہ ۲۰، رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "وانه لرادك الی معاد" (براہین احمدیہ ص ۲۳۴)

(۱۸) آیت قرآنی: "ذالك الفوز العظیم" (پارہ ۲۸، رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی: "ذالك هوالفوز العظیم" (براہین ص ۲۳۵)

(۱۹) آیت قرآنی: "واذا قال الله یٰعیسی ابن مریم ء انت قلت للناس" (پارہ ۷، رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی: "واذقال الله یا عیسیٰ انت قلت للناس" (ازالہ اوہام ص ۶۰۲، مواہب الرحمٰن ص ۷۳)

(۲۰) آیت قرآنی: "لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس" (پارہ ۲۴، رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی: قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے: "خلق السموات والارض اکبر من خلق الناس" (ایام الصلح اردو ص ۶۱)

(۲۱) آیت قرآنی: "قد انزل الله الیکم ذکراً رسولاً" (پارہ ۲۸، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "کیا قرآن میں نہیں ہے: "انزل ذکراً ورسولاً" (ایام الصلح اردو ص ۸۱ ص ۸۰)

(۲۲) آیت قرآنی: "هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام" (پارہ ۲، رکوع ۹)

الفاظ مرزا قادیانی: "یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام" یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعے سے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۴)

(۲۳) آیت قرآنی: "فاغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة" (پارہ ۶، رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: "واغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی

یوم القیامۃ" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ ص ۲۳۴، تحفہ گولڑویہ ص ۲۰۸ و ۲۱۸ مباحثہ الحق دہلی ص ۷۳)

(۲۴) آیت قرآنی: "وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم"

(پارہ ۹، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "ماکان اللہ ان یعذبھم وانت فیھم"

(انوار الاسلام ص ۴۴)

(۲۵) آیت قرآنی: "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ"

(پارہ ۳۰، رکوع ۲۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرایرہ"

(انوار الاسلام ص ۲۹)

(۲۶) آیت قرآنی: "قالواتا اللہ انک لفی ضلالک القدیم"

(پارہ ۱۳، رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی: "انک فی ضلالک القدیم"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۷۱ حاشیہ)

(۲۷) آیت قرآنی: "وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج"

(پارہ ۲۳، رکوع ۱۵)

الفاظ مرزا قادیانی: "وانزلنا من الانعام ثمانیۃ ازواج" (الحق مباحثہ دہلی ص ۳۵) "وانزل من الانعام" (حمامۃ البشریٰ عربی ص ۱۷۴)

(۲۸) آیت قرآنی: "قال امنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل"

(پارہ ۱۱، رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "آمنت بالذی آمنت به بنوا اسرائیل"

(سراج منیر حاشیہ ص ۲۹، اربعین نمبر ۳ ص ۳۵، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸) "امنت باالذی امنوا به بنوا اسرائیل" (رسالہ استفتاص ۲۲ حاشیہ)

(۲۹) آیت قرآنی: "وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته" (پارہ ۱۷، رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته" (ازالہ اوہام ص ۶۲۹)

(۳۰) آیت قرآنی: "ومالرسلناقبلك من المرسلین" (پارہ ۱۸، رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی: "وما ارسلنا من قبلك من المرسلین" (ازالہ اوہام ص ۶۱۴)

(۳۱) آیت قرآنی: "فان مع العسریسرا۰ ان مع العسر یسرا" (پارہ ۳۰، رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی: اور آیت: "ان مع العسر یسرا۰ ان مع العسر یسرا" (تحفہ گولڑویہ ص ۲۲۵)

(۳۲) آیت قرآنی: "حتیٰ اذا فتحت یاجرج وما جوج" (پارہ ۱۷، رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی :"حتی فتحت یاجوج وما جوج"

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۴)

(۳۳) آیت قرآنی :"یوم تبدل الارض غیر الارض"

(پارہ ۱۳، رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی :"بدلت الارض غیر الارض"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۵)

(۳۴) آیت قرآنی :"ولا تدع مع الله الٰها آخر لااله الا هو کل شئی هالك الا وجهه له الحکم والیه ترجعون" (پارہ ۲۰، رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی :"ولا تدع مع الله الها اخر کل شئی هالك الا وجهه له الحکم والیه ترجعون" (براہین احمدیہ ص ۴۲۸)

(۳۵) آیت قرآنی :"وقالوامالنا لانری رجالاًکنا نعدهم من الاشرار" (پارہ ۲۳، رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی :"مالنا لا نری رجالاً کنا نعدهم من الاشرار" (لیکچر سیالکوٹ ص ۲۱)

(۳۶) آیت قرآنی :"وکانوامن قبل یستفتحون علی الذین کفروا" (پارہ اول رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی : یہ وہی ہیں جن کے حق میں قرآن شریف میں فرمایا گیا :" وکانوا یستفتحون من قبل" (ضرورۃ الامام ص ۵)

(۳۷) آیت قرآنی: ”فقد لبثت فیکم عمرا من قبله“

(پارہ ۱۱' رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ”وقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون“ (تریاق القلوب ص ۶۸)

(۳۸) آیت قرآنی: ”وهو بکل خلق علیم“ (پارہ ۲۳' رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: ”بلی وهو بکل خلق علیم“

(ازالہ اوہام ص ۶۷۴)

(۳۹) آیت قرآنی: ”وجاهدوابا موالکم وانفسکم فی سبیل الله. (سورہ توبہ رکوع ۶) ان یجاهدوا باموالهم وانفسهم“ (سورہ توبہ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان یجاهدوا فی سبیل الله یاموالهم وانفسهم“ (جنگ مقدس ص ۱۷۶)

(۴۰) آیت قرآنی: ”قدانزلنا علیکم لباساً یواری سواتکم وریشا“ (پارہ ۸' سورہ اعراف رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ونزلنا علیکم لباسا“ (حمامتہ البشریٰ مترجم ص ۵۲) ”وانزلنا علیکم لباسا“ (حمامۃ البشریٰ ص ۷۱ حاشیہ)

(۴۱) آیت قرآنی: ”وجعل منهم القردة والخنازیر“

(پارہ ۶' رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: "وجعلنا منهم القردة والخنازیر"

(ازالہ اوہام ص ۶۷۴)

(۴۲) آیت قرآنی: "ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالیٰ ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء" (پارہ ۱۷ رکوع ۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالی ارذل العمر لکَیلا یعلم بعد علم شیاء" (الجزو ۱۷ سورۃ الحج ازالہ اوہام ص ۳۲۶)

(۴۳) آیت قرآنی: "فامسکو هن فی البیوت حتی یتوفهن الموت" (پارہ ۴ رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی: "ثم یتوفهن الموت" (ازالہ اوہام ص ۳۲۹)

(۴۴) آیت قرآنی: "ولکن اعبد الله الذی یتوفکم" (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

الفاظ مرزا قادیانی: "ولکن اعبدالذی یتوفکم" (ازالہ اوہام ص ۶۰۰)

(۴۵) آیت قرآنی: "کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام" (پارہ ۲۷ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "کل شئی فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والا کرام" (ازالہ اوہام ص ۱۳۶)

(۴۶) آیت قرآنی: "لایسمه الا المطهرون" (پارہ ۲۷ رکوع ۱۶)

الفاظ مرزا قادیانی: "ولایمسه الا المطهرون"

(پارہ ۲۷، رکوع ۱۶، ازالہ اوہام ص ۶۳۶)

(۴۷) آیت قرآنی: "وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه" (پارہ ۱۴، رکوع ۱۴، سورۃ النحل)

الفاظ مرزا قادیانی: "وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین الذین اختلفوا فیه" (ازالہ اوہام ص ۶۵۴)

(۴۸) آیت قرآنی: "قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون"

(پارہ ۲۷، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "قدبینا الایات لعلکم تعلقلون"

(الجزو نمبر ۲۷، سورہ الحدید، براہین احمدیہ ص ۵۲۳)

(۴۹) آیت قرآنی: "کذالك نجزی الظالمین" (پارہ ۱۷، رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "وکذالك نجزی الظالمین"

(براہین احمدیہ ص ۴۲۹)

(۵۰) آیت قرآنی: "محمد رسول الله والذین معه اشد اء علے الکفار" (پارہ ۲۶، رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "محمد رسول الله والذین آمنوا معه اشداء" (اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ ص ۱۱، ملفوظات احمد حصہ اول ص ۵)

(۵۱) آیت قرآنی: "وان الظن لا یغنی من الحق شیاء"

(پارہ ۲٬۷رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی: "والظن لا یغنی من الحق شیاء"

(ازالہ اوہام ص ۲۵۴)

(۵۲) آیت قرآنی: "ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین" (سورہ بقرہ پارہ ۲رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: " ان اللہ یحب التوابین ویحب المطہرین" (چشمہ معرفت ص ۱۶)

(۵۳) آیت قرآنی: "اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش "(پارہ ۲۱٬ رکوع ۱۴٬ سورۃ السجدۃ)

الفاظ مرزا قادیانی: "اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش " (چشمہ معرفت ص ۲۶۴)

(۵۴) آیت قرآنی: "یا ایها الذین امنو ان تتقو اللہ یجعل لکم فرقانا" (پارہ ۹رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "ویجعل لکم فرقانا"(چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۴۰)

(۵۵) آیت قرآنی: "ان هم الا کا الا نعام بل هم اضل سبیلا" (پارہ ۱۹رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی:"اولئك کا لانعام بل ھم اضل سبیلا"

(چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۲۶)

(۵۶) آیت قرآنی:" ذالك ازکٰی لھم" (سورۃ النور پارہ ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی:"ذالك ازکی لکم"(پارہ ۱۸) یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔" (منظور الٰہی ص ۷۵)

(۵۷) آیت قرآنی:" ولا تقف مالیس لك به علم"

(سورہ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی:"لاتقف مالیس لکم به علم"

(اربعین نمبر ۴ ص ۷ ۲ حاشیہ)

(۵۸) آیت قرآنی:" ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار لاٰیٰت لاولی الباب۔ الذین یذکرون الله قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم" (سورۃ آل عمران، پارہ ۴، رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی:"ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون الله [illegible]"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۷۰ اور کتاب منظور الٰہی (مرتبہ مولوی محمد منظور الٰہی ص [illegible])

(۵۹) آیت قرآنی:"قد جا[illegible]م من الله نو[illegible] کتاب مبین"

(سورۃ المائدہ، [illegible])

الفاظ مرزا قادیانی:" قد جاءکم نور من الله"

(رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۴۶)

(۶۰) آیت قرآنی: "قل ان صلاتی ونسکی ومحیایی و مماتی لله رب العالمین" (سورۃ الانعام' پارہ۸' رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: "قل ان نسکی ومحیایی ومماتی للّٰہ رب العالمین" (رسالہ سراجدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۴۱'۴۲)

(۶۱) آیت قرآنی: "وتواصوابالصبروتواصوا بالمرحمة' (سورۃ البلد' پارہ ۳۰' رکوع ۱۵)

الفاظ مرزا قادیانی: "تواصوا بالحق وتواصوابالمرحمه" (رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ص ۴۳)

(۶۲) آیت قرآنی: "انما المسیح عیسی ابن مریم رسول الله وکلمته القها الی مریم" (پارہ۶' رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی: "وکلمة القها الی مریم" (کتاب کرامات الصادقین ص۱۸' رسالہ پیغام صلح ص۲۶)

(۶۳) آیت قرآنی: "الله اعلم حیث یجعل رسٰلته" (پارہ۸' رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: "ان الله یعلم حیث یجعل رسالة" (پیغام صلح ص۳۰)

(۶۴) آیت قرآنی: "ظهر الفساد فی البر و البحر" (سورۃ روم' پارہ ۲۱' رکوع ۸)

الفاظ مرزا قادیانی: "قد ظهر الفساد فی البر والبحر"

(رسالہ پیغام صلح مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۸ء رفاہ عام پریس لاہور ص ۱۸)

(۶۵) آیت قرآنی: "یازکریا انا نبشرك بغلٰم ن اسمه یحییٰ" (سورۃ مریم پارہ ۱۶، رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: خدا تعالیٰ نے جو حضرت زکریا کو بشارت دے کر فرمایا: "ان نبشرك بغلام حلیم" (رسالہ برکات الدعا ص ۲۴)

نوٹ: مسلمان لوگ مرزائیوں سے یہ سوال کریں کہ جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھے ہیں وہ الفاظ قرآن مجید کی کس سورت، کس پارے اور کس رکوع میں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی
ابن تیمیہ کی زبانی
اور مرزا قادیانی کی کذب بیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۳۴ء کا ذکر ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ کے روز شہر امر تسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب جناب حاجی مولوی حکیم محمد علی صاحب حنفی نقشبندی کے مکان کے سامنے ایک جوان شخص (جس کی عمر ۳۶ سے کچھ زیادہ ہے۔ رنگ گورا، سر پر سفید پگڑی، پاؤں میں سیاہ سلیپر، بدن پر گرم کوٹ ہے) کھڑا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے:

السلام علیکم! اس کے جواب میں حکیم صاحب نے فرمایا وعلیکم السلام! بابو صاحب آج آپ بڑے بشاش نظر آتے ہیں۔ کیا بات ہے:

بابو حبیب اللہ! میں اپنے دفتر سے آیا ہوں۔ راستے میں میں نے ایک شخص سے سنا ہے کہ ماسٹر خیر الدین صاحب نے مرزائیت سے توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔

حکیم صاحب! یہ بات سچ ہے۔ کل جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ماسٹر خیر الدین صاحب نے میرے سامنے مرزائیت سے توبہ کی: ” الحمد اللہ علیٰ ذالك“

بابو حبیب اللہ! کاش کہ اس وقت مجھے ماسٹر خیر الدین صاحب ملتے تو میں ایک نئی بات اور سناتا۔ جو انہوں نے پیشتر نہ سنی ہے۔

اتفاق سے ماسٹر خیر الدین صاحب اس وقت اپنے کسی کام کے لئے حکیم صاحب کے پاس تشریف لائے۔

بابو حبیب اللہ! ماسٹر صاحب! مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ الحمد للّٰہ

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے کل جمعہ کے روز مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ترک مرزائیت کا اعلان کر دیا ہے۔ حکیم صاحب وہاں موجود تھے۔

بابو حبیب اللہ! میں نے ایک رسالہ "مرزا قادیانی نبی نہ" نامی آپ کو دیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا مطالعہ کیا ہے؟۔

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ واللہ بڑا دلچسپ اور عمدہ رسالہ ہے۔ اس میں آپ نے مرزائی لٹریچر سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔

بابو حبیب اللہ! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔ کہ ابن تیمیہؒ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

ماسٹر خیر الدین صاحب! یہ کس کتاب میں ہے؟۔

بابو حبیب اللہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے (کتاب البریہ ص۱۸۸ حاشیہ، خزائن ج۱۳ص ۲۲۱ پر) لکھا ہے: "ایسا ہی فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہؒ وابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔"

ماسٹر خیر الدین! تو کیا حافظ ابن قیمؒ وابن تیمیہؒ وفات مسیح کے قائل نہ

تھے؟۔

بابو حبیب اللہ! حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح اور زیارۃ القبور میں اور حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب ہدایۃ الحیاری اور قصیدہ نونیہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے رفع جسمانی (حیات)اور نزول کا اقرار کیا ہے۔

ماسٹر خیر الدین! یہ بات میں نے آج سنی ہے۔ آج سے پہلے کسی نے یہ حوالہ پیش نہیں کیا ہے۔

بابو حبیب اللہ! یہ دیکھئے میرے پاس حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب زیارۃ القبور (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) ہے۔ اس کے ص ۵۷ پر حضرت مسیح کا آسمان سے نازل ہونا لکھا ہے۔ ذیل میں حافظ ابن تیمیہؒ کے اقوال لکھے جاتے ہیں:

حوالہ نمبر ا: ” وکان الروم الیونان وغیر ہم مشرکین لیعبدون الھیاکل العلویة والاصنام الارضیة فبعث المسیح علیه السلام رسله یدعو تھم الی دین الله تعالی فذھب بعضھم فی حیاته فی الارض وبعضھم بعد رفعه الی السماء فدعوھم الی دین الله تعالی فدخل من دخل فی دین الله“

(الجواب الصحیح ج اول ص١١٦ طبع مجد التجاریه)

﴿ روم اور یونان وغیرہ میں مشرکین اشکال علویہ اور بتان زمین کو پوجتے تھے۔ پس مسیح علیہ السلام نے اپنے نائب بھیجے کہ وہ لوگوں کو دین الٰہی کی طرف دعوت دیتے تھے پس بعض تو حضرت مسیح علیہ السلام کی ارضی زندگی میں گئے اور بعض مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد گئے پس وہ لوگوں کو دین الٰہی کی دعوت دیتے

تھے۔ ان کی دعوت سے اللہ کے دین میں داخل ہوا۔ جس کسی نے داخل ہونا تھا۔ ﴾

حوالہ نمبر۲: " والمسیح الدجال یدعی الاهیة ویاتی بخوارق ولکن نفس دعواه الاهیة دعوی ممتنعة فی نفسها ویرسل الله علیه المسیح ابن مریم فیقتله ویظهر کذبه ومعه یدل علی کذبه من وجوه"

(ج۱ص۱۵۰)

﴿ مسیح الدجال دعویٰ خدائی کا کرے گا۔ اور خارق عادات لائے گا۔ لیکن صرف دعویٰ خدائی اس کا نفس الامر میں محال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر مسیح علیہ السلام کو بھیجے گا۔ وہ دجال کو قتل کرے گا۔ اور اس کے جھوٹ افترا کو ظاہر کرے گا اور اس کے ساتھ ایسی چیزیں ہوں گی۔ جو اس کے کذب پر دلالت کریں گی۔ کئی وجوہ سے۔ ﴾

حوالہ نمبر۳:" وثبت ایضافی الصحیح عن النبی ﷺ انه قال ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء علی المنارة البیضاء شرقی دمشق فیکسر الصلیب ویقتل الخزیر ویضع الجزیة ویقتل مسیح الهدیٰ عیسیٰ بن مریم مسیح الضلالة الاعورالدجال علی بضع عشرة خطوة من باب لد"

(ج اول ص ۱۷۷)

﴿ اور صحیح میں یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کرے گا۔ اور مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم مسیح الضلالتہ کانے دجال کو باب لد سے قریب چند قدموں پر قتل کرے گا۔ ﴾

حوالہ نمبر۴:" والمسیح علیه السلام ذهب الی انطاکیه اثنان من اصحابه بعدرفعه الی السماء ولم یعززو بثالث ولاکان

حبیب النجار موجوداً اذزاك" (ج اول ص ۲۰۹)

﴿مسیح علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بعد دو صحابی آپ کے انطاکیہ میں گئے اور تیسرے کے ساتھ ان کی نصرت نہیں کی گئی اور نہ اس وقت حبیب النجار موجود تھے۔﴾

حوالہ نمبر ۵ :"وقد اخبران المسیح عیسیٰ بن مریم مسیح الهدیٰ ینزل الی الارض علی المنارة البیضاء شرقی دمشق فیقتل مسیح الضلالة " (ج اول ص ۳۲۴)

﴿اور آنحضور ﷺ نے یقیناً خبر دی ہے کہ تحقیقاً مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس مسیح الضلالة (دجال) کو قتل کرے گا۔﴾

حوالہ نمبر ٦ :" ویقال ان انطاکیه اول المدائن الکبار الذین آمنو بالمسیح علیه السلام و ذالك بعد رفعه الی السماء"(ج۱ص ۲۸۷)

﴿کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ ان بڑے شہروں میں سے پہلا شہر ہے جس کے باشندے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد تھا۔﴾

حوالہ نمبر ۷ :" والمسلمون واهل الکتاب متفقون علی اثبات مسیحین مسیح هدی من ولد داؤد و مسیح ضلال یقول اهل الکتاب انه من ولد یوسف ومتفقون علی ان مسیح الهدی سوف یاتی کمایاتی مسیح الضلالته لکن المسلمون والنصاری یقولون مسیح الهدی هو عیسیٰ بن مریم وان الله ارسله ثم یاتی مرة ثانیة

لکن المسلمون يقولون انه ينزل قبل يوم القيامة فيقتل مسيح الضلالة ويكسر الصيب ويقتل الخنزير ولايبقى ديناً الادين الاسلام ويومن به اہل الکتاب الیهود والتصاریٰ کماقال تعالی وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته والقول الصحیح الذی علیه الجمهور قبل موت المسيح وقال تعالى وانه لعلم للساعة "

(ج اول ص ۳۲۹)

﴿مسلمان اور اہل کتاب دو مسیحوں کے وجود پر متفق ہیں۔ مسیح ہدایت داؤد کی اولاد میں سے ہے اور اس پر بھی متفق ہیں کہ مسیح ہدایت عنقریب آئے گا۔ جبکہ مسیح ضلالت آئے گا۔ لیکن مسلمان اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ہدایت وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہے کہ خدا نے اس کو رسول بنایا۔ اور وہ پھر دوبارہ آئے گا۔ اور لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ وہ اترے گا۔ پہلے قیامت کے پس وہ مسیح ضلالت کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور کوئی دین باقی نہیں چھوڑے گا۔ سوائے دین اسلام کے اور اہل کتاب یہود اور نصاریٰ اس پر ایمان لائیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته "یعنی کوئی اہل کتاب نہیں رہے گا سب کے سب ایمان لائیں گے پہلے موت اس کی کے)اور قول صحیح جس پر جمہور امت ہے وہ یہ ہے کہ موته کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: " وانه لعلم للساعة" یعنی وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے۔﴾

حوالہ نمبر ۸: " ولهذا اذا انزل المسيح بن مريم فى امته لم يحكم فيهم الابشرع محمد ﷺ "

(ج اول ص ۳۴۹)

﴿اس لئے جب مسیح علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی امت میں نازل ہوں

گے تو نہیں حکم کریں گے۔ مگر بمطابق شریعت محمدی کے۔﴾

حوالہ نمبر۹: " قالوا قد قال الله على افواه الانبياء المرسلين الذين تنبوا على ولادته من العذراء الطاهرة مريم وعلى جميع افعاله التى فعلها فى الارض و صعوده الى السماء وهذه النبوات جميعها عندالیهود و مقرين و معترفين بهاو يقرونهافى كنائسهم ولم ينكروامنها كلمة واحدة فيقال هذا كله مما لاينازع فيه المسلمون فانه لاريب انه ولد من مريم العذراء البتول التى لم يمسها بشرقط وان الله اظهر على يديه الآيات وانه صعدالى السماء كما اخبر الله بذلك فى كتابه كما تقدم ذكره" (ج۲ص۱۸۶)

﴿کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کی زبان پر فرمایا جنہوں نے مسیح کے پاکیزہ کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ اور تمام اس کے افعال جو زمین میں کرتا رہا۔ اور اس کا آسمان کی طرف چڑھ جانے کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبریں تمام یہود کے پاس موجود ہیں۔ سب کو مانتے ہیں اپنے ہیکلوں میں اقرار کرتے ہیں۔ ایک کلمہ تک کا بھی انکار نہیں کرتے، پس کہا جائے گا کہ اس امر میں مسلمانوں کو بھی کوئی تنازع نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح علیہ السلام یقیناً مریم کنواری تارک الدنیا کے شکم سے جس کو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی جیسے پہلے گذر چکا ہے۔﴾

حوالہ نمبر۱۰: " فان بنى اسرائيل كا نواقد خذلو ابسبب تبديلهم فلما بعث المسيح عليه السلام بالحق كان الله مع من اتبع

المسیح والمسیح نفسه لم یبق معهم بل رفع الی السماء ولکن الله کان من اتبع با النصر والاعانة"

(ج۲ص۲۱۲)

﴿پس تحقیق بنی اسرائیل رسوا ہو چکے تھے۔ بسبب تبدیل و تحریف کے پس جب اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوا۔ جو مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوئے تھے اور مسیح علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ نہیں رہا۔ بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نصرت واعانت کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے تابعداروں کے ساتھ تھا۔﴾

حوالہ نمبر ۱۱: "ثم قال وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته و هذا عند اکثر العلماء معناه قبل موت المسیح وقد قیل قبل موت الیهودی وهو ضعیف کما قیل انه قبل موت محمد ﷺ وهوا ضعف فانه لو امن به قبل الموت لنفعه ایمانه به فان یقبل توبة العبد مالم یغرر وان قبل المرادبه الایمان الذی یکون بعد الغرغره لم یکن فی هذا فائدة فان کل احد بعد موته یومن بالغیب الذی کان یحجده فلا اختصاص للمسیح به ولانه قال قبل موته ولم یقل بعد موته ولانه لافرق بین ایمانه بالمسیح بعد وبمحد صلوات الله علیها وسلامه والیهود الذی یموت یموت علی الیهودیة فیموت کافراً بمحد والمسیح علیهما الصلواة والسلام ولانه قال وان من اهل الکتاب الالیؤمن به قبل موته وقوله لیؤمنن به فعل مقسم علیه وهذا انما یکون فی المستقبل ندل ذالك علی ان هذا الایمان بعد اخبار الله بهذا ولو ارید قبل موت الکتابی لقال وان من اہل لکتاب الامن یؤمن به لم یقل لیؤمنن به وایضافانه قال وان من اهل الکتاب وهذا یعم

اليهودو النصاری فدل ذالك علیٰ ان جیمع اهل الکتاب الیهود والنصاری یؤمنون المسیح قبل موت المسیح و ذالك اذانزل آمنت الیهود والنصاری بانه رسول الله لیس کاذباکمایقول الیهودی ولا هوالله کما تقوله النصاری" (ج۲ص ۲۸۳،۲۸۴)

﴿ وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته اس کی تفسیر اکثر علماء نے یہ کی ہے کہ مراد قبل موته سے حضرت مسیح کی وفات ہے اور یہودی کی موت بھی کسی نے معنی کئے ہیں اور یہ ضعیف ہے جیسا کہ کسی نے موت محمد ﷺ بھی مراد لی ہے اور یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اگر موت سے پہلے ایمان ہو تو نفع دے سکتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے جب بندہ غرغرہ تک نہ پہنچے 'اور اگر یہ کہا جائے کہ ایمان سے مراد ایمان بعد الغرغرہ ہے تو اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ غرغرہ کے بعد ہر ایک امر جس کا وہ منکر ہے اس پر ایمان لاتا ہے پس مسیح علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور ایمان سے مراد ایمان نافع ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل موته فرمایا ہے نہ بعد موت 'اگر ایمان بعد غرغرہ مراد ہوتا تو بعد موته فرماتا۔ کیونکہ بعد موت کے ایمان بالمسیح یا بمحمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہودی یہودیت پر مرتا ہے اس لئے وہ کافر مرتا ہے مسیح اور محمد علیہما السلام سے منکر ہوتا ہے۔ اور اس آیت میں :" لیؤمنن به "مقسم علیہ ہے یعنی قسمیہ خبر دی گئی ہے اور یہ مستقبل میں ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ ایمان اس خبر کے بعد ہوگا اور اگر موت کتابی مراد ہوتی تو یوں فرماتے :" وان من اهل الکتاب الامن یؤمن به" اور لیومنن به نہ فرماتے اور نیز وان من اهل الکتاب یہ لفظ عام ہے ہر ایک یہودی و نصرانی کو شامل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ مسیح علیہ السلام کی موت سے پیشتر مسیح علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور یہ جب ہوگا جب مسیح

علیہ السلام اتریں گے۔ تمام یہود و نصاریٰ ایمان لائیں گے کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول ہے۔ کذاب نہیں جیسے یہودی کہتے ہیں اور نہ وہ خدا ہیں۔ جیسے نصاریٰ کہتے ہیں۔﴾

حوالہ نمبر ۱۲: "والحافظة علیٰ هذا العموم اولی من ان یدعی ان کل کتابی لیؤمنن به قبل ان یموت الکتابی فان هذا یستلزم ایمان کل یهودی و نصرانی وهذا خلاف الواقع هولما قال وان منهم الالیؤمنن به قبل موته ودل علی ان المراد بایمانهم قبل ان یموت هو علم انه ارید بالعموم من کان موجود احین نزوله ای لا یختلف منهم احد عن الایمان به لا ایمان من کان منهم میتاً وهذا کما یقال انه لا یبقی بلدا لادخله الدجال الامکة والمدینة ای فی المدائن الموجودة حینئذ وسبب ایمان اهل الکتاب به حنئیذ ظاہرفانه یظهر لکل احدانه رسول مئوید لیس بکذاب ولا هو رب العالمین فالله تعالی ذکر ایمانهم به اذانزل الی الارض فانه تعالی لما ذکر رفعه الی الله بقوله انی متوفیك ورافعك الی هو ینزل الی الارض قبل یوم القیامة ویموت حینئذا خبر بایمانهم به قبل موته" (ج۲ص۲۸۴)

﴿اس عموم کا لحاظ زیادہ مناسب ہے۔ اس دعویٰ سے کہ موتہ سے مراد موت کتابی ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کو مستلزم ہے اور یہ خلاف واقع ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے۔ تو ثابت ہوا کہ اس عموم سے مراد عموم ان لوگوں کا ہے جو وقت نزول موجود ہوں گے کوئی بھی ایمان لانے سے اختلاف نہیں کرے گا۔ اس عموم سے مراد جو اہل کتاب فوت ہو چکے ہیں وہ مراد نہیں ہو سکتے۔ یہ عموم ایسا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا

ہے کہ : ” لايبقى بلدالادخله الدجال الامكة والمدينة “ پس مدائن سے مراد وہی مدائن ہو سکتے ہیں۔ جو اس وقت مدائن موجود ہوں گے اور اس وقت ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کا سبب ظاہر ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح علیہ السلام رسول اللہ مؤید بتائید اللہ ہے نہ وہ کذاب ہیں نہ وہ خدا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ جو وقت نزول مسیح علیہ السلام کے ہوگا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کا رفع الی السماء اس آیت میں ذکر فرمایا : ” وانى متوفيك ورافعك الى “ اور مسیح علیہ السلام قیامت سے پیشتر زمین پر اتریں گے۔ اور فوت ہوں گے تو اس وقت کی خبر دی کہ سب اہل کتاب مسیح کی موت سے پیشتر ایمان لائیں گے۔

حوالہ نمبر ۱۳ : ” فى الصحيحين عن النبى ﷺ قال يوشك ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واماما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وقوله تعالى وما قتلوه وماصلبوه ولكن شبه لهم و ان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما بيان ان الله رفعه حيا وسلمه من القتل و بين انهم يومنون به قبل ان يموت وكذلك قوله (ومطهرك من الذين كفروا) ولومات لم يكن فرق بينه وبين غيره الفظ التوفى فى لغة العرب معانه الاستيفا والقبض و ذالك ثلاثة انواع احدها تو فى النوم والثانى الموت والثالث توفى الروح واليدن جمعيعاً فانه بذالك خرج عن حال اهل الارض الذين يحتاجون الى الاكل والشرب واللباس ويخرج منهم الغائط والبول والمسيح عليه السلام توفاه الله وهو

فی السماء الثانیة الی ان ینزل الی الارض لیست حاله کحالة اهل الارض فی الارض فی الاکل والشرب واللباس والنوم والغائط والبول ونحوذالك "

(ج ۲ ص ۲۸۴'۲۸۵)

﴿صحیحین میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے۔ کہ ابن مریم اترے گا حاکم' عادل' پیشوا' انصاف کرنے والا' صلیب کو توڑے گا' خنزیر کو قتل کرے گا' جزیہ موقوف کرے گا۔ (اور آیت قرآنی: " وماقتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفو فیه لفی شك منه مالهم به من علم الااتباع الظن وماقتلوه یقینا بل رفع الله الیه وکان الله عزیزاً حکیما") میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا۔ اور قتل سے بچا لیا اور بیان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے سے پیشتر ایمان لائیں گے اور اسی طرح: "قوله تعالی و مطهرك من الذین کفروا" اگر عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہوتے تو تطہیر کا کوئی معنی نہیں ہے اس لئے کہ وفات سے تطہیر ہر ایک نبی کی ہو سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور لفظ توفی لغت عرب میں اس کے معنی پورا لینا اور قبض کرنا ہے اور یہ تین طرح ہو سکتا ہے: (۱)...... قبض فی النوم (۲)...... قبض فی الموت (۳)...... قبض روح و بدن تمام' پس وہ مسیح علیہ السلام اسی قبض کے سبب سے زمین کے بسنے والوں کے حال کی طرح ان کا حال نہیں ہے۔ زمین میں بسنے والے کھانے پینے پیشاب پاخانہ کی طرف محتاج ہیں پس مسیح علیہ السلام کا قبض (روح وبدن) دوسرے آسمان پر ہے تاکہ اس کے نازل ہونے تک اسی وجہ سے لوازمات بشریہ کی طرف محتاج نہیں ہے۔ جیسے زمین میں بسنے والے محتاج ہیں۔﴾

حوالہ نمبر ۱۴: "واماالمسلمون فامنوابما اخبرت به الانبیاء

علی وجهه وهو موافق لما اخبریه خاتم الرسل حیث قال فی الحدیث الصحیح یوشك ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا واما ما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة واخبر فی الحدیث الصحیح انه اذاخرج مسیح الضلالة الاعور الکذاب نزل عیسیٰ بن مریم علی المنارة البیضا شرقی دمشق بین مهرو ذتین واضعایدیه علی منکبی ملکین فاذا راه الدجال انماع کما ینماع الملح فی الماء فیدرکه فیقتله بالحربة عند باب لدالشرقی علی بضع عشرة خطوة منه وهذا تفسیر قوله تعالی (وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته) ای یؤمن بالمسیح قبل ان یموت حین نزوله الی الارض حینئذ لایبقی یهودی ولا نصرانی ولا یبقی دین الادین الاسلام" (ج سوم ص ۳۲۵)

﴿لیکن مسلمان صحیح طور پر اس طرح ایمان لائے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام نے خبر دی تھی'اور یہ ایمان پیغمبر علیہ السلام کے فرمان و پیشگوئی کے مطابق ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اترے گا بیچ تمہارے ابن مریم' حاکم' عادل' پیشوا' انصاف کرنے والا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ موقوف کرے گا'اور صحیح میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس وقت مسیح دجال اور مسیح کاذب مسیح الضلالت نکلے گا تو عیسیٰ ابن مریم سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ درمیان دو چادر زرد رنگ کے دو فرشتوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھنے والا ہو گا۔ پس جب مسیح علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اسی طرح وہ گھلتا جائے گا۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام باب لد کے نزدیک اس کو پائے گا۔ اور برچھی سے اس کو قتل کرے گا اور یہ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی: " وان من اهل

الکتاب الالیؤمنن به قبل موته "یعنی ہر ایک یہودی و نصرانی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے گا جس وقت مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ اور اس وقت کوئی یہودی و نصرانی باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ سوائے دین اسلام کے۔﴾

حوالہ نمبر ۱۵: " قلت وصعود الادمی ببدنه الی السماء قد ثبت فی امرالمسیح عیسی ابن مریم علیه السلام فانه صعد الی السماء وسوف ینزل الی الارض وهذا مما یوافق النصاری علیه المسلمین فانهم یقولون ان المسیح صعدالی السمابیدنه وروحه کمایقوله المسلمون ویقولون انه سوف ینزل الی الارض ایضاً کما یقوله المسلمون وکما اخبربه النبی ﷺ فی الاحاریث الصحیحة ......واما المسلمون وکثیر من النصاری فیقولون انه لم یصلب ولکن صعد الی السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصاری یقولون انه ینزل الی الارض قبل یوم القیامة وان نزوله من اشراط الساعة کما دل علی ذالك الکتاب والسنة "(ج۴ص۱۶۹، ۱۷۰)

﴿میں کہتا ہوں آدمی کا بدن کے ساتھ چڑھ جانا تحقیق ثابت ہو چکا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں۔ پس وہ چڑھ گیا طرف آسمان کی اور عنقریب اترے گا طرف زمین کے 'اور نصاریٰ بھی مسلمانوں' سے اس میں موافق ہیں۔ نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ بدن کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا جیسے مسلمان کہتے ہیں اور عنقریب زمین پر اترے گا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں جیسے کہ نبی کریم محمد رسول ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے لیکن مسلمان اور بہت سے عیسائی قائل ہیں کہ مسیح سولی نہیں دیئے گئے بلکہ آسمان پر بلا سولی چڑھ گئے اور مسلمان اور ان کے ہم خیال نصاریٰ قائل ہیں کہ مسیح

علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ پہلے قیامت کے اور نزول مسیح علیہ السلام قیامت کی علامات سے ہے جیسے کہ کتاب و سنت اس پر دال ہیں۔﴾

حوالہ نمبر ۱۶:"وقال لهم نبيهم لوكان موسى حياثم اتبعتموه وتركتمونى لضللتم وعيسٰى ابن مريم عليهم السلام اذا نزل من السماء انما يحكم فيهم بكتاب ربهم وسنة نبيهم فاى حاجة لهم مع هذا الى الخضر وغيره والنبى ﷺ قد اخبر هم بنزول عيسىٰ من السماء حضوره معه المسلمين وقال كيف تهلك امة انا اولها وعيسىٰ فى آخرها" (کتاب زیارۃ القبور ص ۷۵)

﴿اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم اس کی پیروی کرتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہو جاتے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جب اترے گا آسمان سے تو وہ مسلمانوں میں کتاب و سنت کے مطابق حکم کرے گا۔ پس کون سی اور ضرورت ہے باوجود اس کے خضر علیہ السلام وغیرہ کی طرف، حالانکہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو بتایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوں گے اور فرمایا کہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کے ابتداء میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہو۔﴾

نوٹ: ان ۱۶ حوالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات جسمانی اور نزول من السماء کے قائل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ان کو وفات مسیح کا قائل قرار دینا سراسر جھوٹ اور بہتان ہے: "فاعتبروا يا اولى الابصار"

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

(۱)...... ''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''

(نزول المسیح ص ۲'خزائن ج ۱۸ص ۳۸۰)

(۲)...... ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۲۲'خزائن ص ۲۳۱ج ۲۳)

(۳)...... ''جھوٹ ام الخبائث ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸ مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۳۱)

(۴)...... ''جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۳۰ مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۳۴)

(۵)...... ''جھوٹے پر خدا کی لعنت............لعنت اللہ علی الکاذبین''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱'خزائن ج ۲۱ص ۲۷۵)

(۶)...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹حاشیہ 'خزائن ج ۱۷ص ۵۶)

(۷)...... ''اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶'خزائن ج ۲۲ص ۲۱۵)

(۸)...... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶خزائن ج ۲۲ص ۴۵۹)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

حکیم خدابخش مرزائی نے لکھا ہے :

(الف)...... امام مالکؒ کی شہادت کہ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ (مجمع البحار ج ۱ص ۲۸۶ میں) امام محمد طاہر گجراتی لکھتے ہیں۔ یعنی اکثر کا خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ لیکن مالکؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ فوت ہو گئے

ہیں :"والاکثران عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وقال مالک مات"

(دیکھو مجمع البحار ج اول مطبوعہ مطبع نولکشور)

(ب)......اور جواہر الحسان فی تفسیر القرآن۔ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبی مطبوعہ مطبع الجزائر کی ج اول ص ۲۷۲ میں حضرت امام مالکؒ کے قول کی نسبت زیر آیت :" انی متوفیک "لکھا ہے :" وقال ابن عباس ھی وفاۃ موت ونحوہ مالک فی العتیبۃ "اور ابن عباس نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام حقیقی موت سے وفات پا گئے ہیں۔ اور ایسا ہی امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ نام میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

(ج)......اور لاکمال اکمال المعلم میں جو شرح مسلم ابی عبداللہ محمد بن خلیفتہ الوشتانی المالکی کی ہے۔ اور مطبوعہ مطبع السعادہ مصری ہے۔ اور جس کو سلطان عبدالحفیظ سلطان مغرب نے اپنے مصارف خاص سے طبع کرایا ہے۔ امام مالکؒ کے قول کی یوں تصدیق کی ہے دیکھو شرح مذکورہ ص ۲۶۵ :"وفی العتبیہ قال مالک مات عیسیٰ ابن مریم "عتبیہ نام کتاب میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(د)......اور مکمل اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم میں امام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف انسوسی الحسن نے امام مالکؒ کے قول کی تصدیق کی ہے۔ دیکھو ص ۲۶۵ بر حاشیہ کتاب مذکور الصدر :"وفی العتبیۃ قال مالک مات عیسیٰ علیہ السلام "اور عتبیہ میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ میں شائع کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری وفات پا چکے ہیں۔"

(عسل مصفیٰ حصہ اول (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) باب ۸ فصل ۱۶ ص ۵۱۰)

جواب

(۱)...... واضح ہو کہ حضرت امام مالکؒ کی پیدائش شریف ۹۳ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی تھی۔ کتاب مؤطاان کی تصنیف ہے (کتاب بستان المحدثین ص ۲، ۳) کتاب مؤطا میں حضرت امام مالکؒ نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

(۲)...... کتاب مجمع البحار کے مصنف امام محمد گجراتیؒ کی وفات ۹۸۶ ہجری میں ہوئی تھی (عسل مصفے ج اول ص ۱۰۲) یہ حضرت امام مالکؒ کی وفات سے کئی سو برس بعد ہوا ہے۔ اس کتاب کی ج اول ص ۲۸۶ پر نہ تو حضرت امام مالکؒ کی کسی تصنیف کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور نہ کوئی سند لکھی گئی ہے۔

(۳)...... کتاب عتبیہ حضرت امام مالکؒ نے نہیں لکھی ہے بلکہ ملک اندلس (سپین) کے فقیہہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن عتبہ بن ابو سفیان قرطبیؒ نے لکھی ہے۔ ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی تھی۔ (دیکھو کتاب نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ج سوم ص ۵۲۴ مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع ازہریہ مصر اور کتاب کشف الظنون ج اول ص ۱۰۶، ۱۰۷)

(۴)...... مرزائی مولوی کتاب اکمال لاکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اول ص ۲۶۵ کا حوالہ تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر ص ۲۶۶ کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر خیر بھی ہے۔

مرزا غلام احمد رئیس قادیان

اور اس کے بارہ نشان

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبین

و علی الہ واصحابہ اجمعین ۰

واضح ہو کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔(ریویوج ۲۱ نمبر ۵ ص ۱۵۴) مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔(مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی کی کتاب سیرۃ المھدی حصہ اول ص ۷) مرزا غلام احمد نے مولوی فضل الٰہی صاحب' مولوی فضل احمد صاحب' مولوی گل علی شاہ صاحب' سے قرآن مجید' چند فارسی کتابیں' صرف کی بعض کتابیں' نحو اور منطق سیکھا اور بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد حکیم غلام مرتضٰی صاحب سے پڑھیں(کتاب البریہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱ حاشیہ) مرزا قادیانی نے مامور من اللہ' مسیح موعود، مثیل مسیح، مہدی موعود، رجل فارسی، حارث کرشن' اوتار، محدث، مجدد، امام زمان، ابن مریم سے بہتر، نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی ۶۶ برس کی عمر پا کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوا تھا۔ اس کے جھوٹا ہونے پر میں مرزائی لٹریچر سے ذیل میں عجیب و غریب دلائل درج کرتا ہوں :

مراق اور مرزا قادیانی

(۱)...... " فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ تو وہ دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں

ہیں۔ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔"(اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم نمبر ۲ اور رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱ نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵'ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

(۲)...... "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔پھر بھی آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔"(منظور الٰہی مرزائی کی کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸'اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶'ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶)

(۳)...... "حضرت اقدس نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

(۴)...... "حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔" (رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۲)

(۵)...... "واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر'درد سر'کمی خواب'تشنج دل'بد ہضمی'اسہال'کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۸)

(۶)...... "اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔"

(کتاب اصل بیاض نورالدین حصہ اول ص ۲۱۱)

(۷)...... "بد ہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔"(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۸ء ص ۶)

(۸)...... "نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔جذبات پر قابو ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

ہسٹیریا (باؤ گولہ) کا دورہ

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے :

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے ؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔"

(سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۶ نمبر ۱۹)

(۲)...... "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے۔ کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔" (کتاب سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ نمبر ۳۶۹)

(۳)...... "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا ن احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا، کبھی ادھر کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔" (کتاب سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲ نمبر ۳۶)

(۴)......"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷)

سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب کا آنا

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"میں ایک دائم المریض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جس کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہو گا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصے بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف

وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(کتاب ضمیمہ اربعین نمبر ۳٬۴ ص ۴ خزائن ص ۴۷۰ ج ۱۷)

اسہال (دست)

(الف)...... مرزا قادیانی نے کہا:

"باجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانہ کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔" (کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸٬۳۴۹ بحوالہ اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۴۰٬ ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶)

(ب)...... "یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بد ہضمی٬ اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

دوران سر

"ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۰۷٬ خزائن ص ۳۲۰ ج ۲۲)

"صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تادو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس سال سے ہے جو مجھے لاحق ہے جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔" (حقیقت الوحی ص ۳۶۳٬۳۶۴٬ خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۷)

حافظہ اچھا نہیں

"حافظہ اچھا نہیں٬ یاد نہیں رہا۔" (کتاب نسیم دعوت ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹ حاشیہ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ حاشیہ)

"میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔"

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۳ ص ۲۱)

مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق

"میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۴ کالم ۳)

مرزا قادیانی کے بیٹے کو مراق

"حضرت خلیفہ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلجز ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

میاں محمود احمد قادیانی کا استاد

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے فرمایا:

"گو مثال تو ایک پاگل کی ہے پھر ایسے پاگل کی جو اب فوت ہو چکا ہے اور گو وہ ایک ایسے پاگل کی مثال ہے جو میرا استاد بھی ہے مگر بہر حال اس سے عشق کی حالت نہایت واضح ہو جاتی ہے ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ بعد میں وہ نبوت کے مدعی بن گئے ہیں۔ ان کا نام مولوی یار محمد تھا۔"

(اخبار الفضل ج ۲۲ ش ۹۷ قادیان مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۵ء ص ۶ کالم ۳)

نتیجہ

(۱)...... مرزا قادیانی ایک دائم المریض آدمی تھا۔ (۲)...... اس کو مرض مراق تھا۔ (۳)...... ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (۴)...... اس کو دردسر تھا۔ (۵)...... دوران

سر تھا۔(۶)...... کمی خواب۔(۷)...... تشنج دل۔(۸)...... اسہال۔(۹)...... کثرت پیشاب ۔(۱۰)...... ہاضمہ خراب تھا۔ (۱۱)...... حافظہ خراب تھا۔ (۱۲)...... مرض ضعف دماغ۔

اگر کوئی مرزائی کہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو ان کے مخالفوں نے مجنون' ساحر' شاعر کہا تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ :

''قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث نبوی یا موقوف روایت میں یہ نہیں آیا کہ خدا کے کسی نبی ور سول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے مراق کی بیماری ہے یا باؤ گولہ مرض کا دورہ پڑا تھا۔ یہ بات یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں پر دشمنوں نے طعن کیا' لیکن کسی نبی اور رسول نے خود اقرار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان نے باوجود مدعی نبوت ور سالت ہونے کے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور حافظ اچھا نہیں ہے اگر کوئی مرزائی کہے کہ مرض مراق اور ہسٹیریا نبوت اور رسالت کے کیوں منافی ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ خدا کے رسول اور نبی کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے حافظہ عمدہ ہوتا ہے خدا کے نبی اور رسول کو مرض جنون مالیخولیا' مرگی سودا' مراق اور باؤ گولہ (ہسٹیریا) نہیں ہو سکتا ہے نہ ہوتا ہے کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ہے مریض کا حافظہ اچھا نہیں رہتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ ہسٹیریا (باؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹) پر (زیر مرض ہسٹیریا) لکھا ہے۔ یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذونادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اختلافات مرزا

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

(۱) قول مرزا: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۰۲، ۶۰۳، خزائن ص ۴۲۵ ج ۳)

تردید: اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰، خزائن ص ۵۱ ج ۲۱)

(۲) قول مرزا: اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔

(ازالہ اوہام ص ۶۰۲ خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

تردید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم ینسلون“ اور جیسا کہ فرمایا ہے ”واذ قال الله یا عیسی بن مریم أنت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۶، خزائن ۱۵۹ ج ۲۱)

(۳) قول مرزا: دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسائیوں کے بگڑنے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے۔ اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰ خزائن ص ۵۱، ۵۲ ج ۲۱)

تردید: اور میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔
(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴، خزائن ص ۲۵۴ ج ۵)

(۴) قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔ (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۸)

تردید: اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ص ۲۱۸ ج ۲۳)

(۵) قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا، بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ص ۲۵۶ ج ۳)

تردید :اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸' خزائن ص ۶۸ ج ۵)

(۶) قول مرزا : خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لاشریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا' قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں..........اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۱۳' ۳۱۴ حاشیہ' خزائن ص ۲۵۹' ۲۶۰ ج ۳)

تردید :" انما امرك ازا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون "تو (مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵' خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲' براہین حصہ ۵ ص ۹۵' خزائن ص ۱۲۴ ج ۲۱)

"واعطيت صفة الافناء والاحياء من الرب الفعال" اور مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۳' خزائن ص ۵۵' ۵۶ ج ۱۶)

(۷) قول مرزا : ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص ۷۷ خزائن ص ۱۹۷ ج ۷)

تردید : فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دو بیماریاں

ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (اخبار بدر قادیاں۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ (ازالہ ص ۸۱، خزائن ص ۱۴۲ ج ۳)

(۸) قول مرزا: یہ ظاہر کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۲۳، خزائن ص ۴۳۶ ج ۳)

تردید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بیدار ہمت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲، خزائن ص ۳۶۴ ج ۲۱)

(۹) قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۵۸۶ خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

تردید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۱۰) قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۸ خزائن ص ۹۸ ج ۲)

اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانۂ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ ھ میں ایک سو ستاون (۱۵۷) برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹ خزائن ص ۱۶۳ ج ۲۱)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو۔ وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں ہیں داخل ہیں .... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۲۵ خزائن ص ۴۳۷ ج ۳)

(۱۱) قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ ا نبی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔

(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۲۸ خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴، خزائن ص ۳۰۶ ج ۱۰)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب، قاموس، تاج العروس، منتہی الارب مفردات امام راغب مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا بلکہ اس کے معنی افسوس اندوہ غم و غصہ کے لکھے ہیں۔

(۱۲) قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے

بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی ٹل جائے۔ (کشتی نوح ص ۵' خزائن ص ۵ ج ۱۹)

تردید: ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۴' خزائن ص ۱۲۱ ج ۱۹)

(۱۳) قول مرزا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔" (توضیح مرام ص ۹ خزائن ص ۵۹ ج ۳)

تردید: میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۸ خزائن ص ۴۲۷ ج ۱۸)

(۱۴) قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم' دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰' ۲۲۱ خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۳۰ خزائن ص ۴۹۲ ج ۳)

(۱۵) قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۷۲۳ خزائن ص ۲۲۰ ج ۳)

تردید: دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ وبالا کر دیا ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۷۲۲، خزائن ص ۴۸۸ ج ۳)

(۱۶) قول مرزا: "له خسف القمرالمنير وان لی خسف القمرن المشرقان اتنكر" اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔
(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضور ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ سورۃ القمر کی آیت: "اقتربت الساعة وانشق القمر" اور (صحیح بخاری ج دوم ص ۷۲۲، ۷۲۱، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد کی) صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔
(چشمہ معرفت ص ۱۴۱، خزائن ص ۱۴۹ ج ۲۳)

(۱۷) قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں، ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۷۵ حاشیہ، خزائن ص ۸۳ ج ۲۳)

تردید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی

طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائل محرف و مبدل ہو چکی تھی............الخ

(چشمہ معرفت ص ۲۵۵،خزائن ص ۲۶۶ ج ۲۳)

(۱۸) قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔ (الحکم مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

تردید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ (حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ،خزائن ص ۱۰۰ ج ۲۲)

(۱۹) قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے............ پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔ (الوصیت ص ۱۱،خزائن ص ۳۱۲ ج ۲۰)

تردید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور

دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔(حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خلاصہ، خزائن ص ۴۰۶ ج ۲۲)

(۲۰) قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفك ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا۔ اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۱۸ خزائن ص ۳۷۸ ج ۳)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن ص ۴۰، خزائن ص ۳۳۷ ج ۶)

(۲۱) قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا

انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔ (ریویو ج ۱ نمبر ۴ ص ۱۵۹)

(۲۲) قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

تردید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔ (ریویو ج ۱ نمبر ۶ ص ۲۴۲)

(۲۳) قول مرزا: انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ص ۵۱۹، ۵۱۸ ج ۱)

تردید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۹۴۲ حاشیہ، خزائن ص ۶۱۹، ۶۲۰ ج ۳)

(۲۴) قول مرزا: آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہو گا اور میرے خلق پر ہو گا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہو گا۔

(الحکم ج ۵ نمبر ۲، ۱۹۰۱ء ص ۷، ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲)

تردید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں

اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ، خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲)

(۲۵) قول مرزا: اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۰۳، خزائن ص ۳۰۸ ج ۳)

تردید: ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ص ۱۸۹ ج ۳)

(۲۶) قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا، ارادہ الٰہی ہوتا، تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں نبی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا۔ جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۷۸، خزائن ص ۲۴۱ ج ۳)

"وہ نبی جو ہمارے نبی سے ﷺ چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔" (راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۴)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولھویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تردید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

(۲۷) قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا

محتاج نہ ہو۔ اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۲۵ خزائن ص ۲۶۵ ج ۳)

تردید: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ (نور الحق ص ۵۰ خزائن ص ۶۹ ج ۸)

(۲۸) قول مرزا: اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۶۸ خزائن ص ۷۰ ج ۱۵)

تردید: اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تریاق القلوب ص ۹۹ خزائن ۳۶۳ ج ۱۵) اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔

(ریویوج ۱ نمبر ۳ ص ۱۲۴)

"وبودن عیسیٰ بے پدر بے فرزند آں دلیلے بریں واقعه بود بدلالت قطعیه و اشارت بود سوئے قطع ایں سلسله"

(مواہب الرحمٰن ص ۶۷، خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

(۲۹) قول مرزا: اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد ﷺ کی ملی کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ (الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۱ء ص ۳ کالم ۲ ج ۵ نمبر ۲۴)

تردید: حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔ (اخبار قادیان مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۶۸)

(۳۰) قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ خزائن ص ۵۰ ج ۷)

تردید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۹۴، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۳)

(۳۱) قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے۔ وہ انجیل سے ظاہر ہیں تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے باوجود یہ کہ اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۵۷ احاشیہ)

تردید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرفتار کئے جانے کا الہام پا کر تمام رات جناب الٰہی میں رو رو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضرع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا قبول کی جاتی کیونکہ مقبول کا سوال جو بیقراری کے وقت کا سوال ہو ہرگز رد نہیں ہوتا .... لہذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی۔ ضرور قبول ہوگئی تھی۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۲۹، ۲۸ خزائن ص ۳۱، ۳۰ ج ۱۵)

(۳۲) قول مرزا: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی

کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑ ئیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۹، خزائن ص ۱۸۰ ج ۱۳)

تردید : سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۳۳) قول مرزا : کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کیلئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپکے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

(حمامتہ البشریٰ ترجمہ ص ۶۶، ۶۹، خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

تردید : اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵ خزائن ۴۱۲ ج ۲۰)

(۳۴) قول مرزا : مسیح ایک بیکس کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کیلئے بہت سا غلو کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۷۸۳، خزائن ص ۳۰۰ ج ۳)

تردید : اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ

نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۳ خزائن ص ۵۵ ج ۱۵)

"مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہوگا سوان سکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۵۲ خزائن ص ۵۴ ج ۱۵)

(۳۵) قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید سید مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب (اتمام الحجہ ص ۲۰، ۲۱ خزائن ص ۲۹۹ ج ۸) کے حاشیہ پر یوں ہیں: "اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔"

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین" یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّٰی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

(۳۶) قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔

(نزول المسیح ص ۵۳ حاشیہ، خزائن ص ۴۳۱ ج ۱۸)

تردید : اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے

پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں بہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸ خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)

سلسلہ بہائیہ
و
فرقہ مرزائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائی مذہب' بہائی مذہب کی نقل ہے۔ غور سے پڑھئے :

۱...... **بہائی** :بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔
(الفضل ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۷)

مرزائی : حضرت مسیح ناصری آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے بلکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ (تبلیغ ہدایت ص ۸۳ ط ۴)

۲...... **بہائی** : نازل ہونے والا مسیح اسرائیلی نہیں ہو گا بلکہ امت محمدیہ میں سے ہو گا۔ (رسالہ تنقید صحیح ص ۱۲ از شمس سکھیوانی مرزائی)

مرزائی :جس مسیح کا وعدہ دیا گیا ہے وہ اسی امت میں سے ہو گا۔
(تبلیغ ہدایت ص ۵۹' ط ۴)

۳...... **بہائی** : حضرت سید علی محمد باب کتاب "بیان" کے چوتھے باب تیسرے واحد میں لکھتے ہیں کہ میں مثل یحییٰ کے ہوں۔ اور من یظھر اللہ جل ذکرہ مثل حضرت عیسیٰ کے ہیں۔ (حضرت بہاؤاللہ کی تعلیمات ص ۷)

مرزائی :مجھے (مرزا قادیانی) مسیح ابن مریم ہونے کا دعوے نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوے ہے۔
(غسل مصفے حصہ ۲ ص ۵۲۸)

۴...... **بہائی** : حضرت بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوے

۱۲۶۹ھ میں کیااور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ص ۴)

مرزائی : ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ میں حضرت مرزاصاحب نے بحکم الٰہی ظاہر کیا۔ کہ قرآن وحدیث میں جس مسیح کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہوں۔ (عسل مصفٰے حصہ ۲ ص ۱۳۸)

۵...... بہائی : حضرت بہاء اللہ کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے (کتاب الفرائد ص ۷ اردو' الحکم ۱۰' ۷ انومبر ۱۹۰۴ص ۱۹ ادعیہ محبوب ص ۲۸' الحکم ۲۴' اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۴)

مرزائی : مرزاغلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۶' خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷' تحفہ گولڑویہ ص ۲۳' ۳۰' خزائن ص ۱۱۶ ج ۱۷)

۶...... بہائی : حضرت بہاء اللہ بعد از دعویٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہے آپ اپنے دعویٰ پر اخیر دم تک قائم رہے۔

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۴' الحکم ۱۰' ۷ انومبر ۱۹۰۴ء ص ۱۹' کتاب الفرائد ص ۱۸ اردو)

مرزائی : اس (مرزا کے) دعویٰ اور وحی والہام پر ۲۵ سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ وہ ۲۳ برس کے تھے اور یہ ۳۰ سال کے قریب۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶' خزائن ۲۱۴ ج ۲۲)

۷...... بہائی : "اگر نفسے کلامے راخود فرماید و بخدا وند بندہ بافتر باوجلت عظمت نسیت د ہدحق جل جلالہ بہمیں قدرت اور اخذ فرمائد و ہلاك کند ومہلت ندہد' اور اوکلامش رازائیل نمائد چناں کہ درسورۃ مبارکہ حاقہ فرمودہ است ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمن ثم لقطعنا منہ الوتین۔الایہ و مقصود

حق جل جلاله ازیں آیة مبارکه این است که اگر کلامے رابما یندو بہمیں قدرت اورا اخذ فرمانیم و عرف حیوٰۃ اور اقطع نمائم واحدے از شما مانع نتو اندشد و نفسے حاجز ایں سخط نتواند کشت وایں آیه صریح است براینکه ہرگز خداوند تبارك و تعالی مہلت نخواہند داد نفسے راکه کلامے را بکذب باونسبت دہد و کتابے راکه خود تصنیف نموده باشد نام اور اوحی آسمانی نہدو آیات آلہیه خواند" (کتاب القرائد ص ۱۸ اردو فارسی ص ۲۴٬۲۵)

مرزائی : مفتری علی اللہ کبھی مظفر و منصور نہیں ہو تابلکہ خدا تعالیٰ اس کو بہت جلد بیخ وبنیاد سے اکھاڑ کر صفحہ دنیا سے اس کا نام و نشان مٹادیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :"ولوتقول علیتا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین"(سورۃ الحاقہ) اور اگر تو ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے۔ جو ہم نے نہیں بتائی تو ہم تجھ کو اس جرم میں ماخوذ کر کے تیری رگ جان کاٹ دیں گے۔ (عسل مصفے حصہ ۲ ص ۱۹۹)

۸ ...... **بہائی** : بہاء اللہ نے قتل کو حرام لکھا ہے۔(حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۲۲) حضرت بہاء اللہ کے مرید جہاد کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔ (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء ص ۵ ٬الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء تجلیات اردو ص ۷۶)

مرزائی :

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹ خزائن ۱۷ ج ۱۷)

۹...... **بہائی** : صحیح بخاری کی حدیث میں وارد ہے کہ مسیح علیہ السلام جہاد کو موقوف کردیں گے : " ویضع الحرب اوذارها .... الخ "اور جہاد شرع محمدی میں جائز ہے۔ پس ایک جائز چیز کو اٹھادینا سوائے حاکم بااختیار کے کسی کا کام نہیں ہے۔ (عمدہ الفتح ص ۸۸)

مرزائی :امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا......اور مسیح جنگ کو اٹھادے گا۔ (عسل مصفے حصہ ۳، ص ۱۴۹، ۱۵۰)

۱۰...... **بہائی** :" لوکان الایمان معلقا "والی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے کیونکہ وہ صاف طور پر فارسی تھے۔(اخبار الفضل ۲۵، ۲۹ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۷، ۹) بہاء اللہ تہران کے قریب "نور" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے اور ایران کے کیانی بادشاہوں کی یادگار ایک خاندان "نور" میں آباد تھا۔(حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۱۷)

مرزائی : جب الہام الٰہی نے حضرت مرزا صاحب کو واضح کر دیا کہ تم فارسی الاصل ہو...... واقعی حضرت مسیح موعود حدیث :"لوکان الایمان معلقاً بالثريا لناله رجلا من فارس" کے عین مصداق ہیں۔(عسل مصفے حصہ ۲ ص ۴۶)

۱۱...... **بہائی** : حضرت بہاء اللہ کے مریدوں میں سے کئی اپنے عقائد کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء ص ۵)

مرزائی : ہندوستان سے باہر احمدیوں کو جان کی قربانی کے مواقع بھی پیش

آئے حضرت مرزا صاحب کے حلقہ بگوشوں نے کس صبر بلکہ خوشی سے اس امتحان کو ...... قبول کیا صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد مولوی عبدالرحمان خان کو امیر کے حکم سے قتل کیا گیا۔ (تبلیغ ہدایت ص ۲۶۱، ۲۶۲ ط ۴)

۱۲...... **بہائی** : حضرت بہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ایران، خراسان، ہندوستان، برما، عراق، ترکی، شام، مصر میں بہائی موجود تھے۔ علاوہ ان ملکوں کے یورپ اور امریکہ کے تمام ملکوں میں بہائی موجود تھے اور آج چین و جاپان جنوبی افریقہ و آسٹریلیا بھی بچے ہوئے نہیں ہیں۔

(حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۶۱)

مرزائی : اب دنیا کے ہر ایک حصہ میں احمدی موجود ہیں۔ مثلاً افریقہ میں امریکہ میں انگلستان میں مصر میں ماریشس میں چین میں آسٹریلیا میں افغانستان میں غرض ہر ایک جگہ پر احمدی موجود ہیں۔ (الفضل ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۸ کالم ۳)

۱۳...... **بہائی** : حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ خدا نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ جو اس کے پاس سے آیا ہے۔ اس کا پوشیدہ بھید اور رمز مخزون لوگوں کے لئے کتاب اعظم اور اہل عالم کے لئے آسمان کرم ہے۔ مخلوق کے لئے وہی اس کی بڑی نشانی اور دنیا کی چیزوں میں اعلیٰ درجہ کی صفتوں کا مطلع ہے۔ اس سے وہ چیز ظاہر ہوئی جو ازل میں مخفی اور دیکھنے والوں کی نظر سے پوشیدہ تھی۔ وہ وہی شخص ہے جس کے ظہور کی خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں بشارت دی ہے۔

(ترجمہ الواح مبارکہ تجلیات ص ۱۲ اردو)

مرزائی : جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اور ان کے مریدوں کی تحریریں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ وہ شخص ہیں جس کے

ظہور کی خداتعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں بشارت دی ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آپ مسیح موعود، مہدی، رجل فارس، حارث، بدھ، کرشن اوتار، رام، زردشت کے وعدے کے مسیا ہیں۔ (انوار خلافت ص ۱۶۶ تا ۱۸۰ خلاصہ الفضل مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۵)

۱۴...... **بہائی**: حضرت بہاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ان کے مخالفوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ترجمہ تجلیات ص ۳)

مرزائی: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ آپ کے مخالف مولویوں نے شور مچایا ہے کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔
(چشمہ مسیحی ص ۴۴ حاشیہ، خزائن ۶۷ ۳ ج ۲۰)

۱۵...... **بہائی**: علماء احمدیہ میں سے قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے (تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۰ تا ۱۷، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ تا ۲۵، ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۲۴ء ص ۲۶ تا ۳۲) اور مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے (ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۲۵ء ص ۱۷) پر لکھا ہے کہ: ’’بہاء اللہ مدعی الوہیت تھا۔ حالانکہ حضرت بہاء اللہ بار بار خدا کو خالق قرار دیتے ہیں...... اور خود حضرت بہاء اللہ نے اس زمانہ میں تمام مخلوقات کے ہادی بننے کا دعویٰ کیا تھا۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۲۴، ۱۳۰، ج ۷ ش ۴)

مرزائی: قاضی اکمل صاحب اور مولوی فضل دین صاحب وکیل نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مخالف لوگوں نے کہا کہ جناب مرزا قادیانی مدعی الوہیت تھے۔ (تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۱۳ء ص ۳۸۶ نعم الوکیل ص ۸۷) حالانکہ حضرت مرزا قادیانی بیسیوں جگہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کو ہی خالق ارض و سماء بیان فرما چکے ہیں۔
(نعم الوکیل ص ۹۳)

۱۶...... **بہائی**: ’’ودیگر تلویح ہمیں یک آیتہ کافی است،

قوله تعالی فی سورة البقروالذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم یوقنون یعنی آنچناں کسانے که ایمان آورده اند بانچه فرو فرستاده شده بسوئے تو از او امرنواهی از حکام الہی آنچه و بآنچه نازل و فرستاده شده قبل از توو آنچه نازل مے شو بغیر تو یعنی درآخرزمان موقن شوندو درحق چنیں اشخاص مے فرمائے ۔

اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون و بالآخرة راچوں بحساب ابجد بیروں آمدے مے شود ہزارو دویست وسی و پنج و مطابق مے آید باسنه تولد حضرت اعلے روح من فی الملك له الغداء وتولد آنحضرت بحسب ظاہر در ملك فارس درسال ۱۳۵۳ ھ درعزه محرم الحرام بوده" (کتاب بحر العرفان ص۱۴۱)

مرزائی: ظاہر ہے کہ: "ما انزل الیك من قبلك" کے بعد اس (خدا) نے وبالآخرة کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔ اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت: "والذین یؤمنون بما انزل الیك" میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں' الیك میں آنحضرت کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بالاخرة سے مسیح موعود کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بالآخرة مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں۔

(رسالہ مباحثہ لاہور ص ۲۹ نسیم پریس لاہور ناشر دارالکتب احمدیہ لاہور)

۱۷...... **بہائی**: وہ عورت جس کا ذکر بارھویں باب کی پہلی آیت میں

ہے اس کو ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا اس کا لباس شمسی ہے اور قمر اس کے پاؤں تلے ہے اور اس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج ہے۔ بابی اس کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس سے مراد مذہب اسلام ہے اور شمس و قمر سے مراد دو عظیم الشان سلطنتیں ہیں۔ یعنی ایران و روم کیونکہ سورج فارس کا نشان ہے اور چاند ترکی یعنی سلطان روم کا نشان ہے اور بارہ ستاروں سے مراد ۱۲ امام لئے گئے ہیں...... پھر چھٹی آیت کے ۱۲۶۰ دنوں کو لے کر شمسی سالوں میں تبدیل کیا گیا اور اس طرح وقت ۱۸۴۴ء کے مطابق کیا گیا ہے...... جب کہ حضرت باب ظاہر ہوئے تھے۔ (ریویوج ۷ نمبر ۳ ص ۹۱، ۹۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزائی: مکاشفات یوحنا ۱، ۱۲ میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اس کے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ۱۲۶۰ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے۔ سورج نبی کریم بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور ۱۲۶۰ ہجری، پیدائش مسیح موعود کا سال (ریویو ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴)

۱۸...... **بہائی**: کتاب بحر العرفان...... میں قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات سے علی محمد (حضرت باب) کی آمد کا اشارہ نکالا گیا ہے: "یسئل ایان یوم القیامة فاذا برق البصر و خسف القمر وجمع الشمس والقمر......" حضرت باب (علی محمد) کا نام کھلے طور پر ان آیات مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ خسف قمر سے مراد اسلامی شریعت کا منسوخ ہونا ہے اور جمع شمس و قمر حضرت باب سید علی محمد کے نام کے قائم بقام ہے اس طرح پر کہ شمس سے مراد محمد رسول ﷺ ہیں۔ اور قمر سے مراد علی ہیں اور ان دونوں کے جمع ہونے سے مراد ایسا آدمی ہے۔ جس کا نام محمد اور علی کے الفاظ سے مرکب ہوگا۔ (ریویو آف ریلیجنز ج ۷ نمبر ۳ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۸۶، ۸۵)

مرزائی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ثبوت دعویٰ کے لئے ماہ

رمضان میں کسوف وخسوف ہوگا۔ جس کی تائید میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں فرماتا ہے: ”فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر...... ......“ سوایسا ہی ہوا۔

(عسل مصفیٰ حصہ ۲ ص ۷۳۳)

۱۹...... **بہائی**: ہم قرآن مجید کی آیت درج کرتے ہیں۔ جس میں صاف وعدہ ہے کہ اور بھی مظاہر الٰہی دنیا میں آئیں گے۔ سورہ اعراف میں فرمایا ہے: ”یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون“ اس آیت مبارکہ میں نہایت صراحت سے مستقبل کی خبر دی ہے کیونکہ لفظ یاتینکم کو نون تاکید سے مؤکد کیا ہے اور یاتینکم فرمایا ہے جس کے صاف معنی ہیں کہ ضرور بالضرور آئیں گے تم میں رسول تم میں سے اور میری آیات تم پر پڑھیں گے۔ پس جو پرہیزگاری اور نیکوکاری کرے گا۔ اس کو کوئی خوف نہیں ہے۔

(کتاب الفرائد ص ۳۱۴)

مرزائی: ”یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولاھم یحزنون“ اے فرزندان آدم جب کبھی تم میں رسول آئیں میری آیات تم کو پڑھ کر سنائیں۔ پس جو شخص تقویٰ اور اصلاح سے کام لے گا۔ اس پر کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا...... ایک وعدہ ہے قانون مسترہ پر ذکر کر رہی ہے۔ پس رسولوں کی آمد تاقیامت غیر منقطع ہے۔

(کتاب النبوۃ فی القرآن ص ۵۲ باب دوم)

۲۰...... **بہائی**: مرزا محمود صاحب (ایرانی) بہائی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی (الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۷ کالم ۱)

مرزائی: یہ توضیح ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شریعت والی اور بغیر شریعت کے۔ (الفضل ۴ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۸ کالم ۳)

۲۱...... **بہائی**: "وہکذا یہود منتظر اندکه بنص صریح خداوند تبارك و تعالی اور اصحاح چهارم کتاب ملاکی ایلیائے پیغمبر یعنی الیاس که باعتقاد یہود و نصاریٰ و مسلمین بآسمان صعود نمود قبل از ظہور مسیح از آسمان نازل شود"
(کتاب الفرائد ص ۳۲۰)

مرزائی: ایلیا نبی کا آسمان سے اترنا اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں آنا بائیبل میں اس طرح پر لکھا ہے کہ ایلیا نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا۔ پھر دوبارہ وہی نبی دنیا میں آئے گا۔ ان ظاہری الفاظ پر یہودیوں نے سخت پنجہ مارا ہوا ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۷۱، ۷۰ خزائن ص ۱۳۶ ج ۳)

۲۲...... **بہائی**: ہر چند حضرت بہاء اللہ عز اسمہ الاعلیٰ کا پبلک ادعا ۱۸۲۳ء مطابق ۱۲۸۰ھ میں حضرت باب روحی لہ الفداء کے ظہور سے انیس سال بعد تھا لیکن اس اظہار اور ادعا کی ابتداء دارالسلام بغداد میں ہوئی تھی نہ کہ سرزمین بیت المقدس میں لیکن طلعت مؤعود کا مشی و خرام اس زمین معہود میں جو حضرت دانیال کی ان آیات کا مصداق کامل تھا۔ وہ ۱۸۷۳ء مطابق ۱۲۹۰ھ میں ظہور حضرت باب کے ۳۰ سال بعد واقع ہوا اور یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ حضرت دانیال کی یہ تاریخ اور ان کا یہ وعدہ ورود نزول موعود کے وسیلہ سے ارض مقدسہ کی صفائی کے لئے تھا۔
(احقاق الحق حصہ اول ص ۴۶)

مرزائی: دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے

جس میں خدا نے مجھے (مرزا) مبعوث فرمایا لکھا ہے۔ اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے۔ قائم کی جائے گی ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ۱۳۳۵ روز تک آتا ہے۔ اس پیشگوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے...... ۱۲۹۰ء میں یہ عاجز خداتعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔ پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۰، ۱۹۹ خلاصہ، خزائن ص ۲۰۷، ۲۰۸ ج ۲۲)

۲۳...... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (مفسدین کی گرفتاری ص ۲، ۴)

مرزائی: حضرت مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۴ ص ۷، ۸ پر) صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (النبوۃ فی القرآن ص ۴۷ حاشیہ، الفضل ۷، ۲ اپریل ۴ مئی ۱۹۱۶ء ص ۵، الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء ص ۴، تشحیذ الاذہان ج ۱۰ نمبر ۲ ص ۲۵، ۲۳)

۲۴...... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"قلم اعلیٰ نظرباستدعائے آنجناب ﷺ مراتب و مقامات عصمت کبریٰ لاذکرنمود و مقصودآنکه کل بیقین مبین بدانند که خاتم الانبیاء روح ماسویه فداه در مقام خودشبیه ومثل و شریك نداشته اولیاء صلواة الله علیهم بکلمه او خلق شده اند ایشاں بعد از واعلم وافضل عباد بوده اند ودرمنتهی رتبه عبودیت قائم تقدیس ذات الهی از شبه و مثل و تنزیه کینونش از شریك و شبیه بآنحضرت ثابت و ظاهرامنیت مقام توحید حقیقی و تفرید معنوی و

حزب قبل ازیں مقام کماھوحقه محروم وممنوع حضرت نقطه روح ماسویه فداه مے فرماید اگر حضرت خاتم بکلمه ولائت نطق نمے فرمود ولائت خلق نمے شد"

(عصمت کبریٰ ص ۳۶ کوکب ہند آگرہ مورخہ ۹،۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۳)

مرزائی : حضرت مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :

"جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے :"انك لعلیٰ خلق عظیم" تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ ص ۵۰۸ ،خزائن ص ۶۰۶ ج ۱ ،عسل مصفےٰ حصہ ۲ ص ۵۳۱)

۲۵..... بہائی : سب کے عقیدوں میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ہمارے پیغمبر خاتم ہیں سب پیغمبروں کے ان کے بعد کوئی ظہور نئی شریعت لے کر ظاہر نہیں ہوگا۔ حالانکہ حضرت سرور کائنات کے خاتم النبیین ہونے میں اور حدیث :"لا نبی بعدی" کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں۔

(المعیار الصحیح ص ۱۳۱ ،۱۳۲)

مرزائی : میں نے حمامتہ البشریٰ کو اول سے آخر تک پڑھا۔ اس میں کہیں بھی ان جھوٹے مولویوں کے دعویٰ کا ثبوت نہ پایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود وہاں

فرماتے ہیں کہ علماء نے جو میری نسبت یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا یہ حدیث: " لا نبی بعدی "کو نہیں مانتا۔ یہ سب ان علماء سو کا ہی افتراء ہے۔

(ختم نبوت کی حقیقت ص ۸۳ مصنفہ عمر الدین قادیانی)

*

انجیل برنباس
اور
حیاتِ مسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوال مرزا قادیانی: (۱)...... انجیل برنباس میں صریح نام آنحضرت ﷺ جو محمد ہے درج ہے........... جس طرح نوکروں کے آنے اور بیٹے کے آنے سے مراد وہ نبی تھے جو وقتاً فوقتاً آتے گئے۔ اسی طرح اس تمثیل میں مالک باغ کے آنے سے بھی مراد ایک بڑا نبی ہے جو نوکروں اوڑ بیٹوں سے بڑھ کر ہے۔ جس پر تیسرا درجہ قرب کا ختم ہوتا ہے وہ کون ہے۔ وہی نبی ہے جس کا اسی انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۲۳۹، ۲۴۳، خزائن ص ۲۸۷، ۲۹۳ ج ۲)

(۲)...... برنباس کی انجیل میں جس کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے حضرت عیسیٰ کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔

(کشف الغطاء ص ۲۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۱۱ ج ۱۴)

(۳)...... برنباس کی انجیل میں جو غالباً لندن کے کتب خانہ میں بھی ہو گی یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر جان دی۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۲۰، ۲۱، خزائن ص ۲۱ ج ۱۵)

(۴)...... انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی ملنے سے انکار کیا گیا ہے۔ (تریاق القلوب ص ۵۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۵)

(۵)...... اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھہرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں ہیں اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبی آخر الزمان ﷺ کی نسبت پیشگوئی ہے وہ اسی

وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا تھا۔ غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا ہے ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں۔ نمبر ا...... ایک یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب اناجیل کے مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔ نمبر ۲...... دوسری یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب قرآن شریف سے کسی قدر مطابق ہوتی ہے۔ (چشمہ مسیحی ص ۴، خزائن ص ۳۴۱ ج ۲۰)

اقول: جناب مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں "انجیل برنباس" کا ذکر خیر تو کیا ہے مگر جناب نے کھل کر یہ نہیں بتایا کہ اس انجیل میں کیا لکھا ہے۔ صرف اس فقرے پر ہی کفایت کی ہے کہ : "انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی سے انکار کیا ہے۔" (تریاق القلوب ص ۵۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۵)

اب میں ذیل میں انجیل برنباس کے اردو ترجمے (مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمید پریس سٹیم پریس لاہور) سے کچھ اقتباسات درج کرتا ہوں :

فصل ۲۱۵ :

(۱)...... اور جبکہ سپاہی یہودا کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس میں یسوع تھا۔ یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔ (۲)...... تب اس لئے وہ ڈر کر گھر میں چلا گیا۔ (۳)...... اور گیارہوں شاگرد سو رہے تھے۔ (۴)...... پس جب کہ اللہ نے اپنے بندہ کو خطرہ میں دیکھا۔ اپنے سفیروں جبرائیل، میخائیل، فائیل، اوریل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیویں۔ (۵)...... تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکن کی طرف دکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا۔ (۶)...... پس وہ اس کو اٹھالے گئے اور

تیسرے آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا۔ جو کہ ابد تک اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔" (انجیل برنباس فصل ۲۱۵ص ۲۹۷)

فصل ۲۱۶:

(۱)......اور یہوداازور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں سے یسوع اٹھالیا گیا تھا۔ (۲)......اور شاگرد سب کے سب سورہے تھے۔ (۳)......تب عجیب اللہ نے ایک عجیب کام کیا۔ (۴)......پس یہودا بولی اور چہرے میں بدل کر یسوع کے مشابہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے۔ (۵)......لیکن اس نے ہم کو جگانے کے بعد تلاش کرنا شروع کیا تھا۔ تاکہ دیکھے معلم کہاں ہے۔ (۶)......اس لئے ہم نے تعجب کیا اور جواب میں کہا اے سید تو ہی تو ہمارا معلم ہے۔ (۷)......پس تو اب ہم کو بھول گیا۔ (۸)...... مگر اس (یہودا) نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا تم احمق ہو کہ یہودا اسخر وطی کو نہیں پہچانتے۔ (۹)......اور اسی اثناء میں کہ وہ یہ بات کہہ رہا تھا۔ سپاہی داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ یہودا پر ڈالدیئے۔ اس لئے کہ وہ (یہودا) ہر ایک وجہ سے یسوع کے مشابہ تھا۔ (۱۰)...... لیکن ہم لوگوں نے جب یہودا کی بات سنی اور سپاہیوں کا گروہ دیکھا تب ہم دیوانوں کی طرح بھاگ نکلے۔ (۱۱)......اور یوحنا جو کہ کتان کے لحاف میں لیٹا ہوا تھا جاگ اٹھا اور بھاگا۔ (۱۲)......اور جب ایک سپاہی نے اسے کتان کے لحاف کے ساتھ پکڑ لیا تو وہ کتان کا لحاف چھوڑ کر ننگا بھاگ نکلا۔۔ اس لئے کہ اللہ نے یسوع کی دعا سن لی اور گیارہ شاگردوں کو آفت سے بچادیا۔ (ص ۲۹۷)

فصل ۲۱۷:

(۷۷)......جب کاہنوں کے سرداروں نے معہ کاتبوں اور فریسیوں کے دیکھا کہ یہودا تازیانوں کی ضرب سے نہیں مرا اور جبکہ وہ اس سے ڈرتے تھے کہ

بیلاطوس یہودا کو رہا کردے گا۔ انہوں نے حاکم کو روپیوں کا ایک انعام دیا۔ اور حاکم نے وہ انعام لے کر یہودا کو کاتبوں اور فریسیوں کے حوالہ کر دیا۔ گویا کہ وہ مجرم ہے جو موت کا مستحق ہے۔ (۷۸)...... انہوں نے یہودا کے ساتھ ہی دو چوروں پر صلیب دیئے جانے کا حکم لگایا۔ (۷۹)...... تب وہ لوگ یہودا کو جمجمہ پہاڑ پر لے گئے۔ جہاں کہ مجرموں کو پھانسی دینے کی انہیں عادت تھی اور وہاں اس کو ننگا کر کے صلیب پر لٹکایا۔ اس کی تحقیر میں مبالغہ کرنے کے لئے۔ (۸۰)...... اور یہودا نے کچھ نہیں کیا سوا اس چیخ کے کہ اے اللہ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ مجرم تو بچ گیا اور میں ظلم سے مر رہا ہوں۔ (۸۱)...... میں سچ کہتا ہوں کہ یہودا کی آواز اور اس کا چہرہ اور اس کی صورت یسوع سے مشابہ ہونے میں اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ یسوع کے سب شاگردوں اور اس پر ایمان والوں نے اس کو یسوع ہی سمجھا۔ (ص ۳۰۲)

فصل ۲۱۹ :

(۵)...... اور وہ فرشتے جو کہ مریم پر محافظ تھے۔ تیسرے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ جہاں کہ یسوع فرشتوں کی ہمراہی میں تھا اور اس سے سب باتیں بیان کیں۔ (۶)...... لہذا یسوع نے اللہ سے منت کی کہ وہ اس کو اجازت دے کہ یہ اپنی ماں اور اپنے شاگردوں کو دیکھ آئے۔ (۷)...... تب اس وقت رحمٰن نے اپنے چاروں نزدیکی فرشتوں کو جو کہ جبرائیل اور میخائیل اور رافائیل اور اوریل ہیں حکم دیا کہ یہ یسوع کو اس کی ماں کے گھر اٹھا کر لے جائیں۔ (۸)...... اور یہ کہ متواتر تین دن کی مدت تک وہاں اس کی نگہبانی کریں۔ (۹)...... اور سوا ان لوگوں کے جو یسوع کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور کسی کو اسے نہ دیکھنے دیں۔ (۱۰)...... پس یسوع روشنی سے گھرا ہوا اس کمرہ میں آیا۔ جس کے اندر کنواری مریم معہ اپنی دو بہنوں اور مرثا اور مریم مجدلیہ اور لعازر اور اس لکھنے والے (یعنی برنباسؔ) اور یوحنا اور یعقوب اور بطرس کے مقیم تھی۔ (۱۱)...... تب یہ

سب خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ گویا کہ وہ مردے ہیں۔(۱۲)...... پس یسوع نے اپنی ماں کو اور دوسروں کو یہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا۔(۱۳)...... تم نہ ڈرو اس لئے کہ میں ہی یسوع ہوں اور نہ روؤ کیونکہ میں زندہ ہوں نہ کہ مردہ۔(۱۴)...... تب ان میں سے ہر ایک دیر تک یسوع کے آجانے کی وجہ سے دیوانہ سا رہا۔(۱۵)...... اس لئے کہ انہوں نے پورا پورا اعتقاد کر لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے۔(۱۶)...... پس اس وقت کنواری مریم نے روتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو مجھ کو بتا کہ اللہ نے تیری موت کو تیرے قرابت مندوں اور دوستوں پر بدنامی کا دھبہ رکھ کر اور تیری تعلیم کو داغدار کر کے کیوں گوارا کیا؟ بحالیکہ کہ خدا نے تجھ کو مردوں کے زندہ کر دینے پر قوت دی تھی۔(۱۷)...... پس تحقیق ہر ایک جو کہ تجھ سے محبت رکھتا تھا۔ وہ مثل مردہ کے تھا۔(ص ۳۰۴)

فصل ۲۲۰:

(۱)...... یسوع نے اپنی ماں سے گلے مل کر جواب دیا: اے میری ماں! تو مجھے سچا مان کیونکہ میں تجھ سے سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں ہرگز نہیں مرا ہوں (۲)...... اس لئے کہ اللہ نے مجھ کو دنیا کے خاتمہ کے قریب تک محفوظ رکھا ہے۔ (۳)...... اور جبکہ یہ کہا چاروں فرشتوں سے خواہش کی کہ وہ ظاہر ہوں اور شہادت دیں کہ بات کیونکر تھی؟۔(۴)...... تب جونہی فرشتے چار چمکتے ہوئے سورجوں کی مانند ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہر ایک دوبارہ گھبراہٹ سے بے ہوش گر پڑا گویا کہ وہ مردہ ہے۔(۵)...... پس اس وقت یسوع نے فرشتوں کو چار چادریں کتان کی دیں تاکہ وہ ان سے اپنے تئیں ڈھانپ لیں کہ اس کی ماں اور اس کے رفیق انہیں دیکھ نہ سکیں اور صرف ان کو باتیں کرتے سننے پر قادر ہوں۔(۶)...... اور اس کے بعد کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک اٹھایا انہیں یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ یہ فرشتے اللہ کے ایلچی ہیں۔

(۷)...... جبرائیل جو کہ اللہ کے بھیدوں کا اعلان کرتا ہے اور میخائیل جو کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔(۹)...... اور رافائیل مرنے والوں کی روحیں نکالتا ہے۔ (۱۰)......اور اوریل جو کہ روز اخیر (قیامت) میں لوگوں کو اللہ کی عدالت کی طرف بلائے گا۔(۱۱)...... پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان کیا کہ کیونکر اللہ نے یسوع کی جانب فرشتے بھیجے اور یہودا کی (صورت) کو بدل دیا تا کہ وہ اس عذاب کو بھگتے جس کے لئے اس نے دوسرے کو بھیجا تھا۔(۱۲)......اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم کیا مجھے جائز ہے کہ تجھ سے اس وقت بھی اسی طرح سوال کروں جیسے کہ اس وقت جائز تھا جبکہ تو ہمارے ساتھ مقیم تھا۔(۱۳)...... یسوع نے جواب دیا: برنباس تو جو چاہے دریافت کر میں تجھ کو جواب دوں گا۔(۱۴)......پس اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم اگر اللہ رحیم ہے تو اس نے ہم کو یہ خیال کرنے والا بنا کر اس قدر تکلیف کیوں دی؟ کہ تو مردہ تھا؟۔(۱۵)...... تحقیق تیری ماں تجھ کو اس قدر روئی کہ (ص ۳۰۵)مرنے کے قریب پہنچ گئی۔(۱۶)......اور اللہ نے یہ روا رکھا کہ تجھ پر جمجمہ پہاڑ پر چوروں کے مابین قتل ہونے کا دھبہ لگے۔ حالانکہ تو اللہ کا قدوس ہے۔(۱۷)...... یسوع نے جواب میں کہا کہ اے برنباس تو مجھ کو سچا مان کہ اللہ ہر خطا پر خواہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ گناہ سے غضبناک ہوتا ہے۔(۱۸)...... پس اس لئے کہ جب کہ میری ماں اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو کہ میرے ساتھ تھے مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار خدا نے اس محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا تا کہ اس پر دوزخ کی آگ کے ساتھ سزا ہی نہ کی جائے۔ پس جبکہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا۔ اس اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ

صلیب پر مرا ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔

(۲۰)......اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔(ص ۳۰۶)

فصل ۲۲۱:

(۲۴)...... پھر یسوع کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان کی طرف اٹھا لے گئے۔(ص ۳۰۸)

نوٹ: جو کہ کتاب انجیل برنباس سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

(۱)......یہودا اسکریوطی حضرت مسیح علیہ السلام کا ہمشکل بنایا گیا اور صلیب پر مارا گیا۔

(۲)......حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا۔

(۳)...... حضرت مسیح نے صریح الفاظ میں کہا کہ محمد رسول اللہ آئے گا اور لوگوں کو مسیح کے بارے میں غلطیوں سے نکالے گا۔

چنانچہ جناب محمد علی صاحب ایم اے لاہوری اپنی کتاب (احمد مجتبیٰ ص ۸۴) پر لکھتے ہیں:

"اسی انجیل برنباس میں مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کا قصہ بھی موجود ہے۔"

مرزائیت
میں
یہودیت و نصرانیت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رسالہ شمس الاسلام بھیرہ کے قادیان نمبر کے لئے ایک دلچسپ اور نیا مضمون لکھتا ہوں جب سے یہ رسالہ بھیرہ سے جاری ہوا ہے ایسا عجیب وغریب مضمون اس رسالہ میں مجھ سے پیشتر کسی نے نہیں لکھا۔ یہ اللہ کا مجھ پر خاص فضل وکرم ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے مرزائیوں کی تردید کے لئے خاص طاقت عطا فرمائی ہے۔ خاص دماغ وذہن وحافظہ عطا کیا ہے۔ ھذا من فضل ربی ۰

نیست	بازو	بزور	سعادت	ایں
بخشنده	خدائے	بخشد		تانه

اس مضمون میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائیت کے اکثر مسئلے یہودیت اور عیسویت سے ملتے جلتے ہیں :

(۱) یہودیت : یہودی لوگ خدا تعالیٰ کو جسمانی اور مجسم قرار دے کر عالم جسمانی کی طرح اس کا ایک جز سمجھتے ہیں اور ان کی نظر ناقص میں یہ سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتیں جو مخلوق پر جائز ہیں وہ خدا پر بھی جائز ہیں۔ اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے اور ان کی توریت میں جو محرف اور مبدل ہے خدا تعالیٰ کی نسبت کئی طور کی بے ادبیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ یعقوب علیہ السلام سے تمام رات تک کشتی لڑا گیا۔ اور اس پر غالب نہ ہوا۔

(براہین احمدیہ ص ۳۸۸ حاشیہ خزائن ص ۴۶۴ ج ۱)

خداوند خدا کی نیند : (۱)...... کیونکہ میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا۔ اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔ اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی

ہوئی۔ (زبور ۲۴،۲۵/ یرمیاہ ۳۱)

(۲)...... بیدار ہو کیوں سو رہتا ہے اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر۔ (زبور ۲۳،۲۴،۲۳ رسالہ ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۳)

مرزائیت: ۳ فروری ۱۹۰۳ء : " اصلی واصوم اسھر وانام واجعل لك انوار القدوم واعطيك ما يدوم وان الله مع الذين اتقوا " ﴿میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطاء کروں گا اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔﴾

(الحکم ج ۷ نمبر ۵ ص ۱۶ کالم ۱، البشریٰ ج دوم ص ۹۷، تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ: الفاظ :" واجعل لك انوار القدوم واعطيك مايدوم " صاف ظاہر کرتے ہیں کہ بقول مرزا قادیانی کے، یہاں خدا متکلم ہے اور مرزا قادیانی مخاطب ہے۔ پس الفاظ : " اسھر وانام " خدا کے متعلق ہیں نہ کہ مرزا قادیانی کے متعلق۔

قرآنی تعلیم: خدا تعالیٰ کے تھکنے اور نیند سے اونگھنے کی کھلی کھلی تردید قرآن مجید میں ہے۔ (ریویو ج ۲۲ نمبر ۲ ص ۲۲)

(۲) یہودیت: اور بہتیرے تو کہنے لگے کہ یسوع میں بد روح ہے اور دیوانہ ہے۔ (انجیل باب ۱۰ ادرس ۲۰، اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۰)

مرزائیت: اور ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس وقت کی گورنمنٹ میں درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کا کوئی

بندوبست کیا جاوے۔ یعنی عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے۔ تاکہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو۔ تو یہ درخواست بھی صریح اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔

(کتاب ست بچن حاشیہ ص ۱۷۱، خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۰)

نوٹ : انجیل متی و مرقس ولوقا و یوحنا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔

(۳) یہودیت : حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ (رسالہ ریویوج ۲۹ نمبر ۱ ص ۲۹)

مرزائیت : عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

(۴) یہودیت : اور بموجب بیان یہودیوں کے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ محض فریب اور مکر تھا۔ (چشمہ مسیحی ص ۹، خزائن ص ۳۴۴ ج ۲۰)

مرزائیت : اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

(۵) یہودیت : یہودیوں نے اسے مے خوار یعنی شرابی کہا۔

(ریویوج ۱ نمبر ۸ ص ۳۰۸)

مرزائیت : یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ص ۷۱ ج ۱۹)

یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی۔ مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔ (بدر قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۰)

نوٹ : انجیل متی و مرقس و لوقا و یوحنا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یسوع مسیح شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ انجیل متی کے باب ۲۶ کے درس ۲۹ میں انگریزی میں لفظ VINE ہے جس کے معنی انگور کے ہیں۔ اس جگہ لفظ WINE نہیں ہے۔

(۶) یہودیت : یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودہویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا۔ دیکھو یہودیوں کی تاریخ۔

(کشتی نوح ص ۱۳ حاشیہ خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ، موسیٰ کے بعد چودہویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۷، خزائن ص ۳۵۹ ج ۲۱)

مرزائیت : تیسری مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری یہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے جب تک کہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودہویں صدی کا ظہور نہیں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودہویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۵ حاشیہ خزائن ص ۲۰۹ ج ۱۷)

نوٹ : قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چودہویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت مسیح سے ۱۵۷۱ سال پیشتر پیدا ہوئے تھے اور ۱۴۵۱ سال قبل مسیح میں فوت ہوئے تھے اور اللہ

تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(۷) یہودیت : یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی۔ (ضمیمہ تفہیمات ربانیہ ص ۱۲)

مرزائیت : اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائیبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔ (اربعین نمبر ۲ ص ۱۰، خزائن ص ۳۵۱ ج ۱۷)

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔ (نزول المسیح ص ۶۰، خزائن ص ۴۳۸ ج ۱۸)

نوٹ : سورۃ آل عمران پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں ہے : "ویعلمه الکتاب والحکمة والتورٰة والانجیل" ﴿اور اللہ سکھائے گا عیسیٰ کو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل﴾ قرآن مجید اور صحیح حدیث نبوی میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت پڑھی تھی۔

(۸) یہودیت : یہود اور نصاریٰ کی زبردست قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ خود مسیح بن مریم ہی کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ (عسل مصفے حصہ اول ص ۴۷۹)

دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب دیا گیا۔ (بدر مورخہ ۲ جون ۱۹۱۸ء ص ۷)

مرزائیت : حضرت مسیح علیہ السلام ہی پکڑے گئے اور وہی صلیب ہوئے۔ مگر صلیب کی پوری شرائط ان پر نافذ نہیں ہوئیں۔ (عسل مصفے حصہ اول ص ۴۶۹)

مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضا میں ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا۔ یہ مصیبت در حقیقت موت سے کچھ

کم نہیں تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۹۲ ۳٬ خزائن ص ۴۰۲ ۳ ج ۳)

(۹) یہودیت : یہودی فاضل جو اب تک موجود ہیں اور بمبئی اور کلکتہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے ہیں بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۷ خزائن ص ۸ ۳ ۳ حاشیہ ج ۲۱)

مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر محض ایک فسانہ اور گپ ہے۔ (چشمہ مسیحی ص ۸٬ خزائن ص ۸ ۴ ۳ ج ۲۰)

مرزائیت : حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۱۲٬ خزائن ص ۱۴ ج ۱۵)

نوٹ : یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے منکر ہیں مرزائی بھی منکر ہیں۔ یہودی فاضلوں کی طرح مرزائی مولوی فاضل بھی اپنے مخالفوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔

مرزائیت : کیا یہ الفاظ جو استثنا ۲۱ باب ۲۳ آیت میں ہیں کہ اس کی لاش رات بھر درخت پر نہ لٹکی رہے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو۔ غیر مجرم پھانسی دیا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے مصلوب ضرور ملعون عند اللہ ہے۔

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۶٬ ۱۳٬ ۲۰٬ ۲۷ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۲۱)

یہودیت : توریت میں یہ لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر کھینچا جائے وہ لعنتی ہے۔ یعنی اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا۔

(کتاب البریہ ص ۱۹۷ حاشیہ ٬ خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۳)

ان مندرجہ بالا دس دلائل کے لکھنے کے بعد اب ذیل میں اس امر کو ثابت کیا

جاتا ہے کہ مرزائی مذہب کے بعض مسائل عیسائی مذہب کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔

(۱) عیسویت: ان دونوں کتابوں یعنی ملا کی نبی اور متی کی کتاب سے ظاہر ہے کہ اول ملاکی نبی نے باالہام ووحی الٰہی خبر دی کہ حضرت عیسٰی کے آنے سے پہلے اول ایلیا یعنی حضرت الیاس آئیں گے اور حضرت عیسٰی نے بہ وحی الٰہی لوگوں پر ظاہر کیا کہ یوحنا یعنی یحیٰ زکریا کا بیٹا وہی ایلیاء ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔

(عسل مصفے حصہ اول ص ۱۰۹)

مرزائیت: کیا اس (خدا) کو طاقت نہیں کہ ایک آدمی کی روحانی حالت کو ایک دوسرے آدمی کے مشابہ کر کے وہی نام اس کا بھی رکھ دیوے؟ کیا اس نے اسی روحانی حالت کی وجہ سے حضرت یحیٰ کا نام ایلیا نہیں رکھ دیا تھا؟۔

(ازالہ اوہام ص ۴۱۱، خزائن ص ۳۱۳ ج ۳)

نوٹ: قرآن کریم کی کسی آیت میں اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضرت یحیٰ حضرت الیاس نبی کے مثیل تھے اور حضرت یحیٰ نے خود بھی کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں مثیل الیاس ہوں۔

(۲) عیسویت: اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ (نیا عہد نامہ انجیل متی باب اول درس ۱۸)

مرزائیت: حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ص ۲۵۵ ج ۳)

نوٹ : قرآن مجید کی کسی آیت اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یوسف نجار کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۳) عیسویت : یہود اور نصاریٰ کی تاریخ متواتر سے جس پر یونانی اور رومی کتب تاریخ بھی شہادت دیتی ہیں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب ہوئے اور یہی چاروں انجیلوں کی نصوص صریحہ سے سمجھا جاتا ہے۔ (کتاب البریہ ص ۲۴۲، ۲۴۳ حاشیہ، خزائن ص ۲۷۷، ۲۷۸ ج ۱۳)

مرزائیت : ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ صلیب اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا جب کہ آپ کی عمر صرف ۳۳ برس اور چھ مہینے کی تھی۔
(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ص ۳۱۱ ج ۱۷)

(۴) عیسویت : نیو لائف آف جیزس ج اول ص ۴۱۰ پر ہے۔ پس اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ قریب چھ گھنٹہ صلیب پر رہنے کے بعد یسوع جب اتارا گیا تو وہ مرا ہوا تھا تب بھی نہایت ہی اغلب بات یہ ہے کہ وہ صرف ایک موت کی سی بے ہوشی تھی اور جب شفاد ینے والی مرہمیں اور نہایت ہی خوشبودار دوائیاں مل کر اسے غار کی ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تو اس کی بے ہوشی دور ہوئی۔
(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۲، خزائن ص ۳۱۳ ج ۱۷)

مرزائیت : حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہو گئی تھی۔ بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آگئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے (جو آج تک صدہا طبّی کتابوں میں موجود ہے جو حضرت عیسیٰ کے لئے بنائی گئی تھی) ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔ (حقیقت الوحی ص ۳۶، ۳۷، خزائن ص ۳۹ ج ۲۲)

(۵) **عیسویت** : خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا۔ جن معنوں میں

کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور

کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ کوئی شخص

انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ

یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔ (جے اے لیفرائے بشپ لاہور کے الفاظ مندرجہ

تتمہ حاشیہ ٹائیٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ) (خزائن ص ۱۴ ج ۱۶)

مرزائیت : حضرت مسیح ناصری الگ شریعت کے مالک نہ تھے۔ بلکہ متبع

شریعت توریت ہو کر آئے تھے اور اسی کے متبع اور مفسر تھے۔ (النبوۃ فی القرآن ص ۶۵ حاشیہ)

(۶) **عیسویت** : عیسائیوں میں سے بعض فرقے خود اس بات کے قائل

ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح بروزی طور پر ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ص ۳۱۱ ج ۱۷، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۷۲، خزائن ص ۳۴۲ ج ۲۱)

مرزائیت : نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہل سنت کا سچا ہے کیونکہ

مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان

لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت بروزی تھا نہ کہ حقیقی۔

(ضرورۃ الامام ص ۲۵، خزائن ص ۴۹۶ ج ۱۳)

(۷) **عیسویت** : عیسائی تواریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

مدت تک عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام در حقیقت فوت ہو گئے

ہیں اور ان کا رفع روحانی ہوا ہے۔ (کتاب البریہ ص ۲۲۹ حاشیہ خزائن ص ۲۶۴ ج ۱۳)

مرزائیت : مسیح کا ہرگز رفع جسمانی نہیں ہوا۔ نہ اس رفع کا کچھ ثبوت

ہے اور نہ اس کی کچھ ضرورت تھی۔ ہاں ایک سو بیس برس کے بعد رفع روحانی ہوا ہے۔

(کتاب البریہ ص ۲۴۱ '۲۴۲ ۲۴۲ حاشیہ 'خزائن ص ۲۷۷ ج ۱۳)

عیسویت : جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلے گا۔ وہ ضرور ناکام ہو گا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

(ایک عیسائی کا قول مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۰)

مرزائیت : غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے۔ وہ سب سے اول نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۵ 'خزائن ص ۵۸ ج ۲۱)

سالانہ رد قادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ کے زیر اہتمام ہر سال 10 شعبان سے 28 شعبان تک مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع جھنگ میں "رد قادیانیت **وعیسائیت** کورس" ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام و مناظرین لیکچرز دیتے ہیں۔ علماء' خطباء اور تمام طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ تعلیم کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے.......... رہائش' خوراک' کتب و دیگر ضروریات کا اہتمام مجلس کرتی ہے۔

رابطہ کے لئے

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

ناظم اعلیٰ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان